HAMARA QURAN

BY

REV. SULTAN MUHAMMAD KHAN,

ARABIC PROFESSOR.

مصنفہ

پادری مولوی سلطان محمد صاحب۔ افغان

(فاضل عربی)

ایم۔ کے خان۔ مہاں سنگھ باغ۔ لاہور

بار اوّل

قیمت عہ

تہدیہ

بخدمت جناب پادری رحمت مسیح صاحب واعظ قبلہ۔

کرمفرمائے بندہ۔ تسلیم۔

مَیں "ہمارا قرآن" کو جناب کے نام نامی اور اسمِ گرامی سے منسوب کرتا ہوں

اوّل اِس لئے کہ یہ تہدیہ اُس خلوص و عقیدت کا مظہر ہے جو مجھے آپ کی ذات بابرکات سے ہے +

دوم اِس لئے کہ یہ تہدیہ الطاف و مراحم کے جو آپ نے وقتاً فوقتاً مجھ پر کئے تشکر و امتنان کا ادنےٰ اظہار ہے +

سوم اِس لئے کہ یہ تہدیہ آپ کی اُن بےنظیر قربانیوں کی قدر دانی کا ایک خفیف سا مظاہرہ ہے جو راست گوئی اور حق پرستی کی خاطر آپ کو بارہا کرنی پڑیں +

چہارم اِس لئے کہ آپ کا نام بحیثیت ناشر، ناظم خادم الدین واعظ اور مدیر کلیسیائے پنجاب کا ہمیشہ مایۂ ناز اور سرمایۂ افتخار رہے گا۔ نثر میں "موتیاں دی لڑی"۔ "سچی حرفی واعظ" اور "روحی کلیسیا دا احوال" نامی پنجابی رسالے پنجاب بھر میں اور نظم میں "قتل یوحنا" "غیک سامری" اور "راحتِ دل" ہند کے طول و عرض میں اِسقدر مقبول و مشہور ہیں کہ انکے باعث آپکے نام کو ثباتِ جاوداں حاصل ہوگیا ہے۔ دینی خدمت کیلئے آپ نے اپنی زندگی وقف کردی ہے۔ عصرِ حاضرہ میں آپ کے مقابلہ کا کوئی مبلّغ واعظ نظر نہیں آتا اور بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ قسّامِ ازل نے آپکو جملہ کمالاتِ وعظ گوئی ودیعت کردئے اور نور افشاں کے سابق ایڈیٹر کی حیثیت سے صدیوں آپکا نام مسیحیانِ پنجاب کے ورد زبان رہیگا۔ مجھے یقین واثق ہے کہ آپکے سایۂ عاطفت میں "ہمارا قرآن" بیحد مفید ثابت ہوگا اور بے اندازہ بندگانِ خدا "راہ حق اور زندگی" کی جانب رجوع کرینگے +

آپکا غلام بیدام ایم۔ کے۔ خان۔

Rev. Maulavi Sultan Muhammad Khan
Arabic Professor, Forman Christian College, Lahore.
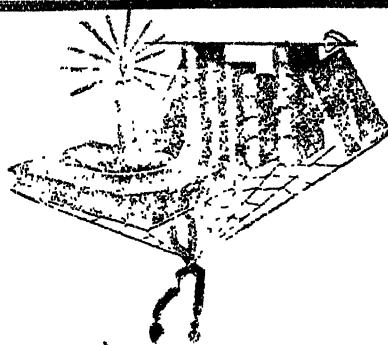
شبیہ مبارک

جناب پادری مولوی سلطان محمد صاحب (فاضل عربی)

مُصنّف

ہبوطِ نسل انسانی ۔ تصحیف التحریف ۔ الہامی دُعائیں

تحقیق آریہ ۔ ازالہ مادہ ۔ انسان کامل

اور

ہمارا قرآن

ہمارا قرآن

حصّہ اوّل

دیباچہ ناشر

اِس عالم نیرنگ میں جس طرح مختلف اقوام و ملل آباد ہیں اور ہر قوم و ملّت کی تہذیب و شائستگی۔ رسم ورواج علم و فضل اور تمدن و معاشرت جداگانہ ہے اسی طرح بنی نوع انسان کے معتقدات و مذاہب بھی متعدد و متفرق ہیں۔ اور مذاہب کے باہمی تعلق اور نسبت کی حیثیات بھی الگ الگ ہیں بعض میں بہت تھوڑا سا فرق ہے اور بعض کے درمیان بُعدُ المشرقین حائل ہے۔ بعض قدیم ہیں اور بعض جدید بعض کی ہئیت و ترکیب جُداگانہ ہے اور بعض کسی دیگر قدیم مذہب سے ماخوذ ہیں یا اس کی اصلاح شُدہ صورت مثلاً پارسی مذہب بہت قدیم ہے اور آریہ مت اس سے نکل کر ایک نیا مذہب بن گیا ہے۔ (تفصیل کے لئے تحقیق آریا ملاحظہ ہو) ہندو دھرم بہت پرانا ہے اور سکھ مت ایک جدید مذہب ہے۔ سناتن دھرم اور آریہ مت میں کئی باتیں مشترک ہیں مگر موسویّت اور ہندو دھرم میں کسی قسم کا بھی اشتراک نہیں۔ ہندو دھرم میں ہر عقیدہ اور ہر بے عقیدتی کے لوگ پائے جاتے ہیں مگر اسلام کسی دوسرے مذہب سے اختلاط اور آمیزش کا ہرگز روادار نہیں *

مسیحی دین کو ادیان مروّجہ پر بہت سی فضیلتیں حاصل ہیں مثلاً

(۱) نقشہ مذاہب عالم پر نظر ڈالنے سے یہ حقیقت نفس الامری متحقق ہو جاتی ہے کہ مسیحی دین کے معتقدین کی تعداد باقی ہر ایک مذہب کے پیروؤں کے شمار سے فزوں تر ہے *

(۲) پھر مسیحی دین کی ایک خوبی یہ ہے کہ اس کے معتقد ہر ملک اور ہر قوم میں بکثرت پائے جاتے ہیں لیکن باقی مذاہب کا یہ حال نہیں مثلاً چین اور برما میں تو بدھ دھرم کا بیحد زور ہے مگر اس خطہ کے باہر بدھ مت کی ہستی کہیں نمایاں نہیں +

(۳) پھر مسیحیت کا ایک کمال یہ ہے کہ دنیا کی وہ اقوام جو میدانِ ترقی اور تہذیب و تمدن میں سب سے آگے ہیں مسیحیت کی حلقہ بگوش ہیں +

(۴) ایک اور خوبی مسیحی دین کی یہ ہے کہ اس کی کتاب مقدس یعنی بائبل کو جہان کے تمام لوگ سمجھ سکتے ہیں۔ قرآن کا ترجمہ اب تک صرف چند ایک ہی زبانوں میں ہوا ہے وہ بھی مسیحیوں کی دیکھا دیکھی۔ اور ویدوں کو تو کوئی جانتا ہی نہیں۔ غیر آریہ تو کجا خود آریہ بھی اس کی زبان سے ناآشنائے محض اور اس کے مطالب سے قطعی بے خبر ہیں۔ لیکن بائبل دنیا کی قریباً چھ سو زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہے اور بائبل سوسائٹی ہر سال نئی زبانوں میں بائبل کے تراجم شائع کر کرا کے نام قیمت پر فروخت کرتی ہے تاکہ ہر شخص اسے اپنی زبان میں مطالعہ کر سکے +

(۵) پھر بائبل کی ایک فوقیت یہ ہے کہ جن چند ایک ممالک میں مبلغانِ مسیحیت کو داخلہ کی اجازت نہیں وہاں بھی بائبل پہنچ چکی ہے اور اس طرح بائبل سارے عالم پر مسلط ہے۔ اور اس کی عالمگیری مسیحیت کی عالمگیری کی بیّن دلیل ہے +

(۶) پھر دیگر کتب مقدسہ پر بائبل کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ اسے نہ صرف اس کے پیرو ہی مانتے ہیں بلکہ اسلام کے پیرو بھی اس کے کلام اللہ ہونے پر ایمان رکھتے ہیں +

(۷) پھر دنیا کی کسی بھی کتاب کی تصدیق دوسرے مذہب کی مقدس کتاب نہیں کرتی مگر بائبل کی تصدیق میں قرآن کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔ بائبل مصدّق ہے اور قرآن اس کا مصدِّق +

اب آپ دیکھ چکے کہ مسیحی دین کو ہر طرح سے ادیانِ عالم پر تفوّق حاصل ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس کا تعلق دیگر مذاہب سے کیا ہے۔ ہر مذہب کی خوبیاں اس کی کتاب سے ظاہر ہوتی ہیں یعنی مسیحیت کی بائیبل سے۔ اسلام کی قرآن سے۔ ہندومت کی ویدوں سے وغیرہ وغیرہ۔ سطورِ بالا میں ہم یہ کہہ چکے ہیں کہ قرآن بائیبل کی تصدیق کرتا ہے پس جو تعلّق و رشتہ مسیحیت کو اسلام سے ہے وہ اور کسی مذہب سے نہیں ہو سکتا۔ بعض لوگوں کا گمان ہے کہ عیسائیت اور یہودیت میں بہت اشتراک ہے اور وہ اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اہلِ یہود بھی عہد نامہ عتیق کو مسیحیوں کی مثل الہامی مانتے ہیں لیکن وہ اس حقیقتِ واقعی کو فراموش کر جاتے ہیں کہ یہودی نہ صرف مسیحیت کو مانتے ہی نہیں۔ بلکہ انجیل، مسیح اور مسیحیوں پر لعنت کرتے ہیں۔ اور تواریخ مذاہب سے جس شخص کو ذرا بھی واقفیت ہے وہ جانتا ہے کہ یہودیوں نے بانئ مسیحیت کو مصلوب اور مدفون کر کے بزعم خود مسیحیت کے قطعی استیصال کی کوشش کی تھی۔ مسیح کے بغیر مسیحیت کچھ نہیں اور یہودی خداوند مسیح کا ہی انکار کرتے ہیں۔ پس یہودیت و مسیحیت میں اشتراک کا خیال محض وہم باطل ہے۔

ایک گروہ کا یہ خیال ہے کہ دینِ مسیحی کو دینِ ہنود سے رشتۂ اشتراک ہے۔ کیونکہ گیتا اور انجیل کی بہت سی تعلیمات ملتی جلتی ہیں لیکن یہ بالکل غلط ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اصولاً گیتا اور انجیل کا موازنہ کرنا ہی غلطی ہے۔ اہلِ ہنود میں سب سے زیادہ رتبہ ویدوں کو حاصل ہے جسے وہ اپنے عقیدہ کے لحاظ سے شُرتی یعنی کلامِ الٰہی مانتے ہیں۔ اور وہ اسے اپنے ہاں وہ درجہ دیتے ہیں جو ہمارے ہاں کتابِ مقدس یعنی بائیبل کو دیا جاتا ہے۔ اب چونکہ گیتا کا درجہ ویدوں سے ادنیٰ ہے لہٰذا اعلےٰ کا مقابلہ ادنےٰ سے کرنا اصولاً غلط ہے۔ بلکہ اس میں اعلیٰ کی بے عزتی

اور ہتک ہے۔ ہاں اگر ویدوں اور بائبل کا مقابلہ کیا جاتا اور ان دونوں میں تشابہ نکل آتا تو ہم مان لیتے کہ ہندو دھرم اور مسیحیت میں کسی قسم کا کوئی رشتہ موجود ہے۔ لیکن ایسا کرنے کی نہ ہندوؤں کو ہی جرأت ہے اور نہ کسی اور کو ✦

وید تو بائبل کے نام ہی سے ناواقف ہیں۔ وہ مسیح سے ناآشنا اور اسکی تعلیمات اور مقاصد کے سراسر مخالف واقع ہوئے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان دونو کے مقابلہ کا کوئی نام ہی نہیں لیتا۔ مگر قرآن میں بائبل کا نام۔ اس کے خدا۔ نبیوں اور دیگر واقعات کا ذکر اور اقتباس موجود ہے وہ بائبل کی تصدیق کرتا اور بانیٔ مسیحیت کی زندگی اور خوبیوں کا جس ادب واحترام سے ذکر کرتا ہے کسی دیگر غیر مسیحی دین کی مقدس کتاب میں اس کا نام ونشان بھی نہیں پایا جاتا ✦

یہاں ایک اور بات کا ذکر کرکے ہم اپنے اس دعوٰی کو ناقابل تردید بنا دینا چاہتے ہیں۔ ایک ہندو آزاد ہے کہ وہ مسیح کو نیک سمجھے اور وہ اس پر بھی مختار ہے کہ ستیارتھ پرکاش کے ہمزبان ہوکر خداوند یسوع مسیح کو بڑی دلیری کے ساتھ "فریبی" "ناجائز مولود"۔ "شعبدہ باز"۔ "بے علم" وغیرہ وغیرہ قرار دے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی مقدس کتاب اس امر میں اسے پوری پوری آزادی بخشتی ہے۔ لیکن کسی مسلمان کی کیا مجال کہ وہ مسیح کا انکار اور مسیح کو برا کہہ کر مسلمان کہلا سکے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح کے حق میں گستاخی کرنے کے باعث مسلمانوں نے "کافر" اور "خارج از اسلام" قرار دیا ہے۔ اس کا باعث یہ ہے کہ قرآن نے اہل اسلام کو مسیح کے خلاف کچھ کہنے یا ماننے کی نہ صرف آزادی ہی نہیں دی بلکہ بشدت منع فرمایا ہے پس اصول کے لحاظ سے اسلام اور مسیحیت میں جو رشتہ ہے وہ کسی دوسرے میں پایا ہی نہیں جاتا۔ اور وہ رشتہ کسی تفسیر۔ حدیث یا کسی اور کتاب کی بنا پر نہیں بلکہ قرآن اور بائبل پر مبنی ہے ✦

ہمارے اس دعوے کا ثبوت کہ قرآن بائبل کا مصدق اور اس کی سچائی کا گواہ ہے مسیحیوں کی ہر ایک کتاب۔ ہر ایک رسالہ اور ہر ایک تحریر میں موجود ہے۔ جو وہ مسلمانوں کے لئے شائع کر چکے یا کر رہے ہیں لیکن آج تک ایک بھی جامع کتاب اس موضوع پر لکھی نہیں گئی کہ وہ تصدیق کیا ہے اور کس قدر ہے +

اس خدمت کو پادری سلطان محمد صاحب نے اپنے ذمہ لیا۔ آپ کی علمی لیاقت۔ ذہنی قابلیت اور مذہب اسلام سے کامل واقفیت کا شہرہ تمام ہندوستان میں ہو چکا ہے۔ اور حق تو یہ ہے کہ صرف آپ ہی اس کار عظیم کو سر انجام دے سکتے تھے کیونکہ آپ اسلام اور مسیحیت سے پوری پوری واقفیت رکھتے ہیں۔ ابتدا میں مدارس اسلامیہ میں عربی۔ فقہ۔ حدیث منطق۔ فلسفہ وغیرہ کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی۔ اور تحقیق کے بعد مشرف بہ مسیحیت ہو کر تحریر اور تقریر سے مسیحیت کی عظمت کا سارے ملک میں سکہ بٹھلا دیا تقریباً جملہ نامور علمائے اسلام اور مقتدر ہندو پنڈتوں سے مناظرے کر کے ہر میدان میں ظفریاب نکلے ہیں اور یہی حال شرافت و نجابت کا ہے۔ آپ خالص افغان اور ایک ممتاز خاندان کے فرزند ہیں۔ ہندوستان کے یکتا مسیحی مناظر اور عالم ہیں۔ تمام زندگی مطالعہ۔ تبلیغ۔ مناظرہ۔ تحریر اور تصنیف میں صرف کر دی "گناہ حضرت آدم" پر تقدس مآب" مولانا محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ امیر جماعت احمدیہ لاہور اور خواجہ کمال الدین صاحب کا ناطقہ بند کر چکے ہیں جس کی تفصیل آپ کی تصنیف "ثبوت نسل انسانی" میں مندرج ہے۔ اس پر احمدی آج کے دن تک خاموش ہیں "تصحیف التحریف" نامی کتاب لکھ کر علمائے اسلام کو جو آج تک بائبل کے محرف ہونے کا شور مچاتے تھے مہر بہ لب کر کے بٹھا دیا ہے۔ سیالکوٹ میں مفتی محمد صادق صاحب قادیانی کو اصلی اور نقلی مسیح پر آپ کے بالمقابل آنے کی جرأت ہی نہ ہوئی۔ اس کی پوری روئداد ہمارے رسالہ موسومہ بہ "کیفیت مباحثہ سیالکوٹ"

میں مطالعہ فرمائیں جس کی شکل ہی سے احمدی دوست فرار اختیار کر جاتے ہیں ✦
پھر آپ نے "تحقیق آریہ" نامی ایک جامع کتاب تصنیف فرما کر آریوں کے اس دعوے کو غلط ثابت کر دیا ہے کہ آریہ سماج مستقل اور قدیم ترین مذہب ہے بلکہ تحقیقِ انیق اور دلائلِ ناقابلِ تردید کے زور سے اس حقیقت کو بہ خوبی و خوش اسلوبی ثابت کر کے دکھا دیا کہ آریہ مت قدیم پارسی مذہب اور آریوں کی کتاب وید زردشتیوں کی مقدس کتاب "ژند اوستہ" سے ماخوذ ہے ✦
آپ نے نہ صرف آریوں کے مذہب کی ہی چھان بین کی بلکہ آریوں کے مایۂ ناز عقیدہ قدامتِ مادہ کے رد میں ایک مستقل رسالہ بنام "ازالہ مادہ" لکھ کر ان کو ہمیشہ کے لئے خاموش کرا دیا ہے۔ اس میں سائنس۔ فلسفہ اور منطق کی براہین و دلائل سے ثابت کیا ہے کہ پرکرتی یا مادہ قدیم نہیں ہے اور آخر میں پنڈت دیانند اور پنڈت لیکھرام صاحبان کی تصانیف کے حوالوں سے اس خوبی کے ساتھ اس مضمون کو نبایا ہے کہ اب تیسری ایڈیشن فروخت ہو رہی ہے اور آریہ دم نہیں مارتے ✦
آپ نے ہندوستان کے تین بڑے بڑے مذاہب مسیحیت اسلام اور آریہ مت کے مقابلہ پر بھی کامیابی سے قلم اُٹھایا اور ہر سہ مذاہب کی مقدس کتب "بائیبل۔ قرآن اور وید کی دعاؤں کا موازنہ کر کے تینوں کی حیثیت اور حقیقت واضح کی ہے یہ اپنی قسم کی بے مثال اور یکتا تصنیف ہے۔ اگر مسیحی مناد آپ کی جملہ تصانیف کی ایک ایک جلد اپنے پاس رکھیں تو ہر میدان میں ان کا ظفریاب اور کامران ہو جانا یقینی ہے ✦
مُلّاؤں نے عام مسلمانوں کے دل میں یہ خیال مستحکم کر دیا ہے کہ توراتؔ۔ زبور اور انجیل جو کسی وقت خدا کے کلام تھیں اور دُنیا کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی تھیں۔ ان کو یہود و نصاریٰ

نے بگاڑ ڈالا اور اب وہ خدا کا کلام نہیں یا اس خیال کے زیر اثر مسلمانوں کی ذہنیت یہ ہے
کہ وہ بائیبل کو پڑھنا تو کجا دیکھنا بھی نہیں چاہتے۔ عام مسلمانوں کو تو جانے دیجئے وہ چوٹی کے
مسلم علما جو آئے دن مسیحیوں سے مناظرہ کرتے رہتے ہیں بائیبل کی تلاوت نہیں کرتے یہی
باعث ہے کہ مسیحیوں کی باقی کتب کا خواہ وہ کیسی ہی زبردست کیوں نہ ہوں مسلمانوں پر کچھ بھی
اثر نہیں ہوتا۔ اور قرآن و بائیبل کے اختلاف پر دونو جانب سے اس قدر کتب تصنیف ہوئی
ہیں کہ مسلمانوں اور مسیحیوں نے سمجھ لیا کہ دونو ازابتدا تا انتہا ایک دوسری کی متخالف و
متناقص واقع ہوئی ہیں اور آج اگر یہ کہا جائے کہ بہ بنائے بائیبل و قرآن مسیحیت و
اسلام میں کسی حد تک اشتراک و تشابہ بھی ہے تو مسیحی اور مسلمان دونو چونک پڑتے
اور غریق دریائے حیرت ہو کر رہ جاتے ہیں ×

پادری سلطان محمد صاحب نے اِس کتاب میں عنوانات کے ماتحت بائیبل شریف
اور قرآن مجید کی آیات کو بالمقابل مرتّب کیا ہے اور اپنی جانب سے کہیں ایک لفظ
بھی نہیں لکھا تاکہ کوئی اسے مصنّف کا اپنا بیان نہ سمجھ لے۔ اکثر تجربہ میں آیا ہے کہ دو
مقدس کتابوں کا مقابلہ کرتے وقت جب مصنّف اپنی جانب سے تفسیری یا تشریحی حواشی
شامل کر دیتا ہے تو کتاب کی غرض و غایت فوت ہو جاتی ہے اور مصنّف کے عقیدہ
یا شخصیت کے متعلق پہلے ہی تعصب کا جو مادّہ موجود ہوتا ہے وہ مشتعل ہو کر نفس مضمون
کی خوبی کو اوجھل کر دیتا ہے لیکن "ہمارا قرآن" کو دیکھتے ہی ایک مسلمان کے دل میں جو
خیال پیدا ہوتا ہے وہ یہی اور فقط یہی ایک خیال ہے کہ جب قرآن کے جملہ محاسن و
فضائل بائیبل میں موجود ہیں تو بائیبل کیوں خدا کا کلام نہیں۔ اور جب یہ امر مسلمہ فریقین
ہے کہ موجودہ بائیبل آنحضرت کے وقت میں اور قرآن سے پیشتر موجود تھی
تو خدای اسلام کو اس پر کیا فخر ہو سکتا ہے کہ چھٹی صدی عیسوی میں وہ باتیں بذریعہ
الہام انسان پر ظاہر کرے جو مسلمانوں کے مروجہ گمان کے مطابق اُس سے پہلے

یہودیوں اور نصرانیوں نے خدا کے کلام کی بجائے خود اپنی کتابوں توریت۔ انجیل و زبور میں لکھ لی تھیں۔ یقیناً ہر مسلمان حیران ہوگا کہ آخر وہ کون سی خوبی قرآن میں ہے جو بائبل میں نہیں علاوہ بریں صورت قرآن کس بات پر فخر کر سکتا ہے۔ مسٹر اکبر مسیح مرحوم نے ایک دفعہ بالکل سچ لکھا تھا کہ "قرآن شریف کو صرف عربی بائبل ہونے کا دعویٰ تھا اور اسی حیثیت سے وہ کفار عرب کے سامنے آیا اور اسی حیثیت سے یہود و نصاریٰ کے حق کہ اس نے اپنا نام ہی رکھ لیا "ھٰذَا الْکِتَابُ لِسَانًا عَرَبِیًّا" یہ کتاب ہے مُصَدِّق کتب سابقہ کی زبان عربی میں"۔ (احقاف رکوع ۲)۔

مصنف ہمارا قرآن نے اُن تمام تعلیمات کو جو دونوں مقدّس کتابوں میں پائی جاتی ہیں ایک جگہ جمع کر دیا ہے تاکہ اہل اسلام دیکھ لیں کہ اس تشابہ و توافق کے بعد قرآن میں ایک بھی ایسی خوبی نہیں جس پر اسلام کو فخر ہو اور مسیحی بھی معلوم کریں کہ قرآن میں کس قدر بائبل بھری پڑی ہے۔ اور اگر اس حصّہ کو قرآن ہی کہنا ہو تو وہ ہمارا یعنی مسیحیوں کا قرآن ہے۔ ایک حیثیت میں تو یہ کتاب اپنی نوع کی بالکل واحد۔ جُداگانہ اور بے مثل کتاب ہے مگر اس لحاظ سے کہ اس میں صرف وہی صداقت مرتّب کی گئی ہے جو قرآن اور بائبل میں چودہ سو سال سے پہلو بہ پہلو موجود چلی آتی ہے اس میں ایک بھی نو ساختہ شئے نہیں ہے۔ اور سچ پوچھو تو اس کتاب کا یہی کمال ہے اب اگر اسے دیکھ کر کوئی مسلمان یا کوئی مسیحی حیرت زدہ ہو تو اس کا علاج ہی ہمارے پاس کیا ہے۔ کیونکہ سب کا سب مضمون بائبل اور قرآن کا ہے اور دونو ہر جگہ موجود ہیں۔ مصنف نے ان سے باہر ایک لفظ بھی نہیں لکھا۔ امید ہے کہ دونو مذہبوں کے پیرو اس سے مستفیض ہونگے اور بے حساب بدگمانیوں اور بیگانگیوں کا قلع قمع ہو جائیگا۔ اور دُنیا کے کروڑوں انسان باہم صلح و امن سے زندگی بسر کرنا سیکھینگے۔

یہ کتاب بذات خود اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ سب کا سب قرآن بائبل سے

ماخوذ نہیں۔ اس حصّہ میں تعلیمات مرتب کی گئی ہیں اور دوسرے حصّہ میں قصص حکایات اور وقائع کا ذکر ہوگا اور پھر قرآن کا جس قدر حصہ بچ رہیگا اُسے "تمہارا قرآن" کے نام سے شائع کردیا جائیگا تاکہ دنیا یہ بھی دیکھ لے کہ بائیبل کو نکال لینے کے بعد باقی جو قرآن رہ جاتا ہے اس میں کیا ہے۔ اور کیا اس میں کوئی بات ایسی ہے کہ جس پر اہلِ اسلام فخر کرسکیں +

یہ بھی یاد رہے کہ "ہمارا قرآن" بائیبل اور قرآن کا موازنہ اور مقابلہ نہیں ہے بلکہ اس کی غرض محض یہ ہے کہ مسیحی اور مسلم برادران جان لیں کہ قرآن کا کس قدر حصّہ بائیبل سے ماخوذ ہے اور یہی وہ حصّہ ہے جو قرآن کی جان ہے۔ اس اصول کے ماتحت اس میں ان تمام باتوں کا آنا ضروری تھا جو عہد عتیق اور عہد جدید دونوں میں مندرج ہیں چنانچہ عہد نامہ عتیق سے طلاق قصاص۔ جنگ۔ مال غنیمت اور قتل وغیرہ کی تعلیمات لی گئی ہیں۔ حالانکہ یہ تعلیمات وقتی اور ابتدائی تھیں۔ اور یسوع مسیح نے آکر ان کی تکمیل کرکے اِس کمال تک پہنچادیا ہے کہ اس سے آگے جانا محال ہے مثلاً عہدِ عتیق میں جسمانی شریعت دی گئی تھی جس کی تکمیل عہد جدید میں کی گئی۔ موسےٰ کی ظاہری طہارت کو مسیح نے باطنی پاکیزگی اور قلبی صفائی میں کمال تک پہنچادیا۔ جسمانی شریعت نے کہا تھا کہ "خون نہ کر" اور باطنی شریعت نے کہا کہ "جو کوئی اپنے بھائی پر غصّہ ہوگا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہوگا" تورات میں حکم تھا کہ "زنا نہ کر" اور انجیل میں ہدایت ہوئی کہ "جس کسی نے بُری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کرچکا"۔ تورات کا اصول یہ تھا کہ "آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے دانت" اور انجیل کا اصول یہ ہے کہ "شریر کا مقابلہ نہ کرنا"۔ موسیٰ نے کہا کہ "اپنے پڑوسی سے محبت رکھ اور دشمن سے عداوت" اور مسیح نے تلقین کی کہ "اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا مانگو"۔ موسوی شرع

میں جسمی طہارت پر زور دیا گیا تھا اور مسیح نے آکر کہا تھا جو باتیں منہ سے نکلتی ہیں وہی آدمی کو ناپاک کرتی ہیں" اور یوں انجیل کی تعلیم نے "تورات اور نبیوں کی کتابوں کو منسوخ" نہیں کیا بلکہ اُن کی تکمیل کی۔ انجیل نے تورات کے حکموں کو رد نہیں کیا بلکہ رُوحانی کمال تک پہنچا دیا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "اگلے زمانے میں خدا نے باپ دادوں سے حصّہ بہ حصّہ اور طرح بہ طرح نبیوں کی معرفت کلام کر کے اس زمانے کے آخر میں ہم سے بیٹے کی معرفت کلام کیا" (عبرانیوں ۱:۱-۲)۔ اب جب کہ کامل تعلیم مل گئی تو ابتدائی اور ناکامل وقتی کی جانب رجوع کرنا ترقی کے خلاف قدم اُٹھانا ہے۔ قصاص۔ طلاق۔ جنگ مال غنیمت۔ رجم وغیرہ کی تعلیمات وقتی، ابتدائی اور ناکمل تھیں۔ اب ہم عیسویں پر ان کی تعمیل لازم نہیں۔ مگر مؤلف قرآن نے بلا امتیاز ناکمل اور کمل دونو تعلیمات کو اخذ کر لیا۔ یہی باعث ہے کہ قرآن میں جنگ بھی ہے اور صلح بھی۔ تورات کی ظاہری شریعت بھی ہے اور انجیل کی باطنی شریعت بھی۔ ہمارا قرآن کے مطالعہ سے معلوم ہو جائیگا کہ اگر قرآن نے جنگ۔ قتل اور مال غنیمت وغیرہ کی تعلیم دی تو وہ بھی تورات سے لے لی اور اس میں بھی اس نے کوئی نئی بات پیدا نہیں کی۔

قرآن میں بعض نبیوں کے محض نام ہی نام آئے ہیں بعض کا مجمل سا ذکر ہے مگر کسی بھی نبی کا تذکرہ ایک جگہ نہیں بلکہ متفرق مقامات پر منتشر ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو "ہمارا قرآن" کا یہ بھی فائدہ ہو گا کہ وہ اِدھر اُدھر کے قصّوں کی بجائے الہامی قصّے مطالعہ کر سکینگے۔ ابتدائے اسلام میں مسلمانوں اور عیسائیوں کا سلوک حسب ذیل تھا۔

"مسلمانوں اور عیسائیوں کی مودّت"

از مولانا عبدالسلام ندوی

آغاز اسلام ہی سے یہودیوں اور عیسائیوں سے مسلمانوں کے تعلقات قائم ہوئے

دیباچہ

اور ان تعلقات کی بنا پر قرآن مجید نے یہودیوں کو مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن اور عیسائیوں کو مسلمانوں کا سب سے بڑا دوست قرار دیا۔ اس کے بعد بھی عیسائیوں نے اسلامی تمدن کے عہدِ شباب میں نہایت نمایاں حیثیت حاصل کی اور ان میں سینکڑوں حکماء و اطباء پیدا ہو گئے جو خلفاء کے درباروں میں نہایت ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔
اس لئے قدرتی طور پر یہ سوالات پیدا ہوتے ہیں کہ آغازِ اسلام میں یہودیوں کی دشمنی اور عیسائیوں کی دوستی کی وجہ کیا ہے؟ بعد کو تمدنی اور علمی حیثیت سے ان کی مختلف حالتیں کیوں قائم ہوئیں؟ کیا اسلام نے سیاسی حیثیت سے اپنے دشمن یہودیوں کو فنا کر کے صرف اپنے دوست عیسائیوں کو زندہ رکھا؟ یا خود ان میں زندہ رہنے کی صلاحیت موجود تھی۔ اور یہودیوں نے اسلام کی بیخ کنی کے لئے عوام کے دلوں میں اسلام کی جانب سے شکوک و شبہات پیدا کئے۔ اور کمزور و ضعیف لوگوں کو اپنی طرف مائل کیا لیکن عیسائیوں کی حالت یہودیوں سے بالکل مختلف تھی۔ وہ اسلام پر نہ طعن و تشنیع کرتے تھے۔ اور نہ مسلمانوں کے خلاف جنگ میں حصہ لیتے تھے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کو یہودیوں کے ساتھ جس قدر بغض پیدا ہو گیا تھا اسی قدر ان کے دلوں میں عیسائیوں کی محبت پیدا ہوئی۔ اس کے ساتھ مہاجرین نے حبش کی طرف ہجرت کی تو نجاشی (جو مذہباً عیسائی تھا) کے حسنِ سلوک نے مسلمانوں کی نگاہ میں عیسائیوں کو اور بھی محبوب کر دیا۔

عیسائیوں کی محبت کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ جب اسلام کا ظہور ہوا تو عرب پر صرف دو شخص حکمران تھے جن میں ایک غسانی اور دوسرا لخمی تھا۔ اور یہ دونوں کے دونوں عیسائی تھے۔ اور تمام عرب ان کا باج گزار تھا۔ اس لئے اہلِ عرب قدرتی طور پر ان کے ساتھ ان کے مذہب کی بھی عزت کرتے تھے۔ اس کے علاوہ شام ان کی تجارت کا [illegible] سے اہلِ تہامہ سلاطینِ روم (جو عیسائی تھے) کی

خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ جاڑوں اور گرمیوں میں اہل تہامہ جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے یمن۔ شام اور طائف کی طرف تجارتی سفر کرتے تھے۔ اور ملک حبش میں اُن کے وفود نجاشی کے دربار میں حاضر ہوتے تھے۔ اور وہ ان کی بڑی قدر و منزلت کرتا تھا اور ان کو بیش بہا صلے دیتا تھا۔ اس لئے قدرتی طور پر عیسائیوں کے ساتھ اہل عرب کے خوشگوار تعلقات قائم ہو گئے تھے لیکن یہودیوں اور مجوسیوں کو یہ خصوصیت حاصل نہ تھی۔ اس لئے وہ مسلمانوں کے اُس لطف و محبت سے محروم رہے جس کو ان تعلقات نے عیسائیوں کے لئے مخصوص کر دیا تھا +

عیسائیوں کی محبوبیت کا ایک بڑا سبب یہ تھا کہ مذہبی حیثیت سے تمام عرب میں عیسائیت کو عام غلبہ حاصل ہو گیا تھا قبیلہ مضر اس کے علاوہ تمام سلاطین عرب اور قبائل عرب عیسائی مذہب کے پیرو تھے۔ نجران میں تخم۔ غسان۔ حارث بن کعب اور قضاعہ اور طے وغیرہ بہت سے قبائل عیسائی تھے اس کے بعد قبیلہ ربیعہ نے عیسائیت کو قبول کیا۔ اور تغلب۔ عبد القیس۔ قبائل بکر میں اس کی عام اشاعت ہو گئی پھر آل ذوالجدین نے خصوصیت کے ساتھ عیسائیت کو قبول کیا۔ قبیلہ مضر کے جو لوگ حیرہ میں آباد ہو گئے تھے اُنہوں نے بھی عیسائیت کو قبول کر لیا تھا اور عباد کہلاتے تھے +

عقلی علوم کی اشاعت کے بعد عیسائی علمی حیثیت سے بھی یہودیوں سے ممتاز ہو گئے۔ عہد اسلام میں طبیب۔ متکلم منجم اور فلسفی زیادہ تر عیسائی ہوتے۔ اور عام لوگوں پر اُن کے اس علمی امتیاز کا اثر پڑا +

عیسائی پیشے کے لحاظ سے بھی یہودیوں سے ممتاز تھے۔ کیونکہ بادشاہوں کے میر منشی رؤساء و اشراف کے طبیب۔ عطار۔ صراف۔ نجار۔ اور تصویر ساز زیادہ تر عیسائی ہوتے تھے +

چونکہ یہود دنیوی حیثیت سے مال وجاہ کے سخت حریص تھے۔ اور اسلام کے اقتدار کو اپنے دنیوی مقاصد کے لئے مضر سمجھ کر مٹانا چاہتے تھے۔ اس کے برخلاف عیسائیوں کو ان کے مذہب نے حلم۔ تحمل۔ بردباری۔ عفو و درگذر اور زہد و قناعت کی تعلیم دی تھی۔ اس لئے ان کو اسلام کے دنیوی اور سیاسی اقتدار سے کوئی وجہ پرخاش نہ تھی۔ اس لئے خداوند تعالےٰ نے یہودیوں کو مسلمانوں کا دشمن اور عیسائیوں کو مسلمانوں کا دوست قرار دیا۔ بہرحال مذکورہ بالا اسباب سے عیسائیوں اور مسلمانوں میں جو معاشرتی اختلاط ہُوا اُس نے اُن کو ہر حیثیت سے مسلمانوں کے مساوی بنا دیا۔ یہاں تک کہ وہ اپنا نام حسن۔ حسین۔ عباس۔ فضل اور علی رکھنے لگے۔ عوام بلکہ قاضیوں تک کا یہ خیال تھا کہ پادریوں کا خون حضرت جعفرؓ۔ حضرت علیؓ حضرت عباس اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہم کے خون کے برابر ہے" (معارف۔ جلد ۲۱ نمبر ۵۔ مئی ۱۹۲۸ء)۔

اس وقت دُنیا کا امن و امان سخت خطرہ میں ہے۔ ہر طرف بداعتمادی، قومی منافرت تعصّب اور فرقہ دارانہ کشمکش سخت زوروں پر ہے۔ جہاں اس کی متعدد وجوہ سیاسی اور قومی ہیں، وہاں مذہب بھی نقص امن و عدم مصالحت کا بہت بڑی حد تک ذمہ وار ہے۔ تواریخ عالم اس حقیقت کو بارہا دُہرا چکی ہے کہ مذہب کے نام سے خود غرض لوگوں نے اکثر بیشمار مکروہ اور ناواجب کارروائیاں کیں جن کی وجہ سے مذہب ذریعۂ صلح و اتحاد اور وسیلۂ امن و آشتی ہونے کی بجائے جنگ وجدال اور قتل و خونریزی کا موجب اور عدم اعتمادی کا باعث ثابت ہوتا رہا ہے۔ ہندوستان میں گذشتہ صدی میں چند مذہبی دیوانوں اور متعصب مصنفوں نے کچھ ایسی کتابیں تصنیف کیں جن سے برادرانِ ملک کے دل اور جگر سخت مجروح اور سینے چھلنی ہو گئے۔ جاہ پسند مصنفین اور زر پرست ناشرین نے دوسرے مذاہب کے بانیوں کی زندگیوں کو اس قدر گھنونی صورت

ہیں پیش کیا اور ان کی مقدس کتابوں کی ایسی مکروہ شکل میں دکھانے کی کوشش کی کہ
ان کو تو شہرت اور دولت بافراط مل گئی مگر لوگ مذہب کے نام سے ہی بیزار ہو گئے۔ اور
اِس بیزاری و دہریت کے طفیل رواداری۔ انصاف پسندی اور بزرگوں کا احترام
بہت کچھ جاتا رہا۔ اِس طبقۂ مصنفین کی ہی کوششوں کا آج یہ نتیجہ ہے کہ عوام الناس تعصب
سے بھرے بیٹھے ہیں۔ اور انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ دوسرے مذاہب میں سچائی
یا نیکی کا کوئی بھی حصہ موجود نہیں۔ اِس قسم کا ایک گروہ آج کے دن تک شبانہ روز اسی
جستجو میں مشغولِ عمل رہتا ہے کہ دوسرے مذاہب کے بزرگوں اور تعلیمات کی مذمت
اور وابستگانِ مذاہب کو لڑا کر اپنا الو سیدھا کرتا ہے۔ ہمارا دیرینہ تجربہ اس بات
کا شاہد ہے۔ دوسرے مذاہب کی تحقیر و تضحیک کا جذبہ عوام الناس کی طبائع و اذہان میں
یہاں تک کُوٹ کُوٹ کر بھر دیا گیا ہے کہ دوسرے مذاہب کے متعلق مسیحی طبیعت
سے لکھی گئی کسی کتاب کو وہ خریدنا ہی نہیں چاہتے۔ پس مذہب کے مقدس اور مبارک
نام کے واجب احترام کی غرض سے ایسی کتابوں کی بے حد کمی اور ضرورت ہے۔
کہ جن میں مذاہب کی تحقیقات نیک نیتی اور دیانت سے کی گئی ہو۔ چنانچہ اسی جذبہ
سے متاثر ہو کر ہم نے "ہمارا قرآن" کو شائع کرنا ضروری اور مفید سمجھا۔ گو عوام الناس
کی ذہنی فضا حد سے زیادہ بگڑ چکی ہے لیکن خدائے قادرِ مطلق اور ربّ العٰلمین کی مدد پر کامل
بھروسہ و تکیہ کر کے ہم نے اِس میدان میں قدم رکھا ہے۔ اُمید واثق ہے کہ آشتی پسند
اور صلح جو حضرات ہماری کافی سے زیادہ حوصلہ افزائی کرینگے۔ تاکہ قوموں میں فضول
اور بے وجہ جدائی کی جو خلیج حائل ہے اس پر مصالحت۔ باہمی اعتماد اور نیک نیتی
کا پُل باندھ دیا جائے۔ "مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں"۔

آخر میں "ہمارا قرآن" کے متعلق ہمیں ایک اور بات کا اظہار کر دینا ضروری معلوم
ہوتا ہے۔ گو صاحب تصنیف نے قرآن اور بائبل کی اصلی عبارات کو بالمقابل ترتیب

کردینے کے سوا اور کچھ نہیں کیا تاکہ ہر شخص ہر قسم کے بیرونی اثر اور ترغیب سے آزاد ہو کر خود نتیجہ اخذ کرے۔ تاہم ممکن ہے کہ بعض قارئین کرام اعتراض کریں کہ جب قرآن مجید کا عربی متن نقل کیا گیا ہے تو بائبل کے متن کو چھوڑ کر صرف اردو ترجمہ ہی پر کیوں کفایت کی گئی؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اوّل تو اہلِ اسلام قرآن مجید کا کوئی ترجمہ بلا متن پسند نہیں کرتے۔ اور دوم زبان عربی کو نہ صرف بیشمار مسلمان ہی سمجھ سکتے ہیں بلکہ متعدد مسیحی علماء کو اس کی مہارتِ تامہ حاصل ہے۔ لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں کو مسیحیوں کی مقدس زبانوں لاطینی عبرانی اور یونانی سیکھنے کا کبھی شوق پیدا نہیں ہوا اس لئے قارئینِ "ہمارا قرآن" کی عمومی حالت کا اندازہ کرتے ہوئے یہی مناسب ہے کہ بائبل کا مستند اردو ترجمہ جو بائبل سوسائٹی کی جانب سے شائع ہوا ہے نقل کیا جائے ورنہ کتاب کی ضخامت میں بیحد اضافہ ہو جاتا جس کا کچھ فائدہ نہ ہوتا اور اگر کسی صاحب کو اصلی زبانوں میں بائبل کے مطالعہ کی تمنا ہو تو وہ اپنے صوبہ کی بائبل سوسائٹی سے خط و کتابت کریں۔ خدا کرے کہ سب لوگ تعصب و جنبہ داری سے خالی الذہن ہو کر اس کتاب کا مطالعہ کریں اور حق کو پائیں ✦

اگر اس حصہ کی اشاعت میں ہماری حوصلہ افزائی ہوئی تو حصہ دوم بھی جو "قصص" پر مشتمل ہے شایع کیا جائیگا جو امید ہے کہ علمی دُنیا میں اپنی نظیر آپ ہی ہوگا ✦

آخر میں ہم خدائے مستجاب الدعوات کی بارگاہ میں بصد عجز و زاری۔ تضرع والحاح دستِ دعا بلند کرتے ہیں کہ اے خدا ہمارے مسلم بھائیوں کو توفیق بخش کہ وہ "ہمارا قرآن" کو نیک نیتی اور خلوص قلب سے مطالعہ کرکے بائیبل کو جو تیرا کلام مقدس ہے پڑھنا شروع کر دیں تاکہ "وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تُو نے بھیجا ہے جانیں۔ آمین ✦

خادم

جس کا دل لوثِ تعصب سے مکدر ہو چکا ہے۔ اور جس کا دماغ تصورات لایعنی سے فاسد ہو چکا ہے اور جس کے ذہن سے دوسرے مذاہب کی تعظیم واحترام کا مادہ سلب ہو چکا ہے وہ محض اس غرض سے اس کتاب کا شائق ہوگا کہ اس میں اسلام کے متعلق بہت کچھ زہر اگلا گیا ہوگا اور قرآن مجید کے مظلم ترین پہلو پر بحث کی گئی ہوگی۔ ایسا شخص جب اس کتاب کو کھول کر پڑھیگا تو یہ دیکھ کر بے حد متعجب ہوگا کہ اس میں ایک لفظ بھی زہرناک نہیں بلکہ سراسر تریاق آمیز اور صلح انگیز ہے میرے نزدیک کسی مذہب پر بیجا اعتراض کرنا اور ناجائز طور پر نکتہ چینی کرنا وہ بدنما داغ ہے جس سے محققین کا دامن ہمیشہ صاف رہنا چاہیئے ✦

میں نے اس کتاب کو نہ تو موازنہ کی صورت میں لکھا ہے اور نہ مباحثانہ پیرایہ میں۔ بلکہ قرآن مجید کے اس دعوے[1] کی تصدیق میں لکھا ہے کہ اِنَّ ھٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی صُحُفِ اِبْرَاھِیْمَ وَمُوْسٰی (پ ۳۰ - ع ۱۱) یعنی "قرآن مجید میں جو کچھ ہے وہ اگلے صحیفوں میں اور بالتخصیص ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں موجود ہے۔ قرآن مجید کی اس آیت کو اور نیز اس قسم کی دیگر آیات[1] کو مطالعہ کرنے کے بعد یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہو جاتا ہے

---

[1] - نیز آیاتِ ذیل ملاحظہ ہوں:-

(۱) وَاِنَّهٗ لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ (پ ۱۹ - ع ۱۱) (۲) اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَیِّنَةُ مَا فِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی (پ ۱۶ - ع ۸)..

(۳) شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ وَمَا وَصَّیْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰۤی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِ (پ ۲۵ ع ۲) ✦

کہ قرآن مجید نے نہ تو کوئی نئی کتاب ہونے کا دعوےٰ کیا ہے اور نہ وہ نئے معتقدات اور تعلیمات پیش کرنے کا مدعی ہے۔ بلکہ نہایت واضح الفاظ میں اور متعدد بار اپنے مخاطبین کو وثوق کے ساتھ یقین دلاتا ہے کہ میں جو کچھ ہوں صحفِ انبیاءِ سابقین کی صدائے بازگشت ہوں۔ اندریں صورت مسلمانوں پر فرض تھا کہ وہ قرآن مجید کے اس اعلان کو مبنی بر صداقت ثابت کرتے یعنے قرآن مجید کے معتقدات اور تعالیم کو صحفِ مطہرہ سے ڈھونڈ نکالتے لیکن ان کو یہ جرأت نصیب نہیں ہوئی۔ اور اس خاص مصلحت کی بنا پر کہ اس سے قرآن مجید کے وقار کو صدمہ پہنچنے کا احتمال ہے ان آیات کو در خور اعتنا نہ سمجھا لہٰذا میں نے ارادہ کر لیا کہ اس اہم خدمت کو میں بجا لاؤں۔ جہاں مسیحیوں نے قرآن مجید کی متعدد بار خدمت کی ہے اگر اس پر ایک خدمت کا اور اضافہ ہو جائے تو چنداں مضائقہ نہیں ہے۔ بلکہ مسلمانوں کو اور زیادہ مشکور گذار ہونا چاہئے ۔

بائیبل مقدس اور قرآن مجید کے تعلقات پر بحث کرنا دیباچہ کو طویل بنانا ہے۔ لہٰذا بالاختصار اس قدر عرض کرنا کافی ہے کہ بائیبل مقدس اور قرآن مجید میں صرف یہی تعلق نہیں ہے کہ بائیبل مقدس اصل ہے اور قرآن مجید اس کی نقل اور فرع ہے بلکہ ان دونوں کے بانیوں میں وہ حسبی و نسبی تعلق ہے جو کسی صورت میں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے ہیں۔ دونوں سلسلے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر منتہی ہوتے ہیں دونوں حضرت خلیل اللہ کے دو جگر گوشے ہیں دونوں سے خدا کے وعدے ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کے بھائی ہیں (پیدائش ۱۶ و ۲۱ باب) اس لئے مناسب تو یہ تھا کہ ان دونوں کے پیرو بھی ایک دوسرے کے ساتھ برادرانہ سلوک کرتے لیکن واحسرتا! ہم نے محض اپنی جہالت۔ عداوت۔ آز پروری۔ ملک گیری۔ قوم پرستی سیاسی منازعات اور اقتصادی محاربات کی وجہ سے اس برادرانہ سلوک کو معاندانہ روش

سے تبدیل کر دیا مناسب تو یہ تھا کہ ابراہیمؑ کے یہ دونو نام لیوا باہم متحد ہو کر دُنیا میں مرضیٔ ربانی کو پورا کرتے خلیلُ اللہ کے مجسم پیغام بن جاتے۔ خدا پرستی کا اعلان کرتے صلح و سلامتی کی منادی کرتے۔ دُنیا کو حقیقی تہذیب۔ تزکیۂ نفس اور عرفان الٰہی سکھلاتے لیکن ہم نے ان امور کا مطلق لحاظ نہیں رکھا اور یُوں سُنّتِ ابراہیمی سے روز بروز کوسوں دُور ہوتے گئے۔ حتیٰ کہ اب ان دونوں کے پیرؤوں میں اس حد تک مغایرت و منافرت پیدا ہو گئی ہے کہ ایک دوسرے کو پہچانتے تک نہیں +

آنحضرت صلعم جب مبعوث ہُوئے تو آپ نے یہودی و عیسائی اور صابئی کو نصرف حق پر قائم کہا بلکہ ان کو اپنی اطاعت سے مستثنے کیا اور علی الاعلان فرمایا کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَالصّٰبِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ٥

(ترجمہ) "جو لوگ مسلمان ہُوئے اور جو لوگ یہودی ہُوئے اور عیسائی اور صابئین ان میں سے جو کوئی یقین لایا ہے اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور کام کیا نیک تو ان کے لئے اجر اُن کے رب کے پاس ہے۔ اور نہ ان کو ڈر ہے اور نہ وہ غمزدہ ہونگے" (۲ : ۵۹)۔ آپ نے مذاہب مافوق کو ماجور من اللہ ہی نہیں کہا بلکہ مسیحیوں کی خاص تعریف فرمائی اور ان کو مسلمانوں کے دوست بتلایا کہ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَھُمْ مَّوَدَّۃً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰی ط ذٰلِکَ بِاَنَّ مِنْھُمْ قِسِّیْسِیْنَ وَرُھْبَانًا وَّاَنَّھُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ٥

(ترجمہ) "اور تُو ان میں مسلمانوں کے ساتھ دوستی رکھنے کے قریب تر اُن لوگوں کو پائیگا جو اپنے آپ کو عیسائی کہتے ہیں۔ یہ اس سبب سے ہے کہ ان میں بہت سے علم دوست عالم ہیں اور بہت سے تارکُ الدُّنیا درویش ہیں اور یہ کہ یہ لوگ متکبر نہیں ہیں" (۵ : ۸۵) +

آنحضرت صلعم نے صرف مسیحیوں کی تعریف ہی نہیں فرمائی بلکہ آپ کو اُن پر کامل اعتماد بھی تھا جس کا ثبوت اِس واقعہ سے مل جاتا ہے کہ جب آپ پر اور آپ کے متبعین پر مشرکینِ مکہ کی طرف سے جور و تعدّی ہونے لگی تو آپ نے ان کو ایک عیسائی بادشاہ کی زیرِ حفاظت رہنے کے لئے حبش روانہ فرمایا جو آج تک ہجرت حبش کے نام سے مشہور ہے۔ جب کبھی آپ سے عیسائیوں کو ملنے کا اتفاق ہوتا تھا تو آپ اُن کے ساتھ اجنبیانہ طور پر نہیں بلکہ اہلیانہ اور برادرانہ طور پر ملتے تھے اور انکی انتہائی عزت کرتے تھے۔ جب آپ کے پاس نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد آیا تو آپ نے خاص اپنی مسجد میں ان کو عبادت کرنے کی اجازت دی (زاد المعاد جز ثانی صفحہ ۳۵ مطبوعہ مصر) اہل کتاب کے ساتھ مواکلت و مناکحت کا حکم دیا۔ اَلْیَوْمَ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ ط وَ طَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ حِلٌّ لَّکُمْ وَ طَعَامُکُمْ حِلٌّ لَّھُمْ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ

ترجمہ:"آج سب ستھری چیزیں تمہارے لئے حلال ہوئیں۔ اور اہل کتاب (یہودی اور عیسائی) کا کھانا تم کو حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کو حلال ہے۔ اور حلال ہیں تم کو نیک چلن مسلمان عورتیں اور اہلِ کتاب کی نیک چلن عورتیں" (۵ : ۲)۔ یہ اصول اجتماع و اتحاد کے دو اہم اصل ہیں*

آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان اور آپ کی تعریف و توصیف میں ایسے کلمات ارشاد فرمائے ہیں جو بعض اعتبارات سے اناجیل کے کلمات سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔ آپ نے مریم صدیقہ کی عصمت اور روح القدس کی نفخ سے حاملہ ہونے کو صریح الفاظ میں تسلیم فرمایا مسیح کو کلمتہ اللہ۔ آیتہ للعالمین۔ وجیہا فی الدنیا والآخرہ علم القیامہ۔ مصلوب۔ مرفوع الی اللہ۔ اور قرب قیامت پر پھر آنے والا صرف تسلیم ہی نہیں کیا بلکہ ہر ایک مسلمان کو ان باتوں پر ایمان لانے کا حکم بھی دیا (دیکھو اسی

کتاب کا قصہ حضرتِ عیسٰی)۔

ان واقعات کو مدِ نظر رکھ کر ہم بلا خوف کہہ سکتے ہیں کہ آنحضرت نے اہلِ کتاب کے ساتھ مصالحت کرنے میں انتہائی کوشش فرمائی آپ کا واحد مقصد یہی تھا کہ اہلِ کتاب کے ساتھ مل کر مشرکینِ عرب کو راہِ راست پر لائیں۔ کیونکہ اہل کتاب کی مساعدت کے بغیر یہ بات ممکن نہ تھی۔

قرآن مجید میں دو ایک خفیف واقعات ایسے مذکور ہوئے ہیں جن سے بعض یہ سمجھتے ہیں کہ آواخر میں آنحضرت اہل کتاب سے بدظن ہو چکے تھے اور آپ کے زاویۂ عاطفت میں تغیر آ گیا تھا اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان واقعات پر بھی سرسری نظر ڈالی جائے۔ ان میں سے ایک سورہ مائدہ کی اُس آیت میں مذکور ہے جس میں عیسائیوں کو کافر کہا گیا ہے۔ وہ آیت یہ ہے لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ۔

ترجمہ۔ "بیشک وہ لوگ بھی کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ خدا تین میں کا ایک ہے" (۵: ۷۷)۔

اگر قرآن مجید نے ایسے جاہل مسیحیوں کو جو تین خدا مانتے ہیں یا خدا کی ذات کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں کافر کہا تو بہت اچھا کیا کیونکہ ہم بھی ان لوگوں کو جو اس قسم کا عقیدہ رکھتے ہیں کافر اور دُور از مسیحیت کہتے ہیں پس آنحضرت صلعم نے ان کو اپنی طرف سے کافر نہیں کہا بلکہ اناجیل کی تعلیم کے مطابق کافر کہا اور سچا کہا۔

دوسرا واقعہ سورۂ مائدہ کی اُس آیت میں ہے جس میں مسلمانوں کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ یہودیوں اور عیسائیوں کو دوست نہ ٹھیرائیں۔ آیت کے الفاظ یہ ہیں۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓی اَوْلِیَآءَ۔ (ترجمہ) "مسلمانوں مت پکڑو یہود اور نصاریٰ کو دوست" (۵: ۵۶)۔ اس آیت سے یہ سمجھنا کہ تمام یہودیوں اور عیسائیوں کے حق میں یہ حکم ہے اسلام کی تاریخ سے ناواقف ہونے کی دلیل ہے

درحقیقت اس آیت میں اُن یہودیوں اور عیسائیوں کی دوستی کی ممانعت کر دی گئی ہے جو
درپردہ بُت پرستوں اور مشرکینِ عرب سے ملے ہوئے تھے اور محض سراغ رسانی
کی غرض سے مسلمانوں سے دوستی گانٹھتے تھے جو ایک نازیبا حرکت تھی۔ اگر یہ ثابت بھی
کیا جاسکے کہ اسلام مسیحیت کے برخلاف ہے تب بھی مسیحیوں کا یہ فرض ہے کہ وہ
بُت پرستوں اور مشرکوں کے بالمقابل اسلام کی مدد کریں کیونکہ اسلام کو جو کچھ بھی سمجھا
جائے آخر وہ مسیحیوں کا ایک فرقہ ہی ہے +

عیسائیوں کو اس واقعہ کو پڑھ کر شرم آنی چاہئے کہ جب روم کی مسیحی سلطنت
اور ایران کی آتش پرست سلطنت کے درمیان لڑائی ہوئی تو عرب کے مشرکین یہ
چاہتے تھے کہ ایرانی غالب ہوں کیونکہ وہ بھی مشرک تھے اُس وقت آنحضرت صلعم مکہ
میں تشریف رکھتے تھے آپ اور کل مسلمان یہ چاہتے تھے کہ مسیحی غالب ہوں کیونکہ
وہ اہلِ کتاب تھے مگر ایرانی غالب ہوئے اور مشرکین کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اس پر
آنحضرت صلعم کی غیرتِ ابراہیمی جوش میں آئی اور مسلمانوں کو بشارت دی کہ ایرانیوں
کی یہ فتح مندی عارضی ہے اور چند سال کے بعد پھر مسیحی غالب ہونگے اور قرآن مجید کی
یہ آیت نازل ہوئی کہ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ
فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ٥ (ترجمہ) "اگرچہ روم والے مغلوب ہو گئے ہیں لیکن چند سال کے
بعد وہ پھر غالب آئینگے" (۳۰ : ۱) نیز فتح الباری۔ ابن جریر۔ اسبابِ نزول۔) +

تیسرا واقعہ جس کی طرف اشارہ کیا جاسکتا ہے۔ سورہ توبہ کی اُس آیت میں
مندرج ہے جس میں یہودیوں کے اُن احبار کو اور عیسائیوں کے ان رُہبانوں کو جو ناجائز
طور پر لوگوں کو لوٹ لیتے تھے بُرا کہا گیا ہے (توبہ ۳۴)۔ اگر وہ درحقیقت ایسے ہی
تھے تو بیشک قابل ملامت تھے۔ اس قسم کے لوگوں کو ملامت کرنے سے یہ
نتیجہ اخذ نہیں کیا جاسکتا ہے کہ کل قوم کو ملامت کی گئی ہے خود ہمارے مخنی نے اس قسم

کے یہودیوں کو تبرّات و مرّات ملامت کی ہے +

تاریخ اسلام کے استقصا کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی جس بات سے آنحضرت صلعم کے برخلاف ہو گئے تھے وہ دعوٰئے نبوّت تھا اور یہودی جس امر سے برگشتہ ہو گئے وہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کی تصدیق تھی۔ اگر آں حضرتؐ یہودیوں کی دلجوئی فرماتے اور حضرت عیسیٰ کی تصدیق نہ فرماتے تو بہت ممکن تھا کہ یہودی آپ پر ایمان لاتے۔ کیونکہ اسلام میں ایک بات بھی ایسی نہیں ہے جو یہودیت کے برخلاف ہو۔ لیکن آنحضرت نے یہودیوں کو حضرت عیسیٰ کی تصدیق نہ کرنے اور مریم صدیقہ کی عصمت کا لحاظ نہ کرنے پر نہایت سختی کے ساتھ زجر و توبیخ فرمائی اگر عیسائیوں نے آپ کے دعوٰئے نبوّت کو تسلیم نہیں کیا تو بہت اچھا کیا۔ لیکن آپ کی مخالفت میں جس طریقہ کو انھوں نے اختیار کیا وہ طریقہ ازبس گمراہ کُن تھا اور انجیل جلیل کے سراسر منافی +

آں حضرتؐ تو یہ کہتے ہوئے آئے کہ آمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلٰی اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَا اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَا اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ ۝

ترجمہ۔ "ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور اس پر جو ہمارے پاس بھیجا گیا اور اس پر بھی جو ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ اور یعقوبؑ اور یعقوب کی اولاد کی طرف بھیجا گیا اور اس پر بھی جو موسٰیؑ اور عیسٰیؑ کو دیا گیا اور اس پر بھی جو کچھ اَور انبیاؑ کو دیا گیا ان کے پروردگار کی طرف سے اس طرح پر کہ ہم اُن میں سے کسی ایک میں بھی تفریق نہیں کرتے اور ہم تو اللہ کے مطیع ہیں" (۲: ۱۳۰) لیکن اہلِ کتاب آپ کے بالمواجہ یہ کہتے تھے کہ "تو جھوٹا ہے۔ تو مفتری ہے۔ تُو پاگل ہے۔ تُو لالچی ہے۔ تُو یہ ہے اور تُو وہ ہے" اور سب سے زیادہ قابلِ نفریں طریقہ جس کو انھوں نے اختیار کیا تھا یہ تھا کہ مشرکین عرب سے مِل جل کر آں حضرتؐ کو ایذائیں پہنچواتے تھے۔ جن کے متعلق بالآخر آنحضرت

نے یہ حکم دیا کہ ان سے مسلمان دوستی نہ کریں۔

عیسائیوں کی اس نازیبا روش کو دیکھ دیکھ کر یقیناً ہر ایک مسلمان کے دل میں عیسائیوں کی طرف سے نفرت و حقارت پیدا ہوئی ہوگی اور اُن حقارت آمیز کلمات کو زہر کے گھونٹ کی طرح پی پی کر رہ جاتے ہونگے۔ کیونکہ آنحضرت کے بالمقابل حضرت عیسیٰ یا کسی دوسرے نبی کو سخت وسُست نہیں کہہ سکتے تھے اگر وہ اس سب وشتم کا معاوضہ سب وشتم سے دیتے تو بالضرور آنحضرت ان کو اسلام سے خارج کرتے یا ان کو سنگسار کرنے یا قتل کرنے کا حکم دیتے۔ لہٰذا اس کے سوائے اور کوئی چارہ نہ تھا کہ وہ اس قسم کے اہل کتاب کو جہاں بھی پائیں وہیں قتل کر دیں۔ اگر یہ معاملہ اس سے آگے نہ بڑھتا تو بھی غنیمت تھی۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ جس امر کا صرف دست و زبان پر مدار تھا اب وہ قلم کی نوک سے کاغذ کے صفحوں پر اس طرح برسنے لگا کہ جو کچھ بھی طرفین کی صلح و سلامتی کے مواد باقی رہ گئے تھے اُن سب کو خس وخاشاک کی طرح فنا کے گھاٹ کی طرف بہا لے گیا۔

خلیفہ ہارون رشید کے عہد میمنت مہد سے لے کر اس وقت تک دونوں فریق کی جانب سے جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں اگر اُن کا استقصا کیا جائے تو یقیناً دنیا میں کوئی ایسا معیوب لفظ نہیں مل سکیگا جو ان کتابوں میں موجود نہ ہو طرفین کے اُن نااہل اور نالائق مباحثین و مناظرین کی بدولت جو تعصب و جہالت کے خباثت آلود مجسّمے ہوتے ہیں آج مسلمانوں اور عیسائیوں کی یہ کیفیت ہے کہ ایک دوسرے کی بیخ کنی میں کوتاہی نہیں کرتے۔

ایک عیسائی جس تلطف اور مدارات کے ساتھ ایک آریہ سے پیش آتا ہے۔ کسی مسلمان کے ساتھ اسی طریق پر ہرگز نہیں مل سکتا ہے یہ جان کر کہ آریوں کے نزدیک مسیحؑ سے بدتر شاید ہی کوئی اور شخص ہو تب بھی وہ ان کے ساتھ بھائی چارہ

جاری رکھنے میں پس و پیش نہیں کرتا ہے۔ بعض ہندو نژاد مسیحیوں کی تو شبانہ روز کوشش ہی یہی ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح مسیحیت کو تہنّد بنائیں۔ دیوالی کے چراغاں کو جو صریحاً ایک بُت پرستانہ رسم ہے اپنے عید ولادت کے ایام میں منانے لگے۔ گرجوں میں بُتوں کے نصب کرنے پر مضامین لکھنے لگے۔ مسیحی ہونے کی بجائے "ہندو مسیحی" نام تجویز کرنے لگے۔ اگر یہی لیل و نہار رہا تو کچھ تعجب نہیں کہ گاندہی ازم کی لہروں میں ہون کُنڈ کے کناروں جا لگیں۔

اسی طرح ایک مسلمان جس تواضع اور خُلق کے ساتھ ایک ہندو سے ملتا ہے اسی انداز سے ایک عیسائی کے ساتھ پیش نہیں آتا یا آنکہ وہ خوب جانتا ہے کہ قرآن مجید میں بُت پرستوں کے ساتھ موالات کرنے اور اس قسم کے دیگر تعلقات رکھنے کی سخت ممانعت ہے۔ تو بھی وہ ہندوؤں سے کسی امر میں پرہیز نہیں کرتا لیکن عیسائیوں سے جن کے ساتھ دوستی کرنے۔ روابط بڑھانے اور موالات کرنے کی تاکید اور اصرار ہے متنفر اور حتّی الامکان دُور رہتا ہے۔ مولانا محمد علی صاحب جو ہندوستان میں مسلمانوں کے ایک مسلمہ لیڈر ہیں بار بار گاندھی جی کو اپنا "سردار" فرما چکے ہیں لیکن مسٹر سی۔ ایف اینڈ ریوز جو گاندھی جی کے مقابل میں ہندوستان کی زیادہ خدمت کر رہے ہیں۔ اور اسلام کے متعلق اعلےٰ سے اعلےٰ مضامین لکھ چکے ہیں محض عیسائی ہونے کے جرم میں کسی ادنےٰ خطاب کے بھی سزاوار نہیں سمجھے جاتے۔

غرضیکہ اس مختصر مگر روح فرسا داستان کے دُہرانے سے میرا مدعا یہ ہے کہ خدا کا وہ وعدہ جس کا اس نے ابراہیمؑ سے ذکر کیا تھا اس وقت تک تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا ہے جب تک کہ عیسائی اور مسلمان گذشتہ اصلوات کہہ کر آیندہ کے لئے باہم صلح نہ کر لیں۔ صلح کرنے سے میرا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے

کہ عیسویت اسلام میں جذب ہو جائے یا اسلام مسیحیت میں محو ہو جائے بلکہ میرے مطلب کی تشریح نہایت واضح الفاظ میں یہ ہے کہ دونوں فریق اُن امور سے احتراز کریں جن سے خواہ مخواہ رنجش پیدا ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کے بزرگوں کا احترام ملحوظ رکھیں۔ جب باہم کسی خاص مسئلہ پر مباحثہ ہو تو اس طرح پر ہو کہ تیسرا شخص یہ سمجھے کہ دو حقیقی بھائی کسی امر کا تصفیہ کر رہے ہیں۔ اگر مباحثہ ہو تو اصول پر ہو فروعات سے قطعاً احتراز کیا جائے۔ اور متفقہ امور پر ایک دوسرے کے دستگیر ہوں یعنے مشرکین اور بُت پرستوں کے بالمقابل اپنے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر یہ کوشش کی جائے کہ اگر وہ کسی طریق پر عیسائی نہیں ہو سکتا ہے تو مسلمانوں کے پاس پہنچایا جائے یا اگر وہ مسلمان نہیں ہو سکتا ہے تو عیسائیوں کے پاس پہنچایا جائے۔ کیونکہ دونوں فریق کے نزدیک بُت پرست رہنے سے بدرجہا بہتر ہے کہ وہ عیسائی یا مسلمان ہو جائے۔

مثلاً ایک آریہ اگر مسیحی ہو جائے تو وہ اعتقاد کے لحاظ سے اسلام کے قریب تر ہو جاتا ہے اسی طرح ایک آریہ کا مسلمان ہو جانا بدرجہا مسیح کے قریب تر ہو جانا ہے۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ:-

(۱) "ایک آریہ جب تک آریت پر قائم رہتا ہے اس کا یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ "پانچ چیزیں یعنے پرمیشور۔ پرکرتی۔ کال (زمانہ) اور آکاش اور نیز جیو ازلی ہیں"
(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۸۳)۔

(۲) "فرشتوں کو نہیں مانتا ہے"۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۲۶ وصفحہ ۶۴۲ وصفحہ ۶۴۹)۔

(۳) "قیامت سے انکار کرتا ہے" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۳۷ وصفحہ ۶۴۸)۔

(۴) "بہشت (آسمانی بادشاہی) کو نہیں مانتا ہے (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۴۸ وصفحہ ۶۴۹)۔

حضرت عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ مانتا ہے کہ:-

(۱) "عیسا ناجائز مولود تھا" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۲۹)+
(۲) "عیسا فریبی تھا" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۳۰)+
(۳) "عیسا جنگلی آدمی تھا" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۳۱)+
(۴) "عیسا کی باتیں جھوٹی تھیں" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۳۲)+
(۵) "عیسا شعبدہ باز تھا" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۳۴)+
(۶) "عیسا شریف آدمی نہیں تھا" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۳۴)+
(۷) "عیسا بے علم تھا" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۳۵)+
(۸) "عیسا علم سے محروم اور بچوں کی سی عقل والا تھا" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۳۶)+
(۹) "عیسا کی خصلت بے علم آدمیوں کی سی تھی" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۳۷)+
(۱۰) "عیسا شیطان تھا" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۴۴)- وغیر ذالک من الخرافات+

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ مانتا ہے کہ:-

(۱) "ابراہیم دروغ گو تھا" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۱۲)+
(۲) "سارہ زانیہ تھی" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۱۴ و صفحہ ۶۱۵)+

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ مانتا ہے کہ:-

(۱) "موسیٰ بدچلن- چور- خونی- دروغ گو تھا" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۲۰)+
(۲) "موسیٰ زناکار تھا" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۲۶)+

تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ مانتا ہے کہ:-

(۱) "عیسائیوں کے تمام ہادیانِ دین موسےٰ سے لیکر جنگلی تھے" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۱۷ و صفحہ ۶۲۰)+

خدا کے متعلق یہ مانتا ہے کہ:-

(۱) "عیسائیوں کے خدا پر لعنت ہونی چاہیئے کیونکہ اس نے جھوٹ بولا اور بہکایا"
(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۰۸)+

(۲) "انجیل کا خدا نہ تو یوگی ہے اور نہ عالم" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۱۰)+

(۳) "انجیل کا خدا حاسد ہے" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۱۲)+

(۴) "انجیل کا خدا جنگلی لوگوں کا سردار تھا" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۱۴)+

(۵) "بائیبل کا خدا ہمہ دان نہیں" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۱۵)+

(۶) "انجیل کا خدا ایک پہاڑی آدمی تھا" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۲۳)+

(۷) "عیسائیوں کا خدا شیطان کا شیطان ہے" (ستیارتھ پرکاش
صفحہ ۶۴۴)+

بائیبل کے متعلق یہ مانتا ہے کہ:-

(۱) "یہ کتاب نہ خدا اور نہ عالم کی بنائی ہوئی ہو سکتی ہے" (ستیارتھ پرکاش
صفحہ ۶۰۹)+

(۲) "جنگلی آدمیوں کی تصنیف ہے" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۱۰)+

(۳) "یہ ظاہر ہو گیا کہ جیسا انجیلی خدا ہے ویسے ہی اُس کے عابد ہیں اور ویسے
اس کی بنائی ہوئی کتاب ہے۔ ایسی کتاب اور ایسا خدا ہم لوگوں سے دُور
رہے تب ہی اچھا ہے" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۲۱)+

(۴) "اس لئے نہ یہ بائیبل خدا کا کلام ہے اور نہ اس کا بیان کردہ خدا سچا خدا
ہے۔ اس کے ماننے والے ہرگز دھرم آتما نہیں ہو سکتے" (ستیارتھ پرکاش
صفحہ ۶۲۵)+

(۵) "یہ صرف فرضی گپوڑے ہانکے ہوئے ہیں" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۲۶) +

(۶) "ایسی عارضی آئین انسان کی گھڑنت ہو سکتی ہے" (ستیارتھ پرکاش ص۶۳۱)

(۷) "یہ سب باتیں بے علموں کی ہیں جو بالکل جنگلی ہوتے ہیں" (ستیارتھ پرکاش ص۶۳۳) +

(۸) "انجیل میں لغو باتیں بھری پڑی ہیں" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۴۵) +

(۹) "بائیبل میں پرانوں سے بڑھ کر لغویات ہیں" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۶۴۷ و ۶۵۳ و صفحہ ۶۵۵) - (توضیح مزید کے لئے ستیارتھ پرکاش کا تیرھواں باب ملاحظہ ہو) +

غرض جس شخص کے عقائدنامہ کا خاکہ سطور بالا میں کھینچا گیا ہے جب مسلمان ہو جائے تو ان تمام عقائد باطلۂ مافوق کو ترک کر کے توبہ کریگا۔ خدا کے متعلق یہ عقیدہ رکھیگا کہ وہ وحدہٗ لاشریک ہے۔ قادر مطلق ہے۔ صرف وہی ازلی و ابدی ہے۔ باقی سب کچھ اس کے مخلوقات اور آفریدہ ہیں (دیکھو اسی کتاب کے باب تخلیق عالم و دلائل ہستی خالق عالم و دلائل توحید و صفات خداوندی)۔ فرشتوں کے وجود پر ایمان لائیگا۔ (دیکھو اسی کتاب کا باب ملائکہ)۔ قیامت حشر و نشر جزا و سزا پر ایمان لائیگا۔ (دیکھو اسی کتاب کا باب قیامت)۔ اور مسیحؑ کے متعلق یہ عقیدہ رکھیگا کہ آپ ایک اولوالعزم پیغمبر تھے معصوم تھے۔ صاحب معجزات تھے۔ مریم صدیقہ کے بطن مبارک سے محض خدا کی قدرت سے بغیر مساس بشری کے پیدا ہوئے۔ اور اس وقت آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور پھر نزول فرما کر دجال لعین کو قتل کرینگے (دیکھو اسی کتاب کا قصہ حضرت عیسیٰ اور میری کتاب عیسےٰ بن مریم کو)۔ انجیل پر یہ ایمان رکھیگا کہ وہ الہامی کتاب ہے۔ سراپا نور ہے۔ اور ہدایت (دیکھو تصحیف التحریف) +

حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ اور کل انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر بعینہٖ وہی ایمان رکھیگا جو ہمارا ہے (دیکھو اسی کتاب کا باب القصص)۔ پوری بائیبل پر ایمان لائیگا اور

اقرار کریگا کہ وہ مُنزل مِنَ اللہ ہے نصیحت ہے نور ہے۔ ہدایت ہے۔ بالجملہ اپنے ایمان کو بدیں الفاظ ظاہر کریگا کہ:۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ۝

یعنے مَیں ایمان لاتا ہوں خدا پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت پر اور اسکے نیکی اور بدی کے اندازہ پر اور موت کے بعد جی اُٹھنے پر" کیا مسلمانوں کا یہ عقیدہ لفظ بہ لفظ بائیبل سے ماخوذ نہیں ہے؟ کیا دُنیا میں کوئی ایسا عیسائی ہے جو عقیدہ مافوق کی صحت سے انکار کر سکے؟ پس اگر ایک آریہ یا کوئی اور مذہب والا عیسائی نہ ہونے کی صورت میں مسلمان ہو جاتے تو وہ بہت کچھ مسیحیت کے قریب ہو جاتا ہے۔ اور اگر ایک مسلمان آریہ یا کچھ اور ہو جاتے تو وہ نہ صرف اسلام سے برگشتہ ہو جاتا ہے بلکہ مسیحیت سے بھی فرسخوں دُور ہو جاتا ہے۔

مَیں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر ہم اس طرح متحد ہو کر تبلیغ کا کام کریں تو وہ زمانہ بہت جلد آئیگا کہ ہم ہندوستان کو حقیقی معنوں میں خداستان دیکھینگے۔ اور ابراہیمؑ کی روح پُر فتوح کو ذروۂ عرش معلّی پر فرحاں وشاداں۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ۔

ہمارا قرآن کی وجہ تصنیف کے بتلانے میں مَیں نے کوئی بات چھپا نہیں رکھی۔ جو کچھ دل ودماغ میں مضمر تھا حرف بحرف سطح کاغذ پر رکھ دیا تاکہ وہ تمام غلط فہمیاں جو طرفین کے دماغ میں ایک دوسرے کی کتاب کے متعلق نقش کالحجر ہو گئی ہیں حرفِ غلط کی طرح مٹ جائیں۔ اور اُن نادان مسلمانوں کی جن کے سر پر یہ وہم سوار ہے کہ صحف مطہرہ بدل گئی ہیں یا ان میں تحریف ہوئی ہے یا کسی اور طرح کا تغیر اور نقص واقع ہو گیا ہے آنکھیں کھل جائیں اور وہ اچھی طرح دیکھ لیں کہ ان کے دعوٰی بے بنیاد کے باوجود صحفِ مطہر کس طرح قرآن مجید کے تمام معتقدات۔ الہیات۔ عبادات۔

معاملات۔ تاریخیات۔ اوامر۔ نواہی۔ محاسن۔ اور مزایا پر حاوی اور محیط ہیں۔ نہ صرف معناً بلکہ لفظاً اور اس کثرت کے ساتھ کہ اگر ہم ان اقتباسات کو جن کو ہم نے مقابلتاً انتخاب کیا ہے اپنا حق کہہ کر قرآن مجید سے علیحدہ کر لیں تو قرآن مجید میں کیا باقی رہیگا؟ یعنے کچھ نہیں پس مسلمانوں کا فرض ہے کہ جس طرح وہ ان کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں اسی طرح ان پر عمل بھی کریں۔ ان کی تلاوت کریں۔ اپنے بچوں کو سکھائیں۔ اور ان کو وہی حق دیں جو قرآن مجید کو دے رہے ہیں ۔

اور یہ کہ وہ مسیحی جو قرآن میں بجز برائیوں کے اور کچھ نہیں دیکھتے ہیں۔ اور جن کے دل اور دماغ بعض نااہل اور مطلب برار مصنفین کی ناز خواہیوں سے ماؤف ہو چکے ہیں قرآن مجید کو سراپا غلط کاریوں کا مجموعہ نہ سمجھیں۔ بلکہ اپنی کتاب کا ایک کامل حصہ سمجھ کر اُس کی عزت کریں اور دونوں باہم شیر و شکر ہو کر آسمانی ملکوت کو پھیلائیں ۔

مجھے اس بات کے اظہار کرنے میں کسی طرح کا تامل نہیں ہے کہ اس کتاب کی تدوین و تالیف میں میں کسی اور کتاب کا منت کش احسان نہیں ہوں اور نہ کسی اور کے خیالات سے ذرہ بھر استفادہ کیا ہے بجز بائیبل مقدس اور قرآن مجید کے میں کسی تیسری کتاب کو جانتا تک نہیں میں اس کتاب کی تالیف میں یہاں تک محتاط رہا ہوں کہ باوجود اس کے کہ اس کتاب میں بیسیوں ایسے مقام ہیں جنکے متعلق مجھے اپنی رائے کا اظہار کرنا چاہیئے۔ وہ امور تنقیح طلب ہیں بے دریغ اپنے خیالات کا اظہار کرنا لازم تھا لیکن میں نے اپنے تمام خیالات کو محفوظ رکھا اس امید پر کہ اگر خدا نے چاہا اور زندگی باقی رہی تو قرآن مجید کی تفسیر میں اپنے خیالات کو بالتفصیل بیان کرونگا اور امور متنازعہ پر شرح و بسط کے ساتھ بحث کرونگا۔ البتہ اس کی تدوین میں میں نے یہ کیا ہے کہ مسلمانوں کی جس جس معتبر و مستند کتاب میں مجھ کو بائیبل مقدس کے جواہر ریزے ملے میں نے ان

کو عنوانات متعلقہ کے ماتحت ان کے حوالجات کے ساتھ درج کیا ہے ۔

سلطان
فتح گڈھ یو۔پی
۷ مئی سنہ ۱۹۲۸ء

فہرست مضامین

فہرست مضامین

فہرست مضامین

فہرست مضامین

فہرست مضامین

ہمہ گفتار معشوق ست قرآنیکہ من دانم

پادری سلطان محمد خان

صحف مطہرہ

(۱) ۔ ابتدا میں خدا نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ (پیدائش ۱:۱) +

(۲) ۔ اور خدا کی رُوح پانیوں پر جنبش کرتی تھی۔ (پیدائش ۱:۲) +

(۳) ۔ اور خدا نے کہا کہ اُجالا ہو اور اُجالا ہو گیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور خدا نے اُجالے کو اندھیرے سے جُدا کیا۔ (پیدائش ۱: ۳-۴) +

(۴) ۔ اور خدا نے اُجالے کو دن کہا اور اندھیرے کو رات کہا (پیدائش ۱:۵) +

(۵) ۔ اور خدا نے کہا پانیوں کے بیچ فضا ہو اور پانیوں کو پانیوں سے جُدا کرے۔ تب خدا نے فضا کو بنایا اور فضا کے نیچے کے پانیوں کو فضا کے اُوپر کے پانیوں سے جُدا کیا۔ اور خدا نے فضا کو آسمان کہا۔ (پیدائش ۱: ۶-۸) +

(۶) ۔ تب زمین نے گھاس اور نباتات کو جو اپنی اپنی جنس کے موافق بیج رکھتیں

قرآن مجید

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ۔

ترجمہ سب تعریف کا سزاوار اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔
(۶:۱) *

(۲) وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ۔

ترجمہ اور خدا کا عرش پانی پر تھا (۱۱:۱۱) *

(۳) وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ۔

ترجمہ اور خدا نے اندھیرے اور اُجالے کو پیدا کیا (۶:۱) *

(۴) وَجَعَلْنَا الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اٰيَتَيْنِ۔

ترجمہ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشان بنایا (۱۷:۱۲) *

(۵) اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ۔

ترجمہ بیشک زمین و آسمان دونو ایک گٹھڑی تھے۔ پھر ہم نے اُن کو جُدا جُدا کر دیا۔ اور ہم نے پانی سے ہر ایک چیز کو زندہ کیا۔ (۲۱:۳۱) *

ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ وَهِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَاۤ اَتَيْنَا طَآىِٕعِيْنَ۔

ترجمہ پھر متوجہ ہُوا آسمان کی طرف اور وہ دھواں ہے۔ پھر کہا اس کو اور زمین کو کہ آؤ خوشی سے یا ناخوشی سے۔ کہا دونو نے کہ ہم آئے خوشی سے
(۴۱:۱۰) *

(۶) وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْزُوْنٍ وَ

صحف مطہرہ

اور درختوں کو جو پھل لاتے ہیں جن کے بیج ان کی جنس کے موافق ان میں ہیں اُگایا (پیدائش ۱ : ۱۲) +

(۷) اور خدا نے کہا کہ آسمان کی فضا میں نیّر ہوں کہ دن اور رات میں فرق کریں: اور وہ نشانوں اور زمانوں اور دنوں اور برسوں کے باعث ہوں۔ اور وہ آسمان کی فضا میں انوار کے لئے ہوں کہ زمین پر روشنی بخشیں اور ایسا ہی ہو گیا۔

سو خدا نے دو بڑے نیّر بنائے ایک نیّرِ اعظم جو دن پر حکومت کرے اور ایک نیّرِ اصغر جو رات پر حکومت کرے اور ستاروں کو بھی بنایا (پیدائش ۱: ۱۴-۱۶) +

اس نے چاند کو وقت کی تعداد کے لئے بنایا ہے (زبور ۱۰۴: ۱۹) +

قرآن مجید

جَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ۔

ترجمہ اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور ڈالا ہم نے اس پر بوجھ اور اُگائی ہم نے اس میں ہر چیز اندازہ کی اور بنادی تم کو اس میں روزیاں اور جن کو تم نہیں روزی دیتے۔ (۱۵ آیت ۱۹)۔

(۷) هُوَ الَّذِي جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاءً وَالْقَمَرَ نُورًا وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ۔

ترجمہ وہی خدا ہے جس نے بنایا سورج کو روشنی اور چاند کو منور اور ٹھہرائیں اس کو منزلیں تاکہ پہچانو گنتی برسوں کی اور حساب۔ (یونس ۱۰ آیت ۳)

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ۔

ترجمہ اور اسی نے بنا دئے تم کو تارے تاکہ راہ پاؤ ان کے ذریعہ سے اندھیروں میں جنگل اور دریا کے ہم نے کھول کر بتائیں نشانیاں ان لوگوں کو جو جانتے ہیں۔ (انعام ۶۔ آیت ۹۷)

تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِيرًا۔

ترجمہ بڑی برکت ہے اس کی جس نے بنائے آسمان میں برج اور رکھا اس میں چراغ اور چاند اُجالا کرنے والا۔ (الفرقان ۲۵۔ آیت ۶۲)

وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا۔

ترجمہ اور بنایا چاند کو ان میں اُجالا اور بنایا سورج کو چراغ روشن (نوح ۷۱۔ ۱۵)

صحف مطہرہ

(۸) اور خدا نے سب پر جو اس نے بنایا تھا نظر کی اور دیکھا کہ بہت اچھا ہے۔ سو شام اور صبح چھٹواں دن ہُوا (پیدائش ۱: ۳۱) ❖

قرآن مجید

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ ۔

ترجمہ اور ہم نے رونق دی دنیا کے آسمان کو چراغوں سے (الملک آیت ۵)

(۸) اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۔

ترجمہ اللہ ہی ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور جو اُن کے بیچ میں سے چھ دن میں (الفرقان ۲۵-آیت ۵۹)

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِيْۤ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ۝ فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝

ترجمہ کہہ دو کیا تم اس خدا کو نہیں مانتے جس نے دو دن میں زمین بنائی اور تم اس کے شریک ٹھیراتے ہو۔ وہ تو سارے جہان کا مالک ہے اور اس میں بڑے بڑے پہاڑ بنائے اور اس میں برکت رکھی اور وہاں کے رہنے والوں کی خوراک کا بندوبست کیا یہ سب چار دن میں ہُوا ٹھیک پوچھنے والوں کے لئے۔ پھر آسمان کی طرف متوجہ ہُوا وہ دھوآں تھا اور آسمان اور زمین سے کہا خوشی سے یا ناخوشی سے آؤ کہا ہم خوشی سے آئے۔ پھر دو دن میں سات آسمان بنائے اور ہر

صحف مطہرہ

قرآن مجید

ایک آسمان میں جو کام کرنا تھا کیا اور ہم نے دُنیا کے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا اور اس کی حفاظت کی یہ انتظام خدا کا ہے جو زبردست ہے علم والا۔ (۴۱: ۸-۱۱) *

وَعن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدی فقال خلق اللہ التربۃ یوم السبت وخلق فیھا الجبال یوم الاحد وخلق الشجر یوم الاثنین وخلق المکروہ یوم الثلثاء وخلق النور یوم الاربعاء وبث فیھا الدواب یوم الخمیس وخلق آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد العصر من یوم الجمعۃ فی آخر الخلق۔

ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آں حضرت صلعم نے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا کہ خدا نے مٹی (زمین) کو ہفتہ کے روز پیدا کیا۔ اور اس میں پہاڑوں کو اتوار کے دن پیدا کیا اور درخت پیر کے دن پیدا کئے اور بُری چیزوں کو منگل کے دن پیدا کیا اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کو جانوروں کو زمین میں پھیلایا اور آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد پیدا کیا۔ یہ سب سے آخری مخلوقات میں سے ہیں تلخیص الصحاح جلد دوم صفحہ ۲۲۴*

صحف مطہرہ

(۱) - جب میں تیرے آسمانوں پر جو تیری دست کاریاں ہیں دھیان کرتا ہوں اور چاند اور ستاروں پر جو تُو نے بنائے (زبور ۸ : ۳) +
اے خدا تیری صنعتیں کیا ہی بہت ہیں تُو نے ان سب کو حکمت سے بنایا (زبور ۱۰۴ : ۲۴) +

(۲) - زمین خداوند کی ہے اور اس کی معموری بھی جہان اور اُس کے سارے باشندے اس کے ہیں (زبور ۲۴ : ۱) +

(۳) - خداوند کے کلام سے آسمان بنے اور ان کے سارے لشکر اُس کے منہ کے دم سے۔ اُس نے کہا اور وہ ہو گیا۔ اُس نے فرمایا اور وہ برپا ہُوا (زبور ۳۳ : ۶ - ۹) +

(۴) - وہ نور کو پوشاک کی مانند پہنتا ہے اور آسمانوں کو پردے کی مانند پھیلاتا ہے۔ وہ اپنے بالاخانوں کو پانیوں میں بناتا ہے اور بدلیوں کو اپنی رتھ ٹھیراتا ہے۔ اور ہوا کے بازوؤں پر وہ سیر کرتا ہے۔ وہ اپنے فرشتوں کو رُوحیں بناتا ہے اور اپنے خدمت گزاروں کو آگ کا شعلہ۔ اُس نے زمین کو اُس کی بنیادوں پر بنایا کہ اُسے کبھی ابدالآباد جنبش نہیں۔ تُو نے اُس کو گہراؤ سے ایسا ڈھانپا جیسے لباس سے اور پانی پہاڑوں کے اوپر کھڑے تھے۔ وہ تیری گھُڑکی سے بھاگے اور تیری گرجنے والی آواز سے گریزاں ہوئے۔ پہاڑوں پر چڑھتے ہیں وہ وادیوں میں اُس جگہ

قرآن مجید

(۱) اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا۔

ترجمہ۔ وہ جو یاد کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر اور زمین و آسمان کی پیدائش میں فکر کرتے ہیں (تو دعا کرتے ہیں) کہ اے رب تو نے یہ عبث نہیں بنایا (۳ : ۱۸۸) ٭

(۲) وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَکَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلًا ہ

ترجمہ۔ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمان اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ کافی وکیل ہے۔ (۴ : ۱۳۱) ٭

(۳) بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَضٰٓی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ

ترجمہ خدا موجد ہے آسمانوں اور زمین کا اور جب کسی کام کو پورا کرنا چاہتا ہے تو اس سے کہتا ہے کہ ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے۔ (۲ : ۱۱۱) ٭

(۴) وَجَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ بِہِمْ وَجَعَلْنَا فِیْہَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّہُمْ یَہْتَدُوْنَ ہ

ترجمہ۔ اور ہم نے زمین پر بڑے بڑے پہاڑ گاڑ دئے تاکہ اُس کو جنبش نہ ہو اور زمین پر بڑے بڑے راستے بنائے تاکہ لوگ راہ پائیں۔

(۲۱ : ۳۲) ٭

اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ کَیْفَ خُلِقَتْ ہ وَاِلَی السَّمَآءِ کَیْفَ رُفِعَتْ وَاِلَی الْجِبَالِ کَیْفَ نُصِبَتْ ہ وَاِلَی الْاَرْضِ کَیْفَ سُطِحَتْ ہ

ترجمہ کیا لوگ نہیں دیکھتے ہیں بادلوں کو کیسے بنائے گئے ہیں اور

صحف مطہرہ

کے بیچ جو تُو نے اُن کے لئے بنائی اُتر جاتے ہیں۔ تُو نے ایک حد
باندھی ہے اُس سے وہ گزرتے نہیں اور زمین کو پھر چھپانے کے
لئے نہیں آتے۔ وہ چشموں کو جاری کر کے ندیوں میں بھیجتا وہ پہاڑوں
کے بیچ بہتی ہیں اور وہ میدان کے ہر ایک چوپائے کو پانی دیتی ہیں۔
گورخر بھی اُس سے اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔ اُن کے آس پاس ہوائی
پرندے بسیرے لیتے ہیں۔ وہ ڈال ڈال چہچہاتے ہیں۔ وہ اپنے
بالاخانوں سے پہاڑوں کو سیراب کرتا ہے۔ تیری صنعتوں کے پھلوں
سے زمین آسودہ ہے چوپایوں کے لئے گھاس اور انسان کی خدمت
کے لئے سبزی وہی اُگاتا ہے۔ تاکہ وہ زمین سے خوراک پیدا کرے
اور مے جو انسان کے دل کو خوش کرتی ہے اور روغن سے زیادہ
چہرے کو چمکاتی ہے اور روٹی جو انسان کے دل کو توانائی بخشتی ہے۔
خداوند کے درخت تری سے سیر ہیں لبنان کے دیودار جو اُس نے
لگائے جن میں پرندے آشیانے بناتے ہیں۔ اور لکلک جو ہے
سرو کے درختوں میں اُس کا گھر ہے۔ اور اُونچے پہاڑ کوہی بکروں
کے لئے ہیں۔ اور چٹان جنگلی خرگوشوں کی پناہ کے لئے۔ اُس نے
چاند کو وقت کی تعداد کے لئے بنایا اور آفتاب اپنے غروب کی جگہ جان
رکھتا ہے۔ تو اندھیرا کرتا اور رات ہوتی جس میں سارے جنگلی حیوان سیر
کرتے ہیں۔ شیر بچے اپنے شکار کے لئے گرجتے ہیں۔ اور خدا سے
اپنی خوراک مانگتے ہیں۔ آفتاب نکلتے ہی وہ جمع ہوتے ہیں اور اپنی ماندوں

قرآن مجید

آسمان کو کہ کیسا بلند کیا گیا ہے اور پہاڑوں کو کہ کیسے کھڑے کئے گئے ہیں اور زمین کو کہ کیسی بچھائی گئی ہے ۔ (۸۸ : ۱۷-۱۹) *

وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ اَحْیَیْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ یَاْكُلُوْنَ وَجَعَلْنَا فِیْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِیْهَا مِنَ الْعُیُوْنِ لِیَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ اَیْدِیْهِمْ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ۝ سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ اور ایک نشانی اُن کے لئے مُردہ زمین ہے ہم نے اُس کو زندہ کیا اور ہم نے اس سے غلے نکالے جن میں سے لوگ کھاتے ہیں۔ اور ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغ لگائے اور اس میں چشمے جاری کئے تاکہ لوگ اس کے پھلوں سے کھائیں حالانکہ اس کو ان کے ہاتھوں نے نہیں بنایا سو کیا اب بھی شکر نہیں کرتے؟ پاک ذات ہے جس نے تمام متقابل قسموں کو پیدا کیا نباتات زمین سے اور خود ان میں سے بھی اور ان چیزوں میں سے جن کو وہ نہیں جانتے۔

(۳۶ : ۳۲-۳۵) *

هُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ اِنَّ فِی اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَّقُوْنَ

ترجمہ وہی خدا ہے جس نے آفتاب کو چمکتا بنایا اور چاند کو روشن اور چاند کی

صحفِ مطہرہ

میں لیٹ جاتے ہیں۔ انسان اپنے کاروبار کے لئے باہر نکلتا ہے اور شام تک اپنی محنت کے لئے۔ اے خداوند تیری صنعتیں کیا ہی بہت ہیں! (زبور ۱۰۴: ۳ — ۲۴)

اور تو روئے زمین کو از سرِ نو آراستہ کرتا ہے۔ (زبور ۱۰۴: ۳۰)

(۵) پھر یہ ایسا بڑا اور چوڑا سمندر ہے جس میں بے شمار چلنے والے چھوٹے بڑے جانور موجود ہیں۔ اس میں جہاز رواں ہیں۔ اور وہ لِویاتان بھی جو تُو نے بنایا تاکہ اس میں کھیلتا پھرے۔ (زبور ۱۰۴: ۲۵-۲۶)

اور تو روئے زمین کو از سرِ نو آراستہ کرتا ہے (زبور ۱۰۴: ۳۰)

جو آسمان پر بدلیوں کا پردہ ڈالتا ہے۔ جو زمین کے لئے مینہ تیار کرتا ہے۔ جو پہاڑوں پر گھاس اُگاتا ہے۔ جو بہائم کو روزی دیتا ہے۔ (زبور ۱۴۷: ۸-۹)

بخارات زمین کی اطراف سے وہی اُٹھاتا ہے اور بجلی مینہ کے ساتھ بناتا ہے اور ہوا کو اپنے مخزنوں سے نکال لاتا ہے۔ (زبور ۱۳۵: ۷)

اُسی نے اپنی قدرت سے دُنیا کو بنایا ہے۔ اُسی نے اپنی حکمت سے جہان کو قائم کیا ہے۔ اور اپنی عقلمندی سے آسمانوں کو پھیلایا ہے۔ جس وقت وہ اپنی آواز نکالتا ہے۔ آسمانوں میں پانیوں کی افراط ہوتی ہے۔ اور وہ زمین کی سرحدوں سے بخارات اُٹھاتا ہے۔ وہ مینہ کے ساتھ بجلی کو بھی بناتا اور ہوا کو اپنے خزانوں سے نکالتا ہے۔ (یرمیاہ ۱۰: ۱۲-۱۳)

قرآن مجید

منزلیں مقرر کیں اس لئے کہ تم سالوں کا شمار اور حساب کرو اللہ نے یہ سب حکمت سے بنایا ہے اور سمجھنے والوں کے لئے نشانیاں بیان کرتا ہے۔ بیشک جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں ان کے لئے رات اور دن کے آگے پیچھے آنے جانے میں اور اللہ نے جو چیزیں آسمان اور زمین میں بنائی ہیں ان میں نشانیاں ہیں۔ (۱۰: ۵-۶)

(۵) وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ○

ترجمہ اور جہازوں میں جو سمندر میں چلتے پھرتے ہیں انسانوں کے نفع کی چیزیں لے کر۔ اور بارش میں جس کو اللہ نے آسمانوں سے برسایا۔ پھر اس سے زمین کو تر و تازہ کیا اس کے خشک ہونے کے بعد۔ اور ہر قسم کے حیوانات اس میں پھیلا دیئے۔ اور ابر میں جو زمین و آسمان میں مقید رہتا ہے دلائل ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل رکھتے ہیں۔ (۲: ۱۵۹)

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْأَنْهَارَ ○ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ○ وَآتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ

صحف مطہرہ

تب خدا نے ایوب کو بگولے میں سے جواب دیا ...... کیا تُو برف کے مخزنوں میں داخل ہؤا ہے ؟ یا اولوں کے خزانوں کو دیکھا ہے کس طریق سے روشنی بانٹی گئی ہے جس کے سبب سے زمین پر پوربی ہوا چلتی ہے ؟۔ کس نے بارش کے سیلابوں کے لئے نالیاں اور رعد اور برق کے لئے راہ مقرر کی کہ زمین پر برسائے جہاں انسان نہیں اور بیابان میں جہاں آدمی نہیں۔ کہ ویران اور سنسان مکان کو سیراب کریں اور سبزے میں کلیاں جمائے۔ کیا باراں کا کوئی باپ ہے ؟ یا اُس کی بوندوں کو کس نے تولد کیا ہے ؟ کس کے بطن سے یخ نکلا ہے اور آسمان کا پالا کس نے پیدا کیا ہے ؟ پانی اپنے تئیں گویا پتھر کے نیچے چھپاتے ہیں اور موجوں کی سطح بستہ ہو جاتی ہے۔ کیا تُو نے ہفت ستاروں کی بندوں کو لگایا ہے یا جبار کا بندھن کھول سکتا ہے ؟۔ کیا تجھ میں قدرت ہے کہ منطقۃ البروج کو ایک ایک اُس کے موسم پر پیش کرے ؟۔ اور کیا تُو نبات النعش کو اس کے بیٹوں سمیت راہ پر چلا سکتا ہے کیا تو افلاک کے قانونوں کو جانتا ہے کیا تُو نے اُن کا اقتدار زمین پر جاری کیا ہے ؟ کیا تُو بدلیوں کو پکار سکتا ہے کہ کثرتِ بارش آ کے تجھے چھپا لے ۔ کیا تُو بجلیوں کو بھیج سکتا ہے کہ وہ روانہ ہوں اور پھر وہ تجھے کہیں کہ دیکھ ہم حاضر ہیں ؟ کس نے گُردوں کے اندر خرد رکھی ؟ یا کس نے دل کو فہمید عطا کی ؟ کون اپنی دانش سے بادلوں کو گن سکتا ہے ؟ یا کون آسمانی مشکوں کا پانی انڈیل سکتا ہے۔ جب دھول گل کے کیچڑ ہو جاتی ہے

قرآن مجید

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ ۝

ترجمہ اللہ وہ ہے جس نے بنائے آسمان اور زمین۔ اور اُتارا آسمان سے پانی پھر اس سے نکالے میوے تمہاری روزی۔ اور کام کے لئے دی تمہیں کشتی کہ چلے دریا میں اس کے حکم سے اور کام میں دی تمہارے ندیاں اور کام میں لگائے تمہارے آفتاب اور ماہتاب ایک دستور پر۔ اور کام میں لگائے تمہارے رات اور دن۔

اور دیا تم کو ہر چیز میں سے جو تم نے مانگی اور اگر تم گنو احسان اللہ کے تو نہ گن سکو گے۔ بیشک انسان بڑا بے انصاف اور ناشکر گزار ہے۔ (۱۴: ۳۲-۳۴)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یُزْجِیْ سَحَابًا ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیْنَہٗ ثُمَّ یَجْعَلُہٗ رُکَامًا فَتَرَی الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِہٖ وَیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِیْھَا مِنْ بَرَدٍ فَیُصِیْبُ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَصْرِفُہٗ عَنْ مَّنْ یَّشَآءُ یَکَادُ سَنَا بَرْقِہٖ یَذْھَبُ بِالْاَبْصَارِ ۝ یُقَلِّبُ اللّٰہُ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ۝

ترجمہ۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہانک لاتا ہے بادل پھر ان کو ملاتا ہے پھر ان کو تہ بہ تہ رکھتا ہے پھر اس کے بیچ سے مینہ نکلتا ہے اور اُتارتا ہے آسمان سے اولوں کے پہاڑ۔ پھر جس پر چاہتا ہے ڈالتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بچاتا ہے۔ اس کی بجلی کی کوند سے آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔

اللہ رات اور دن کو باہم بدلتا ہے جس میں صاحبانِ بصیرت کے لئے جائے غور ہے (۲۴: ۴۳-۴۴)

صحف مطہرہ

اور ڈھیلے لپٹ جاتے ہیں؟ کیا تو شیرنی کے لئے شکار ماریگا؟ یا شیر بچوں کا پیٹ بھر دیگا جب وہ غاروں میں جھکے ہوئے رہتے ہیں اور ماندوں کے بیچ گھات میں دبک بیٹھتے ہیں؟ کون جنگلی کوے کی غذا تیار کرتا؟ جس وقت اُس کے بچے خدا سے فریاد کرتے ہیں اور خوراک کی محتاجی سے بھٹکتے پھرتے ہیں (ایوب ۳۸: ۱و۲۲-۴۱)+

اُس زندہ خدا کی طرف پھرو جس نے آسمان اور زمین اور سمندر او جو کچھ اُن میں ہے پیدا کیا۔ اُس نے اگلے زمانے میں سب قوموں کو اپنی اپنی راہ چلنے دیا تاہم اُس نے اپنے آپ کو بے گواہ نہ چھوڑا چنانچہ اُس نے مہربانیاں کیں اور آسمان سے تمہارے لئے پانی برسایا اور بڑی بڑی پیداوار کے موسم عطا کئے اور تمہارے دلوں کو خوراک اور خوشی سے بھر دیا۔ (اعمال ۱۴: ۱۵-۱۷)+

خداوند یوں کہتا ہے۔ وہ جس نے دن کی روشنی کے لئے سورج کو مقرر کیا ہے۔ اور جس نے رات کی روشنی کے لئے چاند اور ستاروں کا نظام کر دیا ہے جو سمندر کو تھما دیتا ہے جس وقت اُس کی لہریں شور کرتی ہوں۔ اُس کا نام ربّ الافواج ہے۔ (یرمیاہ ۳۱: ۳۵)+

قرآن مجید

خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ

ترجمہ جس نے بنادیا تم کو زمین بچھونا اور آسمان عمارت اور اُتارا آسمان سے پانی پھر نکالے اس سے میوے کھانا تمہارا۔ (۲ : ۲۰)

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ ۝ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ۝ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِيْنَ ۝ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ۝

ترجمہ

اور تحقیق ہم نے آسمان میں بُرج بنائے اور دیکھنے والوں کے لئے آسمان کو ستاروں سے آراستہ کیا۔

اور ہم نے زمین کو پھیلایا اور اس میں بڑے بڑے پہاڑ رکھے اور ہر چیز اس میں اندازہ سے اُگائی۔ اور زمین میں ہم نے تمہارے گذارے کے سامان بنائے اور اُن کے لئے جن کو تم خوراک نہیں دیتے۔

اور کوئی چیز ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں اور ہم ایک مقررہ اندازے سے اس کو اُتارتے ہیں۔ اور ہم نے پانی بھری

صحفِ مطہرہ

(۶) مَیں ہی مارتا ہوں اور مَیں ہی جلاتا ہوں۔ (استثنا۔ ۳۲ : ۳۹) ✣

(۷)۔ آسمان خدا کا جلال بیان کرتے ہیں اور فضا اس کی دستکاری دکھلاتی ہے۔ ایک دن دوسرے دن سے باتیں کرتا ہے اور ایک رات دوسری رات کو معرفت بخشتی ہے۔ اُن کی کوئی لغت اور زبان نہیں ان کی آواز سُنی نہیں جاتی۔ پر ساری زمین میں ان کی تار گونجتی ہے۔ اور دُنیا کے کناروں تک اُن کا کلام پہنچا ہے۔ (زبور ۱۹ : ۱-۴) ✣

قرآن مجید

ہوائیں چلائیں۔ پھر ہم نے آسمان سے پانی برسایا اور تم کو وہ پانی پلایا اور تم اس کو روک بھی نہیں سکے۔ (۱۵: ۱۷ و ۲۰-۲۲) ✦

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ۝ لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝

ترجمہ۔ اور آفتاب اپنے مقرر ٹھکانے تک روز چلتا رہتا ہے ـــ یہ اندازہ بڑے غالب بڑے علم والے کا ہے۔ اور چاند کے لئے بھی ہم نے منزلیں مقرر کی ہیں یہاں تک کہ پتلی شاخ کی مانند دکھائی دیتا ہے۔ نہ تو آفتاب چاند کو دبا لیتا ہے اور نہ رات دن پر سبقت کر سکتی ہے اور سب آسمان میں تیرتے رہتے ہیں۔ (۳۶: ۳۷-۴۰) ✦

(۶) وَإِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ ـ

ترجمہ۔ تحقیق ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں۔ (۱۵: ۲۳) ✦

(۷) تُسَبِّحُ لَهُ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَالْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ ۚ وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ ۗ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ۝

ترجمہ۔ ساتوں آسمان اور زمین اور جو اُن میں ہیں سب اُس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی تعریف پاکی کے ساتھ نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے۔ بے شک وہ حلیم و غفور ہے (۱۷: ۴۶) ✦

صحف مطہرہ

(۱) سُن لے اے اسرائیل خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہے۔(استثنا ۶: ۴) +
خداوند خداوند خدا رحیم ورحمٰن قہر میں دھیما اور ربّ الفیض والوفا (خروج ۳۴: ۶)+

(۲)-اب دیکھو کہ میں ہاں میں ہی وہ ہوں اور کوئی معبود میرے ساتھ نہیں (استثنا ۳۲: ۳۹)+
کہ میں اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھاتا ہوں اور کہتا ہوں کہ میں زندہ ہوں۔ (استثنا ۳۲: ۴۰)+
کہ شریروں کے بازو توڑے جائینگے پر خداوند صادقوں کا تھامنے والا ہے۔ (زبور ۳۷: ۱۷)+

(۳)-تو تیرے درمیان کوئی دوسرا معبود نہ ہو۔ تو کسی اجنبی معبود کو سجدہ نہ کرنا۔ (زبور ۸۱: ۹)+

(۴)-معبودوں کے درمیان اے خداوند تجھ سا کوئی نہیں اور تیری سی صنعتیں کہیں نہیں۔ اے خداوند ساری قومیں جنہیں تُو نے خلق کیا آئینگی اور تیرے آگے سجدہ کرینگی اور تیرے نام کی بزرگی کرینگی۔ کہ تُو بزرگ ہے اور عجائب کام کرتا ہے۔ تُو ہی اکیلا خدا ہے۔ (زبور ۸۶: ۸-۱۰)+

(۵)-تم کسی دوسرے خدا کی پرستش نہ کرو۔ کہ خداوند جس کا نام غیّور ہے وہ خدائے غیّور ہے۔ (خروج ۳۴: ۱۴)+
اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی عبادت کر۔(متی ۴: ۱۰)+

قرآن مجید

(۱) وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝

ترجمہ۔ تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے۔ اس کے سوائے اور کوئی خدا نہیں۔ وہی رحمٰن اور رحیم ہے۔ (۲: ۱۵۸)

(۲) الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝

ترجمہ۔ اللہ کے سوائے کوئی معبود نہیں جو زندہ اور تھامنے والا ہے (۳: ۱)

(۳) فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ۔ پس اللہ کے ساتھ شریک مت بناؤ حالانکہ تم جانتے ہو (۲: ۲۰)

(۴) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

ترجمہ۔ خود خدا اور اس کے فرشتے اور اہل علم سب گواہی دیتے ہیں کہ خدا ایک ہے اُس کے سوائے اور کوئی نہیں سب پر غالب اور حکمت والا ہے۔ (۳: ۱۶)

(۵) وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا۔

ترجمہ۔ صرف خدا کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت بناؤ۔ (۴: ۴۰)

صحف مطہرہ

(۶)۔ مَیں ہی خداوند ہوں اور کوئی نہیں۔ میرے سوا کوئی خدا نہیں۔ مَیں نے تیری کمر باندھی اگرچہ تُو نے مجھے نہ پہچانا۔ (یشعیاہ ۴۵ : ۵)+
کہ میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ صادق القول اور نجات دینے والا خدا میرے سوا کوئی نہیں۔ میری طرف رجوع لاؤ تاکہ تم نجات پاؤ اَے زمین کے کناروں کے سارے رہنے والو۔ کہ میں خدا ہوں اور میرے سوا کوئی نہیں۔ (یشعیاہ ۴۵ : ۲۲)+

(۷)۔ خداوند یوں فرماتا ہے کہ یہوداہ کے تین گناہوں کے لئے بلکہ چار کے سبب مَیں اُس سے دست بردار نہ ہونگا۔ اس لئے کہ اُنہوں نے خداوند کی شریعت کو حقیر جانا۔ اور اُس کے حکموں کو حفظ نہیں کیا۔ اور اُن کے جھوٹے معبودوں نے جن کی پیروی ان کے باپ دادوں نے کی ان کو گمراہ کیا ہے۔ (عاموس ۲ : ۴-۵)+

قرآن مجید

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ۔

ترجمہ۔ تیرے رب کا قطعی فیصلہ ہے کہ اُس کے سوائے کسی کی عبادت نہ ہو۔ (۱۷ : ۲۴) +

(۶) فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔

ترجمہ۔ پس تمہارا معبود ایک ہی ہے۔ (۲۲ : ۳۵) +

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ۔

ترجمہ۔ پس تُو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو مت پکار۔ ورنہ تجھے عذاب ہوگا۔

(۲۶ : ۲۱۳) +

(۷) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۝

ترجمہ۔ بیشک خدا شرک نہیں بخشیگا اور اس کے سوائے جس کو چاہیگا بخشیگا+ جو شخص خدا کا شریک بناتا ہے وہ سخت گمراہی میں ہے۔

(۴ : ۱۱۶) +

صحف مطہرہ

(۱) - وہ جو جہازوں میں سمندر کی سیر کرتے ہیں - وہ جو بڑے پانیوں پر جیا کے کاروبار کرتے ہیں - وہ ہی خداوند کے کاموں کو اور گہراؤ میں اس کے عجائب کو دیکھتے ہیں - کیونکہ وہ حکم کرتا ہے اور طوفانی ہوا اُٹھتی ہے جو اس کی موجوں کو بلند کرتی ہے - وہ آسمان پر چڑھتے ہیں - پھر گہراؤ میں اُترتے ہیں - ان کی جانیں پریشانی سے پگھل جاتی ہیں - وہ بدمست کی طرح ڈگمگاتے اور لڑکھڑاتے ہیں - اُن کے حواس بالکل اُڑ گئے ہیں - سو وہ اپنی تنگی میں خداوند کو پکارتے ہیں - اور وہ ان کی مصیبتوں سے انہیں چھڑاتا - وہ آندھی کو تھما دیتا ہے ایسا کہ اس کی موجیں قرار پکڑتی ہیں - تب وہ خوش ہوتے ہیں کہ اُنہیں چین ملا - سو ہی اُن کو جس بندر میں وہ جایا چاہتے ہیں لے پہنچاتا ہے - چاہیئے کہ وہ خداوند کے آگے اس کی رحمت کی اور بنی آدم کے آگے اُس کے عجائب کاموں کی ستائش کریں!

(زبور ۱۰۷ : ۲۳-۳۱) ✣

اس نے زمین کو اس کی بنیادوں پر بنایا کہ اسے کبھی ابدالآباد جنبش نہیں -

(زبور ۱۰۴ : ۵) ✣

وہ بیابان کو جھیل اور خشک زمین کو چشمے بناتا ہے - وہاں وہ بھوکوں کو بساتا ہے تاکہ وہ رہنے کے لئے شہر تیار کریں - اور کھیتی کریں اور انگوروں کے باغ لگائیں جن سے افزائش کے پھل حاصل ہوں

(زبور ۱۰۷ : ۳۵-۳۷) ✣

خداوند یوں کہتا ہے - وہ جس نے دن کی روشنی کے لئے سورج کو مقرر کیا

قرآن مجید

(۱) وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا
مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا
مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَأَلْقَىٰ فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ
تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ
هُمْ يَهْتَدُونَ ۝ أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝
وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ
رَحِيمٌ ۝ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۝ وَالَّذِينَ
يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ
أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۝

ترجمہ

وہی خدا ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کر رکھا ہے تاکہ تم اس سے ترو تازہ گوشت کھاؤ اور اس سے زیورات نکال کر پہنتے ہو اور تو اس میں جہازوں کو چیرتے ہوئے چلتے دیکھتا ہے۔ تاکہ تم اُس کے فضل سے بہرہ یاب ہو اور شکر گزار۔

اور زمین میں بڑے بڑے پہاڑ گاڑ دیئے تاکہ تمکو لے نہ کرے اور نہریں اور راستے بنائے ہیں تاکہ تم راستہ پاؤ۔ اور بہت سی نشانیاں بنائیں اور تاروں سے بھی لوگ راستہ معلوم کرتے ہیں۔

پس کیا جو پیدا کرتا ہے اُس جیسا ہوتا ہے جو پیدا نہیں کر سکتا ہے؟ پھر کیا تم نہیں سمجھتے؟

صحف مطہرہ

ہے۔ اور جس نے رات کی روشنی کے لئے چاند اور ستاروں کا نظام کر دیا جو سمندر کو تھما دیتا ہے جب وقت اُس کی لہریں شور کرتی ہوں اُس کا نام رب الافواج ہے۔ (یرمیاہ ۳۱ : ۳۵)*

تم اُن سے اِس طرح کہو کہ جن معبودوں نے آسمان اور زمین کو نہیں بنایا زمین پر سے اور اِس آسمان کے نیچے سے نیست ہو جائیں گے۔ (یرمیاہ ۱۰ : ۱۱)*

اُن سے مت ڈرو کیونکہ اُن میں ضرر پہنچانے کی سکت نہیں اور نہ اُن میں قوت ہے کہ فائدہ بخشیں۔ (یرمیاہ ۱۰ : ۵)*

بتاؤ کہ آگے کو کیا ہوگا تاکہ ہم جانیں کہ تم اِلٰہ ہو۔ ہاں بھلا یا بُرا کچھ تو کرو۔ تاکہ ہم ڈریں اور ایک ساتھ گھبرائیں۔ سو دیکھو تم ناچیز سے بدتر ہو۔ اور تمہارا کام نیستی سے بھی خراب ہے۔ وہ جو تمہیں پسند کرتا ہے مکروہ ہے (یشعیاہ ۴۱ : ۲۳-۲۴)*

(۲) ۔غیر قوموں کے بُت سونا اور روپا اور آدمیوں کی دستکاریاں ہیں۔ وہ مُنہ رکھتے ہیں پر بولتے نہیں۔ وہ آنکھیں رکھتے ہیں پر دیکھتے نہیں۔ وہ کان رکھتے ہیں پر سُنتے نہیں۔ وہ تو مُنہ سے سانس بھی نہیں لیتے

قرآن مجید

اور اگر خدا کی نعمتوں کو گنو تو نہ گن سکو گے۔ درحقیقت خدا بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے +

اور خدا تمہارے پوشیدہ اور ظاہر احوال سب جانتا ہے۔ اور جن کو یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں وہ کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتے ہیں اور وہ خود ہی مخلوق ہیں +

وہ مُردے ہیں زندہ نہیں ہیں اور ان کو خبر بھی نہیں ہے کہ مُردے کب اُٹھائے جائینگے۔ (۱۶ : ۱۸-۲۱) +

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ط قُلْ اَتُنَبِّئُونَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ ○

ترجمہ۔ یہ لوگ اللہ کے سوائے اُن سب چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ تو اُن کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہمارے سفارش کرنے والے ہیں۔ تو اُن سے کہہ دے کہ کیا تم اللہ کو ایسی باتیں بتلاتے ہو جو اس کے علم میں نہیں نہ آسمان میں اور نہ زمین میں وہ پاک ہے اور بہت دُور ہے اُس سے جو شریک کرتے ہیں (۱۰ : ۱۹) +

۲) اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ط قُلِ

صحف مطہرہ

وہ جو اُن کے بنانے والے ہیں اُنہیں کی مانند ہیں اور ہر ایک جسے اُن کا بھروسا ہے ایسا ہی ہے۔ (۱۳۵: ۱۵-۱۸)*

(۳۳)۔ وہ جو اپنی لکڑی کی مُورت لئے پھرتے ہیں اور ایسے خدا سے جو بچا نہیں سکتا دُعا مانگتے ہیں دانش سے خالی ہیں (یشعیاہ ۴۵: ۲۰)*

اَے ہمارے نجات دینے والے خدا۔ تُو زمین کے سارے کناروں کا اور اُن کا بھی جو دُور دریا کے بیچ میں ہیں بھروسا ہے۔ تُو نے جو زور سے کمر بستہ ہے اپنی قدرت سے پہاڑوں کو قائم کیا۔ تُو دریاؤں کے شور کو اور اُن کی موجوں کی آواز کو اور لوگوں کی دھوم کو موقوف کرتا ہے۔ وہ جو زمین کی انتہا میں بستے ہیں تیرے نشانوں سے خوف کھاتے ہیں۔ کہ تُو صبح و شام کے نکلنے کی جگہوں کو خوش و خرم کرتا ہے تُو زمین کا حال دیکھا کرتا اور اس کو سیرابی بخشتا ہے۔ تُو اُس کو خدا کے دریا سے جو پانی سے بھرا ہے مالا مال کرتا ہے۔ تُو تیاری کر کے اُن کے

قرآن مجید

ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنظِرُونِ ○

ترجمہ۔ اے مشرکو! تم خدا کے سوائے جن بتوں کو اپنی مدد کے لئے بلاتے ہو وہ بھی تم جیسے بندے ہیں۔ ان کو بلا دیکھو پس اگر تم سچے ہو تو وہ تمہاری فریاد کو پہنچیں۔ کیا ان کے ایسے پاؤں ہیں جن سے چلتے ہیں یا ان کے ایسے ہاتھ ہیں جن سے پکڑتے ہیں یا ان کی ایسی آنکھیں ہیں جن سے دیکھتے ہیں یا ان کے ایسے کان ہیں جن سے سنتے ہیں ؟ ٭

اے پیغمبر ان سے کہہ دو کہ اپنے ٹھیرائے ہوئے شریکوں کو اپنی مدد کے لئے بلا لو پھر سب مل کر مجھ پر اپنا داؤ کر چلو اور مجھ کو مہلت تک نہ دو۔ (۷ : ۱۹۳-۱۹۵) ٭

(۳) ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِن دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ○ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتُصْبِحُ الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً ۗ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ○ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ○ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَن تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ○ وَهُوَ الَّذِي أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ۗ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ ○

ترجمہ۔ اس واسطے کہ اللہ برحق وہی ہے اور اللہ کے سوا جس کو وہ پکارتے ہیں باطل ہے اور اللہ وہی ہے برتر و اکبر۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ

صحف مطہرہ

لئے غلّہ موجود کرتا ہے۔ تُو اُس کی ریگھاریوں کو خوب تر کرتا ایسے کہ اُس کے ڈھار بیٹھ جاتے۔ تُو اُس کو مینہوں سے نرم کرتا ہے۔ تُو اُس کی روئیدگی میں برکت بخشتا ہے۔ تُو اپنے لطف سے سال کو تاج بخشتا ہے۔ تیرے نقشِ پا سے روغن ٹپکتا ہے۔ بیابان میں چراگاہوں پر قطرے ٹپکتے ہیں۔ اور پہاڑیاں ہر طرف خوشی سے گھیری ہوئی ہیں۔ چراگاہیں گلّوں سے ملبس ہیں اور نشیب غلے سے ڈھنپ گئے ہیں۔ وہ خوشی سے للکارتے بلکہ وہ گاتے ہیں (زبور ۶۵: ۵ تا آخر) +

مَیں ہی مارتا ہوں اور مَیں ہی جِلاتا ہوں اور مَیں ہی چنگا کرتا ہوں۔ (استثنا ۳۲ : ۳۹) +

اگلی چیزوں کو جو قدیم سے ہیں یاد کرو کہ مَیں خدا ہوں اور کوئی دوسرا نہیں مَیں خدا ہوں اور مجھ سا کوئی نہیں۔ جو ابتدا سے انتہا تک کا احوال اور قدیم وقتوں کی باتیں جو اب تک پُوری نہیں ہوئیں بتاتا ہوں اور جو کہتا ہوں میری مصلحت قائم رہیگی۔ اور مَیں اپنی ساری مرضی کو پُورا کرونگا۔ (یشعیاہ ۴۶ : ۹–۱۰) +

صادق چلاتے ہیں اور خداوند سُنتا ہے اور اُنہیں اُن کے سارے دکھوں سے رہائی دیتا ہے۔ خداوند اُن کے نزدیک ہے جو شکستہ دل ہیں اور اُن کو جو خستہ جان ہیں بچاتا ہے۔ صادق پر بہت سی مصیبتیں ہوتی ہیں۔ پر خداوند اُس کو ان سب سے چھڑاتا ہے۔ (زبور ۳۴ : ۱۷–۱۹) +

قرآن مجید

نے آسمان سے پانی برسایا جس سے زمین سرسبز ہو جاتی ہے؟ بیشک اللہ لطیف و خبیر ہے۔ زمین اور آسمان میں جو کچھ ہے اُسی کا ہے۔ اور بیشک اللہ بے نیاز اور ستودہ صفات ہے ۔
اے پیغمبر! کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ زمین میں ہے اللہ نے تمہارے قبضہ میں دیا ہے ۔
کشتی اُسی کے حکم سے دریا میں چلتی ہے۔ آسمان کو زمین پر گرنے نہیں دیتا۔ تحقیق اللہ لوگوں پر نرم اور مہربان ہے۔ اور اسی نے تم کو جلایا اور پھر مارتا ہے اور پھر جلا دیگا۔ بیشک انسان ناشکرا ہے ۔

(۲۲: ۶۱-۶۵) ۔

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ؕ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ؕ اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ

صحف مطہرہ

خداوند مارتا ہے اور جِلاتا ہے اور وہی گور میں اُتارتا ہے اور وہی اُٹھاتا ہے (۱ سموئیل ۲: ۶)۔

قرآن مجید

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ وَ مَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ۝

ترجمہ۔ بھلا کس نے بنائے آسمان اور زمین اور برسایا تمہارے لئے آسمان سے پانی پھر اُگائے ہم نے اس سے رونق دار باغ۔ یہ تمہارا کام نہ تھا کہ درخت اُگاتے اب کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ کوئی نہیں۔ یہ برگشتہ لوگ ہیں +

بھلا کس نے بنایا زمین کو تمہارے ٹھیرنے کی جگہ اور کس نے بنائی اُس میں نہریں اور کس نے رکھے اُس میں پہاڑ۔ اور کس نے دو دریا میں اوٹ رکھا؟ اب کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ کوئی نہیں۔ ان کو سمجھ نہیں +

بھلا کون پریشان حالوں کی دُعا کا جواب دیتا ہے اور تکلیف کو دُور کر دیتا ہے اور تم کو زمین پر نائب مقرر کرتا ہے؟ اب کیا خدا کے ساتھ کوئی معبود ہے! کوئی نہیں۔ تم کم سوچتے ہو +

بھلا کون تم کو خشکی اور تری کے اندھیروں میں راہ دکھاتا ہے؟ اور خوشخبری لانے والی ہواؤں کو کون چلاتا ہے؟ اب کیا خدا کے ساتھ کوئی معبود ہے؟ کوئی نہیں۔ اللہ بہت اوپر ہے اُس سے جو شریک بناتے ہیں +

بھلا کون شروع میں بناتا ہے اور پھر اس کو دُہراتا ہے؟ اور کون تم کو روزی دیتا ہے آسمان اور زمین سے؟ اب کیا خدا کے ساتھ کوئی

صحف مطہرہ

(۴) خداوند اسرائیل کا بادشاہ اور اُس کا نجات دینے والا ربّ الافواج یوں فرماتا ہے کہ میں اوّل اور میں آخر ہوں اور میرے سوا کوئی خدا نہیں۔ (یشعیاہ ۴۴ : ۶) +

خداوند کی ستائش کرو اے خداوند کے بندو اُسکی ستائش کرو۔ خداوند کے نام کی مدح کرو۔ خداوند کا نام اِس دم سے ابد تک مبارک ہو۔ آفتاب کے طلوع سے لےکے اس کے غروب تک خداوند کا نام ممدوح ہو۔ (زبور ۱۱۳ : ۱-۳) +

اے اسرائیل تو اپنے خدا کی ملاقات کی تیاری کر۔ کیونکہ دیکھ وہی ہے جس نے پہاڑوں کو بنایا ہے اور ہوا کو پیدا کیا ہے اور جو آدمی کے دل کی بات اُسے بتاتا ہے اور صبح کو تاریکی کرتا ہے اور زمین کے اُونچے مکانوں پر چلتا ہے۔ اُس کا نام خداوند ربّ الافواج ہے۔ (عموس ۴ : ۱۲-۱۳) +

اُس کی تلاش کرو جس نے ثریّا اور جبّار ستاروں کو بنایا ہے جو موت کی پرچھائیں کو صبح کر دیتا اور دن کو اندھیری رات کرتا ہے اور سمندر

قرآن مجید

معبود ہے؟ کوئی نہیں۔ اے پیغمبر! تو کہہ دے کہ لاؤ اپنی دلائل اگر تم سچے ہو +

اے پیغمبر! تو کہہ دے کہ کوئی آسمان میں اور زمین میں غیب کی بات نہیں جانتا بجز خدا کے۔ اور ان کو اس کا شعور نہیں کہ کب اٹھائے جائینگے۔ (۲۷:۶۱-۶۶) +

(۴) وَهُوَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولٰى وَالْآخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ٥ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ إِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ أَفَلَا تَسْمَعُونَ۔ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَدًا إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ إِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ أَفَلَا تُبْصِرُونَ۔ وَمِنْ رَحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ٥

ترجمہ وہی خدا ہے اُس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ اول و آخر میں اُسی کی تعریف ہے اور حکم اُس کے اختیار میں ہے اور اسی کے پاس لوٹائے جاؤ گے +

اے پیغمبر! تو کہہ دے کہ اگر اللہ تم پر رات رکھ دے ہمیشہ کو تا بہ قیامت خدا کے سوا کون تم پر روشنی لائیگا۔ پھر کیا تم سنتے نہیں؟ یہ بھی کہہ دو کہ دیکھو تو کہ اگر اللہ تم پر دن رکھ دے ہمیشہ کو تا بہ قیامت تو خدا کے سوا کون تم پر رات لائیگا جس میں تم آرام کرو۔ کیا تم نہیں دیکھتے؟

صحف مطہرہ

کے پانیوں کو بلاتا ہے اور اُنہیں روئے زمین پر انڈیلتا ہے اس کا نام
خداوند ہے۔ (عموس ۵ : ۸) +
اُس نے چاند کو وقت کی تعداد کے لئے بنایا اور آفتاب اپنے غروب
کی جگہ جان رکھتا ہے۔ تُو اندھیرا کرتا اور رات ہوتی جس میں سارے
جنگلی حیوان سیر کرتے ہیں۔ شیر بچے اپنے شکار کے لئے گرجتے
ہیں اور خدا سے اپنی خوراک مانگتے ہیں آفتاب نکلتے ہی وُہ جمع
ہوتے ہیں اور اپنی ماندوں میں لیٹ جاتے ہیں۔ اِنسان اپنے کاروبار
کے لئے باہر نکلتا ہے اور شام تک اپنی محنت کے لئے۔
اَے خداوند تیری صنعتیں کیا ہی بہت ہیں! تُو نے ان سب کو
حکمت سے بنایا (زبور ۱۰۴ : ۱۹-۲۴) +
یہ سب تیری طرف تکتے ہیں کہ تُو اُن کو وقت پر اُن کی خوراک
پہنچائے۔ جو تُو اُنہیں دیتا ہے سو وہ لیتے ہیں۔ تُو اپنی مٹھی کھولتا
ہے تو وہ اچھی چیزوں سے سیر ہوتے ہیں۔ تُو اپنا مُنہ چھپاتا ہے
وہ حیران ہوتے ہیں۔ تُو اُن کا دم پھیر لیتا ہے وہ مر جاتے ہیں اور
اپنی مٹی میں پھر مل جاتے ہیں۔ تُو اپنا دم بھیجتا ہے وہ پیدا ہوتے ہیں
اور تُو روئے زمین کو از سرِ نو آراستہ کرتا ہے۔ خداوند کا جلال ابدی
ہے خداوند اپنی صنعتوں سے خوش ہے (زبور ۱۰۴ : ۲۷-۳۱) +
وہ آفتاب کو فرماتا ہے اور وہ طلوع نہیں ہوتا۔ اور وہ ستاروں پر
مُہر کر کے اُنہیں بند کرتا ہے۔ وہ اکیلا آسمانوں کو پھیلاتا ہے اور سمندر

قرآن مجید

اور اپنی مہربانی سے بنایا رات اور دن کو کہ اس میں آرام کرو اور اس کا فضل ڈھونڈو اور شاید تم شکرگزار بنو۔ (۲۸ : ۷۰-۷۳) ٭

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝

ترجمہ۔ اگر تم ان مشرکوں سے پوچھو کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے اور سورج و چاند کو کس نے تمہارے لئے مسخر کیا تو خود ہی کہینگے کہ اللہ نے پھر بھی بہکے جاتے ہیں ٭

اور اگر تم ان سے پوچھو کہ کون اوپر سے پانی اُتارتا ہے جس سے زمین خشک ہو چکنے کے بعد سرسبز ہو جاتی ہے تو کہینگے کہ خدا۔ تُو کہدے کہ سب تعریف کا مالک خدا ہے۔ لیکن بہت سے ایسے ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے ہیں۔ (۲۹ : ۶۱-۶۳) ٭

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

ترجمہ۔ اللہ نے تم کو پیدا کیا پھر تم کو خوراک دیتا ہے پھر مار بھی دیتا ہے پھر تم کو زندہ کریگا۔ کیا تمہارے معبودوں میں سے بھی کوئی اس طرح کر سکتا ہے ؟ خدا ان کے شرک سے پاک ہے اور نہایت ہی

صحف مطہرہ

کی لہروں پر قدم رکھتا ہے۔ اُس نے بنات النعش اور جبّار اور ثریّا اور جنوب کے مخلوت خانوں کو بنایا۔ وہ عجائب کرتا ہے جو بیقیاس ہیں اور غرائب جو بے شمار۔ (ایوب ۹ : ۷-۱۰)

قرآن مجید

بزنر۔ (۳۰ - ۳۹) ✤

صحف مطہرہ

(۱) وحدہٗ لاشریک۔
مَیں ہی خداوند ہوں اور کوئی نہیں۔ میرے سوا کوئی خدا نہیں۔
(زبور ۴۵ : ۵) ٭
حق۔ حی۔ ملک۔ قادر۔ حکیم۔ قیوم۔
خداوند سچّا خدا ہے۔ وہ زندہ خدا اور ابدی بادشاہ ہے اُسی نے اپنی قدرت سے دُنیا کو بنایا ہے۔ اُسی نے اپنی حکمت سے جہان کو قائم کیا ہے۔ اور اپنی عقلمندی سے آسمانوں کو پھیلایا ہے۔ (یرمیاہ ۱۰ : ۱۰-۱۲) ٭
خداوند خدا قادر مطلق بادشاہت کرتا ہے (مکاشفہ ۱۹ : ۶) ٭
ابدی۔
کیا تُو نے نہیں جانا؟ کیا تُو نے نہیں سُنا؟ خداوند سوا ابدی خدا ہے۔ زمین کے کناروں کا پیدا کرنے والا۔ وہ تھک نہیں جاتا اور ماندہ نہیں ہوتا۔ اُس کے فہم کی تھاہ نہیں ملتی۔ وہ تھکے ہوؤں کو زور بخشتا ہے اور ناتوانوں کی توانائی کو زیادہ کرتا ہے (یسعیاہ ۴۰ : ۲۸-۲۹) ٭
عالم۔ محیط۔
اے خداوند تُو مجھے جانچتا اور پہچانتا ہے۔ تُو میرا بیٹھنا اور میرا اُٹھنا جانتا ہے۔ تُو میرے اندیشے کو دُور سے دریافت کرتا ہے۔ تُو میرا چلنا اور میرا لیٹنا خوب جانتا ہے بلکہ تُو میری ساری روِشوں سے واقف ہے۔ کہ دیکھ میری زبان پر کوئی ایسی بات نہیں کہ جس سے تُو اے خداوند بالکل آگاہ نہیں۔ تو آگے پیچھے میرا گھیرنے والا ہے اور تُو

قرآن مجید

۱) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـــوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَھُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝

ترجمہ۔ اللہ کے سوا جو زندہ اور تمام مخلوقات کا تھامنے والا ہے اور کوئی معبود نہیں ہے۔ نہ اُس کو اُونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے اس کا ہے۔ اُس کی اجازت کے بغیر کوئی اس کے پاس سفارش نہیں کرسکتا ہے۔ وہ سب لوگوں کے آگے اور پیچھے کی چیزیں جانتا ہے اور لوگ اس کے معلومات میں سے کچھ بھی نہیں جان سکتے ہیں مگر اُسی قدر جو وہ سکھائے۔ اُس کی حکومت تمام آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور وہی بڑی بلند عظمت والا ہے۔ (۲ : ۲۵۶) *

صحفِ مطہرہ

نے اپنا ہاتھ مجھ پر رکھا ہے (زبور ۱۳۹: ۱-۵)

خالق۔

مَیں نے زمین بنائی اور اُس پر انسان پیدا کیا۔ اور مَیں ہی نے ہاں میرے ہاتھوں نے آسمان تانے اور ان کے سب لشکروں پر مَیں نے حکم کیا۔ (یشعیاہ ۴۵: ۱۲)

بے مثل۔ عظیم۔ جلیل۔

اَے خداوند تیرا کوئی نظیر نہیں ہے۔ تُو بڑا ہے۔ اور قدرت کے سبب تیرا نام بزرگ ہے (یرمیاہ ۱۰: ۶)

(۲) رحمٰن۔ رحیم۔

خداوند مہربان اور رحیم ہے۔ (زبور ۱۱۱: ۴)

(۳)۔ مذلّ۔ معزّ۔

خداوند مسکین کرتا ہے اور دولت مند کرتا ہے۔ پست کرتا ہے اور بلند کرتا ہے۔ ناچیز کو خاک پر سے وہی اُٹھا کھڑا کرتا ہے اور کنگال کو گُوڑے سے اُٹھا لیتا ہے تا اُنہیں اُمیروں کے درمیان بٹھائے اور حشمت کے تخت کا مالک کرے (۱سموئیل ۲: ۷-۸)

(۴) حاضر۔ عالم الغیب۔ ناظر۔

قرآن مجید

(۲) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

ترجمہ۔ اللہ کے نام سے جو نہایت رحم والا مہربان ہے۔ (سورۂ فاتحہ)+

(۳) قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

ترجمہ۔ اے پیغمبر! کہہ دو کہ اے سب ملک کے مالک تو جس کو چاہتا ہے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔ تیرے ہاتھ میں سب بھلائی ہے۔ اور بیشک تو سب کاموں پر قادر ہے (۳ : ۲۵)+

(۴) قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ اَوْ تُبْدُوْہُ یَعْلَمْہُ اللّٰہُ وَیَعْلَمُ مَا

صحف مطہرہ

اَے خداوند تُو نے مجھے جانچا اور پہچانا ہے۔ تُو میرا بیٹھنا اور اُٹھنا جانتا ہے۔ تُو میرے اندیشے کو دُور سے دریافت کرتا ہے۔ تُو میرا چلنا اور میرا لیٹنا خوب جانتا ہے بلکہ تُو میری ساری روِشوں سے واقف ہے۔ کہ دیکھ میری زبان پر کوئی ایسی بات نہیں کہ جس سے تُو اَے خداوند بالکل آگاہ نہیں۔ تو آگے پیچھے میرا گھیرنے والا ہے۔ اور تُو نے اپنا ہاتھ مجھ پر رکھا ہے۔ ایسا عرفان میرے لئے نہایت عجوبہ ہے یہ بلند ہے۔ میں اُس تک نہیں پہنچ سکتا۔ تیری روح سے میں کدھر جاؤں؟ اور تیری حضوری سے میں کہاں بھاگوں؟ اگر میں آسمان کے اوپر چڑھ جاؤں تو تُو وہاں ہے۔ اگر میں پاتال میں اپنا بستر بچھاؤں تو دیکھ تُو وہاں بھی ہے۔ اگر صبح کے پنکھ لے کے میں سمندر کی انتہا میں جا رہوں تو وہاں بھی تیرا ہاتھ مجھے لے چلیگا اور تیرا دہنا ہاتھ مجھے سنبھالیگا۔ اگر میں کہوں کہ تاریکی تو مجھے چھپا لیگی۔ تب رات میرے گرد روشنی ہو جائیگی۔ یقیناً تاریکی تیرے سامنے تیرگی نہیں پیدا کرتی۔ پر رات دن کی مانند روشن ہے۔ تاریکی اور روشنی دونوں یکساں ہیں کہ تُو میرے گُردوں کو اپنے قبضے میں رکھتا ہے۔ میری ماں کے پیٹ میں تُو نے مجھ پر سایہ کیا۔ میں تیری ستائش کرتا رہونگا۔ کیونکہ میں دہشتناک طور سے عجیب و غریب بنا ہوں۔ تیرے کام حیرت افزا ہیں۔ اس کا میرے جی کو بڑا یقین ہے۔ جب کہ میں پردے میں بنایا جاتا تھا اور زمین کے اسفل میں منقوش ہوتا تھا تو میرے جسم کی صورت تجھ سے چھپی نہ تھی۔

قرآن مجید

فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

ترجمہ۔ اے پیغمبر! تو اُن سے کہہ دے کہ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے خواہ اسے چھپاؤ یا ظاہر کرو وہ تو اللہ کو معلوم ہو جائیگا۔ اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اللہ سب کو جانتا ہے اور وہ سب پر قادر ہے۔

(۳: ۲۸) ✦

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۭ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝

ترجمہ۔ غیب کی کنجیاں اللہ کے پاس ہیں اُن کو بجز خدا کے کوئی نہیں جانتا ہے۔ جو کچھ بر و بحر میں ہے خدا سب کو جانتا ہے بلکہ جو کوئی پتا یا دانہ تر و خشک اندھیری زمین پر گرتا ہے اس کو بھی جانتا ہے اور سب کچھ اس کے علم میں ہے۔ (۶: ۵۹) ✦

لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝ لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝

ترجمہ۔ اس کی مانند کوئی چیز نہیں وہ سب کی سُنتا ہے اور سب کو دیکھتا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اُسی کے ہاتھ میں ہیں۔ جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔ بیشک وہ ہر ایک چیز کو جانتا ہے

(۴۲: ۹-۱۰) ✦

صحف مطہرہ

تیری آنکھوں نے میرے بے ترتیب مادہ کو دیکھا اور تیرے دفتر میں یہ سب چیزیں تحریر کی گئیں اور اُن کے دِنوں کا حال بھی کہ کب بنینگی جب ہنوز اُن میں سے کوئی نہ تھی (زبور ۱۳۹: ۱-۱۶) +

علاّم ۔

کیونکہ خدا ہمارے دل سے بڑا ہے ۔ اور سب کچھ جانتا ہے۔ (ا یوحنّا ۳ : ۲۰) +

(۵) مجید ۔ عفو ۔ شدید العقاب ۔

خداوند خداوند خدا رحیم اور مہربان قہر میں دھیما اور رب الفیض و وفا۔ ہزار پشتوں کے لئے فضل رکھنے والا گناہ اور تقصیر اور خطا کا بخشنے والا لیکن وہ ہرحال معاف نہ کریگا بلکہ باپوں کے گناہ کا اُن کے فرزندوں سے اور فرزندوں کے فرزندوں سے تیسری اور چوتھی پُشت تک بدلا لیگا۔ (خروج ۳۴: ۶-۷) +

(۶) عالم الغیب ۔

اگلی چیزوں کو جو قدیم سے ہیں یاد کرو کہ مَیں خدا ہوں اور کوئی دوسرا نہیں۔ مَیں خدا ہوں اور مجھ سا کوئی نہیں۔ جو ابتدا سے انتہا تک کا احوال اور قدیم وقتوں کی باتیں جو اب تک پُوری نہیں ہوئیں بتاتا ہوں اور جو کہتا ہوں میری مصلحت قائم رہیگی۔ اور مَیں اپنی ساری مرضی کو پورا کرونگا۔ (یشعیاہ ۴۶: ۹-۱۰) +

تا کہ جانیں کہ میرے سوا کوئی نہیں مَیں ہی خداوند ہوں۔ اور میرے سوا کوئی

قرآن مجید

(۵) غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝

ترجمہ گناہ کا بخشنے والا اور توبہ کا قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا اور بڑی طاقت والا۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اُسی کے پاس سب کو جانا ہے۔ (۴۰ : ۲)

(۶) هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

ترجمہ۔ وہی اکیلا خدا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ پوشیدہ اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے۔ وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ وہی

صحفِ مطہرہ

نہیں۔ (یسعیاہ ۴۵ : ۶) *

ناظر۔ ہمہ جا حاضر و ناظر۔

کیا مَیں نزدیک ہی کا خدا ہوں۔ خداوند کہتا ہے اور دُور کا خدا نہیں؟ کیا کوئی آدمی چھپی جگہوں میں اپنے کو چھپا سکتا ہے کہ مَیں اُسے نہ دیکھوں؟ خداوند کہتا ہے۔ کیا آسمان اور زمین مجھ سے بھرے نہیں ہیں؟ خداوند کہتا ہے۔ (یرمیاہ ۲۳ : ۲۳-۲۴) *

کریم۔ حلیم۔ رؤف۔

لیکن تُو اَے خداوند خدا رحیم اور کریم اور برداشت کرنے والا ہے اور شفقت اور وفا میں بڑھ کر ہے۔ (زبور ۸۶ : ۱۵) *

مالک۔

اور اَے مالکو۔ تم بھی دھمکیاں چھوڑ کر اُن کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرو۔ کیونکہ تم جانتے ہو کہ اُن کا اور تمہارا دونو کا مالک آسمان پر ہے اور وہ کسی کا طرفدار نہیں۔ (افسیوں ۶ : ۹) *

قدوس۔

پھر خداوند نے موسیٰ کو خطاب کر کے فرمایا۔ بنی اسرائیل کی ساری جماعت کو کہہ اور انہیں فرما کہ تم مقدس ہو کہ مَیں خداوند تمہارا خدائے قدوس ہوں۔ (احبار ۱۹ : ۲) *

سلام۔

تب جدعون نے وہاں خدا کے لئے مذبح بنایا اور اُس کا نام

قرآن مجید

ایک ایسا معبود ہے جس کے قبضہ میں سب کچھ ہے۔ وہ پاک ہے۔ وہ سلامتی اور امن دینے والا ہے۔ سب کا محافظ اور غالب اور جبّار اور متکبّر ہے۔ خدا اُن کی شرک بازیوں سے پاک ہے۔ وہی خدا ہے برحق ہے اور سب کا خالق اور صورتیں بنانے والا ۔ سب اچھّے نام اُسی کے ہیں جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ وہ سب پر غالب اور حکمت والا ہے۔ (۵۹ : ۲۲-۲۴) +

صحف مطہرہ

یہوواہ سلوم رکھا۔ (قضاۃ ۶: ۲۴)

مومن۔

اُس کے محلوں میں مشہور ہے کہ خدا جائے پناہ ہے (زبور ۴۸: ۳)

کہ میرا پناہ دینے والا خدا تُو ہے (زبور ۴۳: ۲)

مہیمن۔

خداوند تیرا محافظ ہے۔خداوند تیرے دہنے ہاتھ پر تیرا سائبان ہے (زبور ۱۲۱: ۵)

عزیز۔

اور رُوح مجھے اُٹھا کے لے گئی۔سو میں تلخ دل ہو کے اور رُوح میں جوش کھا کے روانہ ہُوا کہ خداوند کا ہاتھ مجھ پر غالب ہو رہا (حزقی ایل ۳: ۱۴)

کیونکہ اُن کی توانائی کی شوکت تُو ہے۔(زبور ۸۹: ۱۷)

جبّار۔

آؤ ہم خداوند کی طرف پھریں۔کیونکہ اُس نے پھاڑا ہے اور وہ ہی ہمیں چنگا کریگا۔اُس نے مارا ہے اور وہی ہمارا زخم باندھیگا۔(ہوسیع ۶: ۱)

وہ گناہوں کو دھو کر عالم بالا پر کبریائی کی دہنی طرف جا بیٹھا (عبرانیوں ۱: ۳)

خالق۔

خداوند جو آسمان اور زمین کا خالق ہے تجھے صیہون میں سے برکت بخشے۔(زبور ۱۳۴: ۳)

قرآن مجید

صحفِ مطہرہ

مُصوّر -
تُو اُس چٹان سے جس نے تجھے پیدا کیا غافل ہُوا۔ اور اُس خدا کو جس نے تجھے صورت بخشی بھول گیا ۔ (استثنا ۳۲ : ۱۸) +

سبوح - کبیر - واحد -
اے خداوند ساری قومیں جنہیں تُو نے خلق کیا آئینگی اور تیرے آگے سجدہ کرینگی اور تیرے نام کی بزرگی کرینگی کہ تُو بزرگ ہے اور عجائب کام کرتا ہے۔ تُو ہی اکیلا خدا ہے۔ (زبور ۸۶ : ۹ - ۱۰) +

(۷) متکلم -
پھر خداوند نے موسیٰ سے ہمکلام ہو کے کہا۔ (خروج ۳۱ : ۱) +

(۸) نور -
خدا نُور ہے۔ (۱ - یوحنا ۱ : ۵) +

(۹) اوّل - آخر -
مَیں وہی ہوں مَیں ہی اول اور مَیں ہی آخر بھی ہوں۔ (یسعیاہ ۴۸ : ۱۲) +

(۱۰) خداوند اس وقت سے لے کر ابد تک اپنے لوگوں کے آس پاس ہے۔ (۱۲۵ : ۲) +

(۱۱) قریب
کیونکہ جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہیں وہاں مَیں اُن کے بیچ میں ہوں۔ (متی ۱۸ : ۲۰) +

قرآن مجید

(۷) وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوسٰى تَكْلِيمًا -

ترجمہ۔ خدا نے موسےٰ سے باتیں کیں (۴: ۱۶۴) +

(۸) اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط

ترجمہ۔ خدا آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ (۲۴: ۳۵) +

(۹) هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ -

ترجمہ۔ وہی اوّل اور آخر ہے۔ (۵۷: ۳) +

(۱۰) وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ -

ترجمہ۔ تم جہاں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے۔ (۵۷: ۴) +

(۱۱) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ج

ترجمہ۔ کیا یہ تجھ کو معلوم نہیں کہ جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے اللہ

صحفِ مطہرہ

(۱۲) غفور۔
کیونکہ خداوند تمہارا خدا غفور اور رحیم ہے۔ اور اگر تم اُس کی طرف پھرو گے تو وہ تم سے اپنا منہ نہ موڑیگا۔ (۲ تواریخ ۳۰ : ۹)

(۱۳) ودود۔
خدا محبت ہے۔ (۱ یوحنا ۴ : ۸)
رب الفیض ۔ (خروج ۳۴ : ۶)

(۱۴) حلیم۔
ترجمہ لیکن تُو اَے خداوند خدا رحیم اور کریم اور برداشت کرنے والا ہے۔ (زبور ۸۶ : ۱۵)

(۱۵) رازق۔
سب کی آنکھیں تجھ پر لگی ہیں۔ تو اُنہیں وقت پر ان کی روزی دیتا ہے۔ تُو اپنی مٹھی کھولتا ہے اور ہر ایک جاندار کا پیٹ بھرتا ہے (زبور ۱۴۵ : ۱۵)

(۱۶) ممیت ۔ محی ۔ معید۔
خداوند مارتا ہے اور جِلاتا ہے اور وہی گور میں اُتارتا ہے اور وہی اُٹھاتا ہے۔

قرآن مجید

سب کو جانتا ہے۔ جب تین آدمی کچھ کانا پھوسی کرتے ہیں تو اللہ اُن کا چوتھا ہوتا ہے۔ اور جب پانچ آدمی کانا پھوسی کرتے ہیں تو اللہ اُن کا چھٹا ہوتا ہے۔ اسی طرح اس سے کم ہوں یا زیادہ اللہ ضرور اُن کے ساتھ ہوتا ہے خواہ وہ کہیں ہوں۔ (۵۸ : ۸) +

(۱۲) وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝

ترجمہ۔ وہی بخشنے والا اور محبت ہے۔ (۵۸ : ۱۴) +

(۱۳) وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝

ترجمہ۔ خدا بڑے فضل والا ہے۔ (۶۲ : ۴) +

(۱۴) وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِیْمٌ۔

ترجمہ۔ اللہ بڑا قدردان اور برداشت والا ہے۔ (۶۴ : ۱۷) +

(۱۵) مَآ اُرِیْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِیْدُ اَنْ یُّطْعِمُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ ۝

ترجمہ۔ میں ان سے روزی نہیں چاہتا ہوں کہ مجھ کو کھلائیں کیونکہ روزی دینے والا تو خدا ہی ہے جو زور والا مضبوط ہے۔ (۵۸-۵۷ : ۶۴) +

(۱۶) اِنَّا نَحْنُ نُحْیٖ وَنُمِیْتُ وَاِلَیْنَا الْمَصِیْرُ ۝

ترجمہ۔ بیشک ہم ہی جلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہمارے ہی پاس

صحف مطہرہ

(اسموئیل ۲ : ۶) +

(۱۷) وہ دو دن بعد ہمیں حیات تازہ بخشیگا۔ تیسرے دن وہ ہم کو اُٹھا کھڑا کریگا۔ اور ہم اُس کے حضور میں زندہ رہینگے۔ (ہوسیع ۶ : ۲) +

(۱۸) رب العالمین۔
تُو ہاں تُو ہی اکیلا خداوند ہے۔ تُو نے آسمان کو اور آسمانوں کے آسمان کو اور اُن کی ساری آبادی کو اور زمین کو اور جو کچھ اُس پر ہے اور سمندروں کو اور جو کچھ اُن میں ہے بنایا۔ اور تُو سبھوں کا پروردگار ہے۔ اور آسمانوں کا لشکر تیرا سجدہ کرتا ہے۔ (نحمیاہ ۹ : ۶) +

(۱۹) رب العرش۔ ازلی۔
تیرا تخت قدیم سے مستحکم ہے۔ تُو تو ازل سے ہے (زبور ۹۳ : ۲) +

(۲۰) مجیب۔
صادق چلّاتے ہیں اور خداوند سُنتا ہے اور انہیں اُن کے سارے دُکھوں سے رہائی دیتا ہے۔ (زبور ۳۴ : ۱۷) +

(۲۱) منتقم۔ قاہر۔
ہاں خداوند انتقام لینے والا اور قاہر ہے۔ (نحوم ۱ : ۲) +

(۲۲) باقی۔ مقدّم۔
تو نے قدیم سے زمین کی بنا ڈالی۔ آسمان بھی تیرے ہاتھ کی صنعتیں ہیں۔

قرآن مجید

سب کو لوٹ آنا ہے۔ (۴۲: ۵۰)*

(۱۷) قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۝
ترجمہ۔ اے پیغمبر! کہدو کہ اللہ ہی تم کو جلاتا ہے پھر وہی تم کو ماریگا پھر وہی قیامت کے دن جس میں کوئی شک نہیں تم کو اکٹھا کریگا۔
(۴۵: ۲۵)*

(۱۸) رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
ترجمہ۔ تمام جہان کا پروردگار۔ (سورہ فاتحہ)*

(۱۹) هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝
ترجمہ۔ وہ عزت کے تخت کا مالک ہے۔ (۲۳: ۱۱۷)*

(۲۰) اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ۝
ترجمہ۔ بیشک تو دعا کا سننے والا ہے۔ (۳: ۳۸)*

(۲۱) وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ
ترجمہ۔ اور وہی اپنے بندوں پر قاہر ہے۔ (۶: ۱۸)*

(۲۲) كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝
ترجمہ۔ سب کچھ جو زمین پر ہیں فنا ہو جائینگے۔ اور صرف تیرے پروردگار

صحف مطہرہ

وہ نیست ہو جائینگے پر تُو باقی رہیگا۔ (زبور ۱۰۲: ۲۵-۲۶)

(۲۳) لطیف۔
نہ اُسے کسی انسان نے دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے۔ اس کی عزت اور سلطنت ابد تک رہے۔ آمین۔ (۱-تمطاؤس ۶: ۱۶)

(۲۴) علیم بذات الصدور۔
وہ تو دلوں کے رازوں سے بھی آگاہ ہے۔ (زبور ۴۴: ۲۱)

(۲۵) وہاب۔
کیونکہ تُو اَے خداوند بھلا ہے اور بخشنے والا اور تیری رحمت ان سب پر جو تجھے پکارتے ہیں وافر ہے۔ (زبور ۸۶: ۵)

(۲۶) حسیب۔
وہ ستاروں کا شمار کرتا ہے۔ (زبور ۱۴۷: ۴)

(۲۷) رفیع۔
خداوند ساری اُمتوں پر بلند و بالا ہے۔ اُس کا جلال آسمانوں پر ہے (زبور ۱۱۳: ۴)

(۲۸) رافع۔

قرآن مجید

کی ذات باقی رہ جائیگی۔(۵۵: ۲۶-۲۷)*

(۲۳) لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝

ترجمہ۔آنکھیں اُس کو نہیں دیکھ سکتی ہیں وہ آنکھوں کو دیکھ سکتا ہے وہ بڑا باریک بین ہے۔(۶: ۱۰۳)*

(۲۴) اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

ترجمہ۔اللہ دلوں کی باتیں جانتا ہے۔(۳: ۱۱۵)*

(۲۵) وہاب۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

ترجمہ(اور علم والے یہ دعا مانگتے رہتے ہیں کہ)اے ہمارے پروردگار ہم کو راہِ راست پر لائے پیچھے ہمارے دلوں کو ڈانواں ڈول نہ کر اور اپنی سرکار سے ہم کو رحمت (کا خلعت) عطا فرما کچھ شک نہیں کہ تو بڑا دینے والا ہے۔(۳: ۶)*

(۲۶) حسیب۔

وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ۔

ترجمہ۔اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے۔(۲: ۱۹۸)*

(۲۷) رفیع

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۝

ترجمہ۔درجوں کا بلند کرنے والا صاحبِ عرش ہے۔(۴۰: ۱۴)*

رافع۔

صحف مطہرہ

ناچیز کو خاک پر سے وہی اٹھا کھڑا کرتا ہے۔ (سموئیل ۲ : ۸) *

ضار۔

(۲۹) تیرا قہر مجھ پر پڑا رہتا تُو نے اپنی ساری موجوں سے مجھ کو دُکھ دیا (زبور ۸۸ : ۷) *

محصی۔

(۳۰) خداوند جس وقت قوموں کے نام لکھیگا تو گن کے کہیگا۔ (زبور ۸۷ : ۶) *

صابر۔ صبور۔

(۳۱) خداوند سزا دینے سے دریغ کرتا ہے۔ (یوئیل ۲ : ۱۳) *
یا تُو اس کی مہربانی اور تحمل اور صبر کی دولت کو ناچیز جانتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ خدا کی مہربانی تجھ کو توبہ کی طرف مائل کرتی ہے (رومیوں ۲ : ۱۳) *

قرآن مجید

(۲۸) وَنَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَاءُ۔

ترجمہ ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کرتے ہیں۔ (۱۲ : ۷۶) +

ضار۔

(۲۹) قُلْ لَّا اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ

ترجمہ۔ اے پیغمبر کہو۔ میرا اپنا نقصان و نفع بھی تو میرے اختیار میں نہیں ہے۔ ہاں جو خدا چاہتا ہے۔ وہی ہوتا ہے۔ (۱۰ : ۵۰) +

محصی۔

(۳۰) يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا اَحْصَاهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ۔

ترجمہ جس دن خدا انکو جلا اُٹھائیگا پھر جیسے جیسے عمل یہ لوگ کرتے رہے ہیں ان کو بتا دیگا کہ اللہ ان عملوں کو گنتا گیا اور یہ خود کرکے ان کو بھول گئے

(۵۸ : ۷) +

صابر۔ صبور۔

(۳۱) وَاُمْلِيْ لَهُمْ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ۔

ترجمہ۔ میں ان کو مہلت دیتا ہوں۔ میرا داؤ خوب مضبوط ہے +

(۷ : ۱۸۲) +

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ط فَنَذَرُ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝

ترجمہ

جس طرح لوگ اپنے فائدوں کے لئے جلدی کیا کرتے ہیں اگر خدا

صحف مطہرہ

واجد۔

(۳۲) اُسی وقت اُس نے اُسے دیکھا اور اُس کا بیان کیا۔ اُس نے اُسے تیار کیا اور اُسی نے اُسے ڈھونڈ نکالا۔ (ایوب ۲۸ : ۲۷) ✣

رشید۔

(۳۳) اُسی کا جو بیابان میں اپنے لوگوں کا راہنما ہُوا کہ اس کی رحمت ابد تک ہے۔ (زبور ۱۳۶ : ۱۶) ✣

رقیب۔

(۳۴) وہ اپنے مقدسوں کے قدم پر نگاہ رکھتا ہے پر شریر اندھیرے میں چُپ چاپ پڑے رہینگے۔ کیونکہ قوت ہی سے کوئی فتح نہیں پاتا (۱سموئیل ۲: ۹)

مقلب۔

(۳۵) مَیں اُن کی اسیری کی حالت کو بدل ڈالونگا۔ (یرمیاہ ۳۲ : ۴۴) ✣

فالق۔

(۳۶) اور خداوند خدا نے ہر درخت کو جو دیکھنے میں خوشنما اور کھانے میں

قرآن مجید

بھی اسی طرح ان کو ان کی بدکرداریوں کے سبب سے جلدی پکڑتا تو اُن کی موت کبھی کی آچکی ہوتی اور ہم ان لوگوں کو جن کو ہمارے پاس آنے کا یقین نہیں ہے چھوڑے رکھتے ہیں کہ وہ اپنی سرکشی میں پڑے بھٹکا کریں۔ (۱۰ : ۱۲) ٭

واجد۔

(۳۲) وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ۔

ترجمہ۔ اور تجھ کو بے راہ پایا پس راہ پر کر دیا۔ (۹۳ : ۶) ٭

رشید۔

(۳۳) وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِنْ قَبْلُ ؏

ترجمہ۔ اور ابراہیم کو ہم نے شروع ہی سے اس کی رشد (رہنمائی) عطا کی تھی۔ (۲۱ : ۵۲) ٭

رقیب۔

(۳۴) إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ؏

ترجمہ۔ بیشک اللہ تم سب کا نگران ہے۔ (۴ : ۱) ٭

مقلّب۔

(۳۵) وَنُقَلِّبُ أَفْئِدَتَهُمْ ؏

ترجمہ۔ اور ہم اُن کے دِلوں کو اُلٹ دینگے۔ (۶ : ۱۱۰) ٭

فالق۔

(۳۶) إِنَّ اللَّهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَىٰ ؏

صحف مطہرہ

خوب تھا اور باغ کے بیچوں بیچ حیات کے درخت اور نیک و بدکی پہچان کے درخت کو زمین سے اُگایا (پیدائش ۲ : ۹) ✦

شہید۔

(۳۷) جو تو میری بیٹیوں کو دُکھ دے اور اُن کے سوا اور جورواں کرے تو کوئی آدمی ہمارے ساتھ نہیں ہے پر دیکھ خدا میرے اور تیرے بیچ میں گواہ ہے۔ (پیدائش ۳۱ : ۵۰) ✦

صادق۔

(۳۸) خداوند کے لئے جو صادق القول ہے اور اسرائیل کا قدوس ہے جس نے تجھے برگزیدہ کیا ہے۔ (یشعیاہ ۴۹ : ۷) ✦

وارث۔

(۳۹) زمین خداوند کی ہے اور اُس کی معموری بھی۔ جہان اور اُس کے سارے باشندے اُس کے ہیں۔ (زبور ۲۴ : ۱) ✦

وکیل۔

(۴۰) کہ وہ مجھ سے سخت زور آور تھے۔ اُنھوں نے بپت کے دن میرا سامنا کیا لیکن خداوند میرا تکیہ تھا۔ (زبور ۱۸ : ۱۸) ✦

ذوالقوۃ۔

(۴۱) خداوند اُن کی توانائی ہے اور اپنے مسیح کے لئے محکم قلعہ ہے۔ (زبور ۲۸ : ۸) ✦
اے خداوند رب الافواج تجھ سا توانا خداوند کون ہے؟ (زبور ۸۹ : ۸) ✦

قرآن مجید

ترجمہ - بیشک اللہ دانے اور گٹھلی کو پھاڑ کر درخت بناتا ہے -
(۶ : ۹۵)

شہید -

(۳۷) وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ

ترجمہ - اور اللہ ہر شے کا واقف ہے - (۵۸ : ۶) ٭

صادق -

(۳۸) وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا ٥

ترجمہ - اور بات کرنے میں اللہ سے بڑھ کر کون سچا ہے - (۴ : ۸۹) ٭

وارث -

(۳۹) وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْیٖ وَنُمِیْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ -

ترجمہ - اور ہم ہی جلاتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور ہم ہی وارث ہیں - (۱۵ : ۲۳) ٭

وکیل -

(۴۰) وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ -

ترجمہ - اور وہ ہر ایک شے کا وکیل ہے - (۶ : ۱۰۳) ٭

ذوالقوۃ -

(۴۱) فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ -

ترجمہ - خود اللہ ہی رزاق قوت والا اور زبردست ہے - (۵۱ : ۵۷) ٭

صحفِ مطہرہ

حفی -

(۴۲) لیکن تُو اے خداوند خدا رحیم اور کریم اور برداشت کرنے والا اور شفقت اور وفا میں بڑھ کر ہے - (زبور ۸۶: ۱۵) ٭

نصیر -

(۴۳) دیکھو خدا میرا مددگار ہے - (زبور ۵۴: ۴) ٭

شدید -

(۴۴) خدا قدوسوں کی مجلس میں مہیب ہے - (زبور ۸۹: ۷) ٭

نور -

(۴۵) بلکہ خداوند تیرا ابدی نور اور تیرا خدا تیرا جلال ہوگا - (یشعیاہ ۶۰: ۱۹) ٭

ملیک -

(۴۶) اے خداوند بزرگی اور قدرت اور جلال اور ابدیت اور حشمت بلکہ سب کچھ جو آسمان اور زمین میں ہے تیرا ہی ہے اے خداوند بادشاہت تیری ہے اور تو سبھوں کے اوپر سرفراز ہے - اور دولت اور عزت تیری طرف سے آتی ہیں اور تو سبھوں پر بادشاہت کرتا ہے اور تیرے ہاتھ میں قدرت اور توانائی ہیں اور تیرے قابو میں ہے کہ بزرگی اور زور سب کو بخشے - ۱۔تواریخ ۲۹: ۱۱-۱۲) ٭

قرآن مجید

حفی۔

(۴۲) اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ۝

ترجمہ۔ بیشک اللہ مجھ پر صد درجہ مہربان ہے۔ (۱۹ : ۴۸) +

نصیر۔

(۴۳) فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝

ترجمہ۔ خدا کیا ہی اچھا کارساز اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔ (۲۲ : ۷۸) +

شدید۔

(۴۴) شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ۔

ترجمہ۔ سخت سزا دینے والا اور بڑا فضل کرنے والا ہے۔ (۴۰ : ۳) +

نور

(۴۵) اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۝

ترجمہ۔ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ (۲۴ : ۳۵) +

ملیک۔

(۴۶) عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝

ترجمہ۔ بادشاہِ ذی اقتدار کے ہاں۔ (۵۴ : ۵۴) +

صحف مطہرہ

مغنی

(۴۷) خداوند مسکین کو خاک پر سے اُٹھاتا ہے . . . . . تاکہ اس کو امیروں کے ساتھ بلکہ اپنے لوگوں کے امیروں کے ساتھ بھی بٹھائے

(زبور ۱۱۳ : ۷) ✤

فاطر۔

(۴۸) ابتدا میں خدا نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا۔ (پیدائش ۱ : ۱) ✤

قابض و باسط۔

(۴۹) تُو اپنی مُٹھی کھولتا ہے تو وہ اچھی چیزوں سے سیر ہوتے ہیں تُو اپنا منہ چھپاتا ہے وہ حیران ہوتے ہیں۔ (زبور ۱۰۴ : ۲۶) ✤

اُسی کا جو ہر جاندار کو روزی دیتا ہے کہ اس کی رحمت ابد تک ہے۔

(زبور ۱۳۶ : ۲۵) ✤

اعلےٰ۔

(۵۰) خدا ے تعالےٰ کے بندو باہر نکلو۔ (دانیئل ۳ : ۲۶) ✤

قہّار۔

(۵۱) تیرے قہر کی شدّت کا جاننے والا کون ہے؟ (زبور ۹۰ : ۱۱) ✤

قرآن مجید

مغنی -

۴۷) وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ -

ترجمہ۔ تجھے مفلس پایا اور دولت مند کر دیا۔ (۹۳ : ۷) ٭

فاطر -

۴۸) فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۝

ترجمہ۔ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا۔ (۳۵ : ۱) ٭

قابض و باسط -

۴۹ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُطُ

ترجمہ۔ اللہ ہی تنگ دستی اور کشادگی دیتا ہے۔ (۲ : ۲۴۶) ٭

اعلیٰ -

۵۰) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝

ترجمہ۔ اپنے رب کے نام کی تقدیس کیا کر جو بڑا عالیشان ہے۔ (۸۷ : ۱) ٭

قہار

۵۱) لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝

ترجمہ آج کس کی بادشاہی ہے ؟ اللہ کی جو اکیلا ہے اور قہار ہے۔ (۴۰ : ۱۶) ٭

صحف مطہرہ و قرآن مجید میں سے خدا کے اسماء صفاتیہ کے استخراج کے طریقے

صحف مطہرہ و قرآن مجید میں جتنے ایسے اسماء استعمال کئے گئے ہیں ان میں سے بعض صرف اسم کی صورت میں بلا اضافت مستقل طور پر واقع ہوتے ہیں۔ جیسے رحمن۔ رحیم۔ کریم۔ اور بعض بالاضافت جیسے "میں ہی خداوند ان سبھوں کا بنانے والا ہوں" (یشعیاہ ۴۵ : ۷) "فاطر السموات والارض۔ اور بعض ایسے ہیں کہ وہ بصیغۂ اسم صحف مطہرہ اور قرآن مجید میں واقع تو نہیں ہوتے ہیں لیکن کوئی فعل ایسا ذکر کیا گیا ہے کہ جس کی نسبت خدا کی طرف کی گئی ہے اور اس سے اس صفت کا خدا میں ہونا استنباط کیا گیا ہے جیسے "خداوند پست کرتا ہے اور بلند کرتا ہے" (۱ سموئیل ۲ : ۷) "تعز من تشاء و تذل من تشاء" اس سے اسمائے صفاتیہ معز و مذل مستنبط ہوتے ہیں +

ہم ذیل میں خدا کے ان اسمائے صفاتیہ کو جدول کی صورت میں لکھتے ہیں جو صحفِ مطہرہ و قرآن مجید دونوں میں مشترکاً واقع ہوئے ہیں +

			الله			
الرحمٰن العزیز	الرحیم الجبار	الملک المتکبر	القدوس الخالق	السلام البارئ	المؤمن المصور	المهیمن الغفار

القہار	الوہاب	الرزاق	الفتاح	العلیم	القابض	الباسط
الخافض	الرافع	المعز	المذل	السمیع	البصیر	الحکم
العدل	اللطیف	الخبیر	الحلیم	العظیم	الغفور	الشکور
العلی	الکبیر	الحفیظ	المقیت	الحسیب	الجلیل	الکریم
الرقیب	المجیب	الواسع	الحکیم	الودود	المجید	الباعث
الشہید	الحق	الوکیل	القوی	المتین	الولی	الحمید
المحصی	المبدئ	المعید	الممیت	الحی	القیوم	الواجد
الماجد	الواحد	الاحد	الصمد	القادر	المقتدر	المقدم
المؤخر	الاول	الآخر	الظاہر	الباطن	الوالی	المتعالی
البر	التواب	المنتقم	العفو	الرؤف	مالک الملک	ذو الجلال والاکرام
المقسط	الجامع	الغنی	المغنی	المانع	الضار	النافع
النور	الہادی	البدیع	الباقی	الوارث	الرشید	الصبور

صحف مطہرہ

عبادت

(۱) خداوند کے نام کی مدح کرو - (زبور ۱۱۳: ۲) +

خداوند اپنے خدا سے ڈرتا رہ - اسی کی بندگی کر اور اُسی سے لپٹا رہ اور اُسی کے نام کی قسم کھا - (استثنا ۱۰: ۲۰) +

تاکہ تو خداوند اپنے خدا کو دوست رکھے اور اس کی آواز کا شنوا ہو اور اس سے لپٹا رہے - (استثنا ۳۰: ۲۰) +

(۲) خداوند کی ستائش کرو اے خداوند کے بندو اُس کی ستائش کرو (زبور ۱۱۳: ۲) +

خداوند کا شکر کرنا اور تیرے نام کی ستائش کے گیت گانا اے حق تعالیٰ بھلا ہے - صبح کو تیری شفقت کا اور رات کو تیری امانت داری کا تذکرہ کرنا - (زبور ۹۰: ۱ - ۲) +

اور جب تم دعا مانگو تو ریاکاروں کی مانند نہ ہو کیونکہ وہ عبادتخانوں میں اور بازاروں کے موڑوں پر کھڑے ہو کر دعا مانگنی پسند کرتے ہیں تاکہ لوگ اُنہیں دیکھیں - میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے - بلکہ جب تو دُعا مانگے تو اپنی کوٹھڑی میں جا اور دروازہ بند کر کے اپنے باپ سے جو پوشیدگی میں ہے دُعا مانگ - اِس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلا دیگا - اور دُعا مانگتے وقت غیر قوموں کے لوگوں کی طرح بک بک نہ کرو کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے بہت بولنے کے سبب ہماری سُنی جائیگی - (متی ۵: ۵-۷) +

قرآن مجید

عبادت

(۱) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝

ترجمہ۔ اور اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو اور سب سے علیحدہ ہو کر اسی سے لپٹے رہو۔ (۷۳ : ۸) ٭

فَاعْبُدْهُ

ترجمہ۔ اسی کی عبادت کر۔ (۱۱ : ۱۲۳) ٭

(۲) وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ ۝

ترجمہ۔ اور اسے پیغمبر اپنے جی ہی جی میں گڑگڑا گڑگڑا کر اور ڈر کر اور زور کی آواز سے نہیں بلکہ دھیمی آواز سے صبح و شام اپنے پروردگار کی یاد کرتے رہو اور غافل نہ رہو۔ (۷ : ۲۰۴) ٭

صحف مطہرہ

(۳) آؤ ہم سجدہ کریں اور جھکیں ہم اپنے خالق خداوند کے حضور گھٹنے ٹیکیں۔ (زبور ۹۵ : ۶) +

توکّل۔

(۱) اور خداوند پر توکّل کرو۔ (زبور ۱۴۵) +

توبہ۔

(۱) وہ جو شریر ہے اپنی راہ کو ترک کرے اور بدکردار اپنے خیالوں کو اور خداوند کی طرف پھرے کہ وہ اس پر رحمت کریگا (یشعیاہ ۵۵ : ۷) +

(۲) اے اسرائیل تُو خداوند اپنے خدا کی طرف پھر۔ کیونکہ تُو اپنی بدکاری کے سبب گر گیا۔ تم کلمہ ساتھ لے کے خداوند کی طرف پھرو اور اُسے کہو کہ ساری بدکاری کو دُور کر اور ہمیں عنایت سے قبول کر (ہوسیع ۱۴ : ۱-۲) +

لیکن انسان اور حیوان ٹاٹ سے ملبّس ہوں اور خدا کے حضور شدّت سے نالہ کریں۔ بلکہ ہر کوئی اپنی اپنی بُری راہ سے اور اپنے اپنے ظلم سے جو اُن کے ہاتھوں میں ہے باز آئیں (یوناہ ۳ : ۸) +

خیرات۔

(۱) اور بخیل کے ہتھیار زبون ہیں۔ وہ بُرے منصوبے باندھا کرتا ہے تا کہ جھوٹی باتوں سے مسکین کو اور محتاج کو بھی جس وقت وہ حق بیان کرتا ہو

قرآن مجید

۳) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ ۝

ترجمہ۔ اپنے پروردگار کی تعریف کرو اور سجدہ کرنے والوں میں شریک ہو۔ (۱۵: ۹۸)٭

توکل۔

۱) وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ط

ترجمہ۔ اور اُسی پر بھروسا کرو۔ (۱۱: ۱۲۳)٭

توبہ۔

۱) وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ ۝

ترجمہ۔ اور اپنے پروردگار کی طرف رجوع ہو جاؤ۔ (۳۹: ۵۵)٭

۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا ط

ترجمہ۔ اے ایمان والو! اللہ کی درگاہ میں سچی توبہ کرو (۶۶: ۸)٭

خیرات۔

۱) وَأَنفِقُوا خَيْرًا لِّأَنفُسِكُمْ ۗ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

ترجمہ۔ اور اپنی بہتری کے لئے سخاوت کرو۔ اور جو اپنے آپ کو بخل سے

صحف مطہرہ

ہلاک کرے لیکن صاحب مروت سخاوت کے منصوبے باندھتا ہے۔ اور وہ سخاوت کے کاموں میں ثابت قدم رہیگا +
(یشعیاہ ۳۲ : ۷-۸) +

(۲) پس جب تُو خیرات کرے تو اپنے آگے نرسنگا نہ بجوا جیسا ریاکار عبادت خانوں اور کوچوں میں کرتے ہیں تاکہ لوگ ان کی بڑائی کریں۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پا چکے۔ بلکہ جب تُو خیرات کرے تو جو تیرا دہنا ہاتھ کرتا ہے اُسے تیرا بایاں ہاتھ نہ جانے تاکہ تیری خیرات پوشیدہ رہے۔ اِس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلا دیگا۔ (متی ۶ : ۲-۴) +

کہ مسکین زمین پر سے کبھی جاتے نہ رہینگے۔ اِس لئے یہ کہکے میں تجھے حکم کرتا ہوں کہ تُو اپنے بھائی کے واسطے اور مسکین کے لئے اور اپنے محتاج کے واسطے جو تیری زمین پر ہے اپنا ہاتھ کشادہ رکھیو۔
(استثنا ۱۵ : ۱۱) +

وہ جو مسکینوں کو دیتا ہے محتاج نہ ہوگا۔ پر جو چشم پوشی کرتا ہے اُس پر بہت لعنتیں ہونگی۔ (امثال ۲۸ : ۲۷) +

مسافر اور یتیم اور بیوہ جو تیرے پھاٹکوں کے اندر ہیں آئیں اور کھائیں اور سیر ہوں تاکہ خداوند تیرا خدا تیرے ہاتھ کے سب کاموں میں جو تُو کرتا ہے تجھے برکت بخشے۔ (استثنا ۱۴ : ۲۹) +

انسان کے تکبّر کی آنکھ نیچی کی جائیگی اور بنی آدم کی شیخی پست کی جائیگی

قرآن مجید

بچاتے ہیں وہی کامیاب ہونگے (۶۴ : ۱۶) *

(۳) اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ؕ وَیُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَیِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ○

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ یُّوَفَّ اِلَیْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ○

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ○ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ○

ترجمہ۔ اگر خیرات ظاہر میں دو تو وہ بھی اچھا ہے اور اگر اُس کو چھپاؤ اور حاجت مندوں کو دو تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے اور ایسا کرنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہوگا اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اُس سے خبردار ہے۔ اور تم مال میں سے جو کچھ بھی خیرات کرتے ہو سو اپنے لئے۔ اور تم تو خدا کی رضا جوئی کے لئے خیرات کرتا ہے اور اپنے مال میں سے جو کچھ بھی خیرات کروگے خدا کی طرف سے تم کو پورا پورا پھر دیا جائیگا اور تمہارا حق نہ مارا جائیگا۔ اور جو کچھ بھی تم اپنے مال میں سے خرچ کروگے اللہ اُسکو جانتا ہے

صحف مطہرہ

اور اُس دن خداوند اکیلا سر بلند ہو گا۔ کیونکہ رب الافواج کا دن ہر ایک مغرور اور بلند نظر اور گھمنڈی پر آئیگا اور وہ پست کیا جائیگا۔ (یشعیاہ ۲: ۱۱-۱۲)
پاجی آدمی پھر صاحب مروّت نہ کہلائیگا اور بخیل کو کوئی سخی نہ کہیگا۔ کیونکہ پاجی آدمی چنڈال پن کی باتیں کریگا۔ اور اُس کا دل بدی کا منصوبہ باندھیگا کہ بیدینی کرے۔ اور خداوند کے برخلاف دروغ گوئی کرے اور تاکہ بھوکے کے پیٹ کو خالی کرے اور پیاسوں سے پینے کی چیز کو باز رکھے۔ اور بخیل کے ہتھیار زبون ہیں وہ بُرے منصوبے باندھا کرتا ہے تاکہ جھوٹی باتوں سے مسکین کو اور محتاج کو بھی جس وقت وہ حق بیان کرتا ہو ہلاک کرے۔ لیکن صاحب مروّت سخاوت کے منصوبے باندھتا ہے۔ اور وہ سخاوت کے کاموں میں ثابت قدم رہیگا۔
(یشعیاہ ۳۲: ۵-۹)

قرآن مجید

جو لوگ رات اور دن چھپے اور ظاہر اپنے مال خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو اُن کا ثواب ان کے پروردگار کی طرف سے اُن کو ملیگا اور اُن پر نہ خوف طاری ہوگا اور نہ وہ آزردہ خاطر ہونگے۔ (۲: ۲۷۳ تا ۲۷۶)

وعن انسؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم . . . . نعم ابن آدم اذا تصدق بصدقتہ بیمینہ فاخفاھا عن شمالہ

ترجمہ۔ انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ . . . . ہاں جس وقت انسان اپنے دائیں ہاتھ سے خیرات کرتا ہے اس طرح پر کہ بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔ (ترمذی)

وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۗ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝ وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۗ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۝

ترجمہ۔ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور قرابت والے پڑوسیوں اور اجنبی پڑوسیوں اور پاس کے بیٹھنے

صحف مطہرہ

(۱۴) - وہ جو مسکینوں پر رحم کرتا ہے خداوند کو اُدھار دیتا ہے - جو کچھ اُس نے دیا ہوگا وہ اُسے پھیر دیگا - (امثال ۱۹ : ۱۷) +

والدین کے ساتھ احسان -

(۱) تُو اپنے ماں باپ کو عزت دے تاکہ تیری عمر اُس زمین پر جو خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے دراز ہو - تُو خون مت کر (خروج ۲۰ : ۱۲) +
اے فرزندو ہر بات میں اپنے ماں باپ کے فرمانبردار رہو کیونکہ یہ خداوند میں پسندیدہ ہے + (کلسیوں ۳ : ۲۰) +
وہ جو اپنے باپ کو تباہ کرتا ہے اور اپنی ماں کو کھدیڑتا ہے وہ بیٹا

قرآن مجید

والوں اور مسافروں اور جو (لونڈی غلام) تمہارے قبضے میں ہیں۔ ان سب کے ساتھ نیک سلوک کرتے رہو۔ کیونکہ اللہ اُن لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اِترائیں اور بڑائی مارتے پھریں۔ آپ بخل کریں اور دوسروں کو بھی بخل کی صلاح دیں اور اللہ نے اپنے فضل سے ان کو جو کچھ دے رکھا ہے اُس کو چھپائیں۔ اور ہم نے ان لوگوں کے لئے جو ناشکری کریں ذِلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور مال خرچ کریں لوگوں کے دکھانے کے لئے۔ اور ایمان (پوچھو تو) نہ اللہ کا اور نہ روز آخرت کا۔ اور شیطان جس کا ساتھی ہو وہ بہت ہی بُرا ساتھی ہے۔ (۴: ۴۰-۴۳) ٭

۳) مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً ط

ترجمہ۔ کوئی ہے کہ خدا کو خوشدلی کے ساتھ قرض دے کہ خدا اس قرض کو اس کے لئے کئی گنا بڑھا دیگا (۲: ۲۴۶) ٭

والدین کے ساتھ احسان۔

۱) وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ط اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَآ اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا ہ وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ہ

ترجمہ۔ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔ اور اگر

صحف مطہرہ

خجالت کا کام کرتا ہے اور رسوائی حاصل کرتا ہے (امثال ۱۹: ۲۶)+
اپنے باپ کی بات کہ جس سے تو پیدا ہوا ہے سن اور اپنی ماں کو اُس کے بڑھاپے میں حقیر نہ جان (امثال ۲۳: ۲۲)+
وہ آنکھ جو اپنے باپ کو چڑاتی ہے اور اپنی ماں کا فرمانبردار ہونا حقیر جانتی ہے جنگلی کوّے وادی میں اُس کو اُچک کے نکال لینگے اور گدھ کے بچّے اُسے کھا لینگے (امثال ۳۰: ۱۷)+

درگذر کرنا۔

(۱) اور ایک دوسرے پر مہربان اور نرم دل ہو اور جس طرح خدا نے مسیح میں تمہارے قصور معاف کئے ہیں تم بھی ایک دوسرے کے قصور معاف کرو۔ افسیوں ۴: ۳۲)+
اِس لئے کہ اگر تم آدمیوں کے قصور معاف کروگے تو تمہارا آسمانی باپ بھی تمہیں معاف کریگا۔ اور اگر تم آدمیوں کے قصور معاف نہ کروگے تو تمہارا باپ بھی تمہارے قصور معاف نہ کریگا۔ (متی ۶: ۱۴-۱۵)+
ہر طرح کی تلخ مزاجی اور قہر اور غصّہ اور شور و غل۔ اور بدگوئی ہر قسم کی بدخواہی سمیت تم سے دُور کی جائیں۔ افسیوں ۴: ۳۱)+
وہ جو غصے میں دھیما ہے جھگڑا مٹاتا ہے (امثال ۱۵: ۱۸)+

قرآن مجید

والدین میں کا ایک یا دونوں تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچیں تو ان کے آگے ہُوں بھی نہ کرنا اور نہ اُن کو جھڑکنا اور اگر اُن سے کچھ کہنا ہو تو ادب کے ساتھ کہو *
اور محبت سے خاکساری کا پہلو اُن کے آگے جھکائے رکھنا اور ان کے حق میں دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار جس طرح انہوں نے مجھ کو چھٹپن سے پالا ہے اسی طرح تو بھی اُن پر رحم کیجیو۔

(۱۷: ۲۳-۲۴) *

درگذر کرنا۔

(۱) خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝

ترجمہ۔ درگذر کرنا اپنا شیوہ اختیار کرو اور اچھی بات اختیار کرنے کا حکم دے اور جاہلوں سے کنارہ رہو۔ (۷: ۱۹۸) *

وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ۗ أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

ترجمہ۔ چاہیئے کہ معاف کریں اور قصور بخش دیں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ خدا تمہارے قصور معاف کر دے؟ اور اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔

(۲۴: ۲۲) *

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۝

ترجمہ۔ نیک کردار ہیں جو غصے کو روکتے ہیں اور لوگوں سے درگذر کرتے ہیں۔ (۳: ۱۲۸) *

صحف مطہرہ

صبر کرنا۔

(۱) مگر اے مردِ خدا ان باتوں سے بھاگ اور راستبازی۔ دینداری ایمان۔ محبت۔ صبر اور حلم کا طالب ہو۔ (۱ تمتھیس ۶ : ۱۱) +
کیونکہ تمہیں صبر کرنا ضرور ہے تاکہ خدا کی مرضی پوری کر کے وعدہ کی ہوئی چیز حاصل کرو۔ (عبرانیوں ۱۰ : ۳۶) +

عدل۔

(۱) تو عدالت میں مقدمہ مت بگاڑیو۔ تو طرفداری نہ کیجیو نہ رشوت لیجیو۔ کہ رشوت دانشمند کی آنکھوں کو اندھا کر دیتی ہے اور صادق کی باتوں کو پھیرتی ہے۔ تو اس کی جو سراسر حق ہے پیروی کیجیو تاکہ تو جیتے اور اس زمین کا جو خداوند تیرا خدا تجھ کو دیتا ہے وارث ہو (استثنا ۱۶ : ۱۹-۲۰) +

شہادت۔

(۱) تم ہرگز عدالت میں کسی کی طرفداری نہ کرو۔ تم چھوٹے کی ایسے سنو جیسے بڑے کی سنتے ہو۔ تم کسی انسان کے چہرے سے نہ ڈرو۔ کیونکہ عدالت جو ہے خدا کی ہے۔ (استثنا ۱ : ۱۷) +
خداوند ان چھ چیزوں کا کینہ رکھتا ہے ہاں سات ہیں جن سے اُس کی جان کو نفرت ہے۔ اونچی آنکھیں جھوٹی زبان اور وہ ہاتھ جو بیگناہ کا خون کرتے۔ دل جو بُرے منصوبے باندھتا ہے پاؤں جو جلد بُرائی کے لئے دوڑتے ہیں۔ جھوٹا گواہ جو جھوٹ بولتا ہے اور وہ جو بھائیوں کے درمیان جھگڑے برپا کرتا ہے۔ (امثال ۶ : ۱۶-۲۰) +

قرآن مجید

صبر کرنا۔

(۱) وَاصْبِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

ترجمہ۔ اور صبر کا شیوہ اختیار کر کیونکہ اللہ نیکوکاروں کا اجر برباد نہیں کریگا۔ (۱۱ : ۱۱۷) *

عدل۔

(۱) وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ

ترجمہ۔ اور جب لوگوں کے باہمی جھگڑے فیصل کرنے لگو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ (۴ : ۵۸) *

شہادت۔

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُوْنُوْا قَوَّامِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِيْنَ ۚ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ أَوْلٰى بِهِمَا ۖ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰى أَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَإِنْ تَلْوُوْا أَوْ تُعْرِضُوْا فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝

ترجمہ۔ اے ایمان والو! مضبوطی کے ساتھ انصاف پر قائم رہو۔ اور خدا لگتی گواہی دو اگرچہ تمہارے اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں کے خلاف ہو۔ اگر کوئی مالدار یا محتاج ہے تو اللہ بڑھ کر اُن کی پرداخت

صحف مطہرہ

برابر تولنا۔

(۱) تو اپنے تھیلے میں مختلف باٹ ایک بڑا ایک چھوٹا مت رکھیو۔ تو اپنے گھر میں مختلف پیمانے ایک بڑا ایک چھوٹا مت رکھیو۔ تو ایک پورا اور ٹھیک باٹ اور ایک پورا اور ٹھیک پیمانہ رکھیو تاکہ اس زمین میں جسے خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے تیری عمر دراز ہو۔ اس لئے کہ وہ سب جو ایسے کام کرتے ہیں اور وہ سب جو ناحق کرتے ہیں خداوند تیرے خدا کی نفرت کے باعث ہیں۔ (استثنا ۲۵: ۱۳-۱۶) دو طرح کے تولوں سے خدا کو نفرت ہے۔ (امثال ۲۰: ۲۳)

گناہ سے بچنا۔

(۱) پس گناہ تمہارے فانی بدن میں بادشاہی نہ کرے کہ تم اس کی خواہشوں کے تابع رہو۔ اور اپنے اعضا ناراستی کے ہتھیار ہونے کے لئے گناہ کے حوالے نہ کیا کرو۔ بلکہ اپنے آپ کو مردوں میں سے زندہ جان کر خدا کے حوالے کرو۔ اور اپنے اعضاء راستبازی کے ہتھیار ہونے کے لئے خدا کے حوالے کرو (رومیوں ۶: ۱۲-۱۳)

قرآن مجید

کرنے والا ہے تو تم اپنی خواہش کی پیروی نہ کرو کہ حق سے منحرف ہو جاؤ۔ اور اگر دبی زبان سے گواہی دو گے یا گواہی سے پہلو تہی کرو گے تو جو کچھ تم کرو گے اللہ اس سے خبردار ہے۔ (۴ : ۱۳۴) *

برابر تولنا۔

۱) فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاءَهُمْ

ترجمہ پس تم پیمانہ اور ترازو پوری رکھو اور لوگوں کو اُن کی چیزیں کم نہ دو۔ (۷ : ۸۳) *

وَاَوْفُوا الْكَيْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ ط ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۝

ترجمہ۔ اور جب ماپ کرو تو پیمانے کو پورا بھر دیا کرو۔ اور تول کر دینا ہو تو ڈنڈی سیدھی رکھ کر تولا کرو۔ یہ بہتر ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے۔ (۱۷ : ۳۷) *

گناہ سے بچنا۔

۱) وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ط اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ۔

ترجمہ۔ اور ظاہری گناہ اور پوشیدہ گناہ سے کنارہ کش رہو ۔ جو لوگ گناہ سمیٹتے ہیں ان کو اپنے کرتوت کا جلد بدلا مل جائیگا *

(۶ : ۱۲۰) *

صحف مطہرہ

جھوٹ سے بچنا۔

(۱) جھوٹ نہ بولو۔ (یعقوب ۳ :۱۴) +
اَے خداوند تیرے خیمے میں کون رہیگا؟ ... وہ جو سیدھی چال چلتا ہے۔ اور صداقت سے کام کرتا ہے اور اپنے دل سے سچ بولتا ہے۔ (زبور ۱۵ :۱-۲) +
جھوٹا معاملہ نہ کرو۔ ایک دوسرے سے جھوٹ مت بولو۔ (احبار ۱۹ :۱۱) +

زنا سے بچنا۔

(۱) تم سُن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ زنا نہ کر لیکن مَیں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جس کسی نے بُری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اُس کے ساتھ زنا کر چکا۔ پس اگر تیری دہنی آنکھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اُسے نکال کر اپنے پاس سے پھینک دے۔ کیونکہ تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ تیرے اعضا میں سے ایک جاتا رہے اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ ڈالا جائے۔ (متی ۵ : ۲۷-۲۹) +
حرام کاری سے بھاگو جتنے گناہ آدمی کرتا ہے وہ بدن سے باہر ہیں مگر حرام کار اپنے بدن کا بھی گنہگار ہے۔ (۱-کرنتھیوں ۶-۱۸) +
فریب نہ کھاؤ۔ حرام کار خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہونگے (۱-کرنتھیوں ۶ : ۹) +

قرآن مجید

جھوٹ سے بچنا۔

(۱) وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ ۝

ترجمہ۔ اور جھوٹ بولنے سے بچتے رہو۔ (۲۲-۳۱)

زنا سے بچنا۔

(۱) قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۭ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ ۔

ترجمہ۔ اے پیغمبر! مسلمانوں سے کہو کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ اس میں ان کی زیادہ پاکیزگی ہے اے لوگو! جو کچھ بھی کیا کرتے ہو اللہ کو سب معلوم ہے ۔
اور مسلمان عورتوں سے کہو کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ (۲۴: ۳۰-۳۱)

صحف مطہرہ

شراب خوری سے بچنا۔

(۱) مے مسخرہ بناتی ہے اور مست کرنے والی ہر ایک چیز غضب آلودہ کرتی ہے۔ جو اُن کا فریب کھاتا وہ دانشمند نہیں ہے (امثال ۲۰: ۱)+
اب جسم کے کام تو ظاہر ہیں یعنی حرامکاری۔ ناپاکی۔ شہوت پرستی بُت پرستی۔ جادوگری۔ عداوتیں۔ جھگڑا۔ حسد۔ غصہ۔ تفرقے جدائیاں بدعتیں۔ بغض۔ نشے بازی۔ ناچ رنگ۔ اور اَور اِن کی مانند۔ اِن کی بابت تمہیں پہلے سے کہے دیتا ہوں۔ جیسا کہ پیشتر جتا چکا ہوں کہ ایسے کام کرنے والے خدا کی بادشاہت کے وارث نہ ہونگے (گلاتیوں ۵: ۱۹-۲۲)+
اور شراب میں متوالے نہ بنو کیونکہ اس سے بدچلنی واقع ہوتی ہے بلکہ روح سے معمور ہوتے جاؤ۔ (افسیوں ۵: ۱۹)+

(۱) بُت پرستی سے بچنا۔
لیکن میں نے تم کو در حقیقت یہ لکھا تھا کہ اگر کوئی بھائی کہلا کر حرامکار یا لالچی یا بُت پرست یا گالی دینے والا یا شرابی یا ظالم ہو تو اُس سے صحبت نہ رکھو بلکہ ایسے کے ساتھ کھانا تک نہ کھانا۔
(۱۔ کرنتھیوں ۵: ۱۱)+
اس سبب سے اَے میرے پیارو۔ بُت پرستی سے بھاگو
(۱۔ کرنتھیوں ۱۰: ۱۴)+

قرآن مجید

شراب خوری سے بچنا۔

(۱) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

ترجمہ۔ مسلمانو! شراب اور جوا اور بت اور پاسے ناپاک شیطانی کام ہیں ان سے بچتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (۵ : ۹۲)

بت پرستی سے بچنا۔

(۱) فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ ۝

ترجمہ۔ بت پرستی کی نجاست سے بچتے رہو۔ (۲۲ : ۳۱)

صحفِ مطہرہ

رواداری اختیار کرنا۔

(۱) بلکہ اگر تیرا دشمن بھوکا ہو تو اُس کو کھانا کھلا۔ اگر پیاسا ہو تو اُسے پانی پلا کیونکہ ایسا کرنے سے تُو اُس کے سر پر آگ کے انگاروں کا ڈھیر لگائیگا۔ بدی سے مغلوب نہ ہو بلکہ نیکی کے ذریعے سے بدی پر غالب آؤ۔ (رومیوں ۱۲: ۲۰-۲۱) ✤

سلام کرنا۔

(۱) اور گھر میں داخل ہوتے وقت اُسے دُعائے خیر دو۔ اور اگر وہ گھر لائق ہو تو تمہارا سلام اُسے پہنچے۔ اور اگر لائق نہ ہو تو تمہارا سلام تم پر پھر آئے۔ (متی ۱۰: ۱۲-۱۳) ✤

حقیقی مباحثہ۔

(۱) ایمان اور محبت اور صلح کا طالب ہو لیکن بیوقوفی اور نادانی کی حجتوں سے کنارہ کر کیونکہ تُو جانتا ہے کہ ان سے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں۔ اور مناسب نہیں کہ خداوند کا بندہ جھگڑا کرے۔ بلکہ سب کے ساتھ نرمی کرے۔ اور تعلیم دینے کے لائق اور بُردبار ہو۔ اور مخالفوں کو حلیمی سے تادیب کرے۔ شاید خدا انہیں توبہ کی توفیق بخشے تاکہ وہ حق کو پہچانیں۔ اور خداوند کے بندے کے ہاتھ سے

قرآن مجید

رواداری اختیار کرنا

(۱) اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ۝ وَمَا یُلَقّٰهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا یُلَقّٰهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ۝

ترجمہ۔ برائی کا بدلہ اچھے سے اچھا کر کیونکہ جو تیرا دشمن ہے وہ یکایک ایسا ہو جائیگا جیسے تیرے دلسوز دوست۔ اور یہ بات اُن کو حاصل ہوتی ہے جو صبر کرتے ہیں اور اُن ہی کو اس کی توفیق ہوتی ہے جو نیک بخت ہیں۔ (۴۱ : ۳۴-۳۵)

سلام کرنا

(۱) فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَیِّبَةً ؕ

ترجمہ۔ جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے لوگوں کو سلام کیا کرو۔ یہ ایک اچھی دُعا ہے خدا کی طرف سے برکت والی پاکیزہ۔ (۲۴ : ۶۱)

حقیقی مباحثہ۔

(۱) اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ۝

ترجمہ۔ اے پیغمبر! عقل کی باتوں اور اچھی اچھی نصیحتوں سے اپنے پروردگار کے رستے کی طرف بلاؤ اور اُن کے ساتھ بحث بھی کرو تو ایسے طور پر کرو کہ وہ

صحف مطہرہ

خدا کی مرضی کے اسیر ہو کر ابلیس کے پھندے سے چھوٹیں ۔
(۲ تمیتھیس ۲: ۲۳-۲۶) +

اقرار کا پورا کرنا۔

جو کچھ تیرے منہہ سے نکلا تو اُس کو اُس منت کے موافق جو تو نے خداوند اپنے خدا کے لئے اپنی خوشی سے مانی ہے اور جس کا تو نے اپنے منہہ سے اقرار کیا ہے یاد رکھ اور اُس پر عمل کر۔ (استثنا ۲۳: ۲۳) +

جنگ کرنا۔

(۱) اور جب کہ خداوند تیرا خدا اُنہیں تیرے حوالے کرے تو تو اُنہیں ماریو اور حرم کیجیو۔ نہ تو اُن سے کوئی عہد کریو اور نہ اُن پر رحم کریو (استثنا ۷: ۲) +

صلح کرنا

اور جب تو کسی شہر کے پاس اُس سے لڑنے کے لئے آپہنچے تو پہلے اُس سے صلح کا پیغام کر۔ (استثنا ۲۰: ۱۰) +

مال غنیمت۔

(۱) مگر عورتوں اور لڑکوں اور مواشی کو اور جو کچھ اس شہر میں ہو اُس کا سارا لوٹ اپنے لئے لے۔ اور تو اپنے دشمنوں کی اُس لوٹ کو جو خداوند تیرے خدا نے تجھے دی ہے کھائیو۔ (استثنا ۲۰: ۱۴) +
اور ان سے کلام کیا اور کہا کہ بڑی دولت کے ساتھ اور بہت سی مواشی اور روپا اور سونا اور تانبا اور لوہا اور بہت سی پوشاک لے کے اپنے خیموں کو جاؤ اور

قرآن مجید

بہت ہی پسندیدہ ہو۔ جو کوئی خدا کے رستے سے بھٹکا تمہارا پروردگار اس سے بخوبی واقف ہے اور وہ اُن سے بھی واقف ہے جو راہ راست پر ہیں۔ (۱۶ : ۱۲۶) *

اقرار کا پورا کرنا۔

(۱) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ

ترجمہ مسلمانو! اپنے اقراروں کو پورا کرو۔ (۵ : ۱) *

جنگ کرنا۔

(۱) وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ہ

ترجمہ اُن کو جہاں پاؤ قتل کرو۔ (۲ : ۱۸۷) *

صلح کرنا

(۱) اِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا ہ

ترجمہ۔ اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی اس کی طرف جھکو (۸ : ۶۳) *

مال غنیمت۔

(۱) فَکُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَیِّبًا ہ

ترجمہ۔ پس جو تم لوٹ کر لائے ہو حلال پاک ہے کھاؤ۔ (۸ : ۷۰) *

صحف مطہرہ

اپنے دشمنوں کے مال کو اپنے بھائیوں کے ساتھ بانٹ لو۔

(یشوع ۲۲ : ۸) +

بیوہ کا نکاح۔

(۱) پس میں یہ چاہتا ہوں کہ جوان بیوہ عورتیں بیاہ کریں۔ اولاد جنیں۔ گھر کا انتظام کریں۔ اور کسی مخالف کو بدگوئی کا موقع نہ دیں (۱ تمتھیس ۵/۱۴)

خدا کا خوف اور اُس کی فرمانبرداری۔

چاہئے کہ تم خداوند اپنے خدا کی پیروی کرو اور اُس سے ڈرو اور اُس کے حکموں کو حفظ کرو اور اُس کی بات مانو۔ تم اُسی کی بندگی کرو اور اُسی سے لپٹے رہو۔ (استثنا ۱۳ : ۴) +

بادشاہ کی فرمانبرداری۔

(۱) ہر شخص اعلیٰ حکومتوں کا تابعدار رہے۔ کیونکہ کوئی حکومت ایسی نہیں جو خدا کی طرف سے نہ ہو۔ اور جو حکومتیں موجود ہیں وہ خدا کی طرف سے مقرر ہیں۔ پس جو کوئی حکومت کا سامنا کرتا ہے وہ خدا کے انتظام کا مخالف ہے۔ اور جو مخالف ہیں وہ سزا پائینگے۔ کیونکہ نیکوکار کو حاکموں سے خوف نہیں بلکہ بدکار کو ہے۔ پس اگر تو حاکم سے نڈر رہنا چاہتا ہے تو نیکی کر۔ اُس کی طرف سے تیری تعریف ہوگی۔ (رومیوں ۱۳ : ۱-۳) +

خداوند کی خاطر انسان کے ہر ایک انتظام کے تابع رہو بادشاہ کے اسلئے کہ وہ سب سے بزرگ ہے۔ اور حاکموں کے اسلئے کہ وہ بدکاروں کی سزا اور نیکوکاروں کی تعریف کے لئے اُسکے بھیجے ہوئے ہیں۔ (۱-پطرس ۲ : ۱۳-۱۴) +

قرآن مجید

بیوہ کا نکاح۔

(۱) وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ

ترجمہ۔ اور اپنی بیوہ عورتوں کے نکاح کر دو۔ (۲۴: ۳۲)

خدا کا خوف اور اُس کی فرمانبرداری۔

(۱) فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا

ترجمہ۔ جس قدر تم سے ہو سکے خدا سے ڈرو اور اُس کی سنو اور اُس کی اطاعت کرو۔ (۶۴: ۱۶)

بادشاہ کی فرمانبرداری۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ

ترجمہ۔ مسلمانو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کا بھی۔ (۴: ۶۲)

صحفِ مطہرہ

شرک سے ممانعت۔

(۱) میرے حضور تیرے لئے دوسرا خدا نہ ہو۔ تُو اپنے لئے کوئی مورت یا کسی چیز کی صورت جو اُوپر آسمان پر یا نیچے زمین پر یا پانی میں زمین کے نیچے ہے مت بنا۔ تو ان کے آگے اپنے تئیں مت جُھکا اور نہ اُن کی عبادت کر کیونکہ میں خداوند تیرا خدا غیُور خدا ہوں۔ (خروج ۲۰ : ۳ - ۴)*

نہ ہو کہ تم آسمان کی طرف آنکھیں اُٹھاؤ اور سورج اور چاند کو اور ستاروں کو بلکہ آسمان کی ساری فوج کو دیکھکے انہیں سجدہ کرنے اور اُن کی بندگی کرنے کے لئے اکسائے جاؤ جنہیں خداوند تمہارے خدا نے قوموں کے واسطے جو سب آسمان کے نیچے ہیں عنایت کیا ہے (استثنا ۴ : ۱۹)*

مشرکین کے ساتھ دوستی کی ممانعت۔

(۱) ایسا نہ ہو کہ تو اُس سرزمین کے باشندوں سے کُچھ عہد باندھے۔ اور وہ جب اپنے معبُودوں کی پیروی میں زنا کرتے اور اپنے معبُودوں کے لئے قربانی کرتے ہیں تجھ کو بُلائیں اور تو اُن کی قُربانی سے کھائے (خروج ۳۴ : ۱۵)۔

مشرکین کے ساتھ مناکحت کی ممانعت۔

(۱) نہ اُن سے بیاہ کرنا۔ اس کے بیٹے کو اپنی بیٹی نہ دینا نہ اپنے بیٹے کے لئے اس کی کوئی بیٹی لینا۔ کیونکہ وہ تیرے بیٹے کو میری پیروی سے

قرآن مجید

شرک سے ممانعت۔

۱) لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۝

ترجمہ۔ کسی چیز کو خدا کا شریک مت بنا کیونکہ شرک بہت بڑا گناہ ہے (۳۱: ۱۲)۔

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝

ترجمہ۔ سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو خدا کو سجدہ کرو جس نے ان کو خلق کیا ہے اگر تم سچ مچ خدا کی عبادت کرنی چاہتے ہو۔ (۴۱: ۳۷)۔

مشرکین کے ساتھ دوستی کی ممانعت۔

۱) لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ

ترجمہ مسلمان مسلمان کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنائیں۔ (۳: ۲۷)۔

مشرکین کے ساتھ مناکحت کی ممانعت۔

۱) وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى یُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَتّٰى یُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ

صحف مطہرہ

پھر اینگے تاکہ وہ اور معبودوں کی عبادت کریں۔ اور خداوند کا غصہ تجھ پر بھڑکیگا اور وہ تجھے یکایک ہلاک کر دیگا۔ (استثنا ۷ : ۳-۵) ✤

زنا اور قتل کی ممانعت۔

(۱) تو خون مت کر۔ تو زنا مت کر۔ (خروج ۲۰ : ۱۳-۱۴) ✤

وہ جو کسی کی جورو سے زنا کرتا ہے کم عقل ہے۔ جو یہ کرتا ہے اپنی جان کو ہلاک کرتا ہے۔ وہ زخم اور ذلت پائیگا۔ اس کی رسوائی کسی طرح مٹائی نہ جائیگی۔ (امثال ۶ : ۳۲-۳۳) ✤

تو بے گناہوں اور بچوں کو قتل مت کیجیو۔ (۲۳ : ۷) ✤

اور جیسا کہ مقدسوں کو مناسب ہے تم میں حرامکاری اور کسی طرح کی ناپاکی یا لالچ کا ذکر تک نہ ہو۔ اور نہ بیشرمی اور بیہودہ گوئی اور ٹھٹھے بازی کا کیونکہ یہ لائق نہیں۔ بلکہ برعکس اس کے شکرگزاری ہو کیونکہ تم یہ خوب

قرآن مجید

مُؤْمِنٍ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ أُولَئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ٥

ترجمہ۔ اور مشرکہ عورتوں کے ساتھ نکاح نہ کرو جب تک وہ ایمان نہ لائیں گو وہ تمہیں بھلی لگیں۔ اس سے تو مسلمان باندی بہتر ہے۔ اور مشرک مرد جب تک ایمان نہ لائیں مسلمان عورتوں سے ان کا نکاح نہ کرو گو وہ تمہیں بھلے لگیں۔ اس سے تو مسلمان غلام بہتر ہے۔ یہ مشرک مرد اور عورتیں دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور خدا تم کو جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے اور اپنے حکم لوگوں کے آگے اس لئے بیان کرتا ہے کہ وہ یاد کریں۔ (۲ : ۲۲۰)

زنا اور قتل سے ممانعت۔

(۱) وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَى إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ٥ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ

ترجمہ۔ زنا کے نزدیک تک مت جاؤ کیونکہ یہ بیحیائی اور بدچلنی ہے۔ اور جس کے قتل کرنے کو اللہ نے منع کیا ہے اس کو قتل مت کرو مگر جائز طور پر۔ (۱۷ : ۳۴-۳۵)

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

ترجمہ۔ اور بے حیائی کی باتیں (زنا و لواطت) ظاہر ہوں یا پوشیدہ ان کے پاس نہ پھٹکو۔ (۶ : ۱۵۲)

صحف مطہرہ

جانتے ہو کہ کسی حرامکار یا ناپاک یا لالچی کی جو بت پرست کے برابر ہے مسیح اور خدا کی بادشاہت میں کچھ میراث نہیں۔ کوئی تم کو بے فائدہ باتوں سے دھوکا نہ دے کیونکہ انہیں گناہوں کے سبب سے نافرمانی کے فرزندوں پر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے۔ پس اُن کے کاموں کے شریک نہ ہو۔ کیونکہ تم پہلے تاریکی میں تھے۔ مگر اب خداوند میں نور ہو پس نور کے فرزندوں کی طرح چلو۔ (اس لئے کہ نور کا پھل ہر طرح کی نیکی اور راستبازی اور سچائی ہے۔) اور تجربے سے معلوم کرتے رہو کہ خداوند کو کیا پسند ہے۔ اور تاریکی کے بے پھل کاموں میں شریک نہ ہو۔ بلکہ اُن پر ملامت ہی کیا کرو۔ کیونکہ اُن کے پوشیدہ کاموں کا ذکر بھی کرنا شرم کی بات ہے۔ (افسیوں ۵ : ۳-۱۲)+

جھوٹے معاملے کی ممانعت

(۱) تم چوری نہ کرو نہ جھوٹا معاملہ کرو۔ ایک دوسرے سے جھوٹ مت بولو۔ (احبار ۱۹ : ۱۱) +

تُو اپنے پڑوسی سے دغابازی نہ کر۔ (احبار ۱۹ : ۱۳) +

فریب دے کر نقصان نہ کر۔ (مرقس ۱۰ : ۱۹) +

بدزبانی کی ممانعت۔

(۱) لیکن بیہودہ بکواس سے پرہیز کر کیونکہ ایسے شخص اور بھی بیدینی میں ترقی کرینگے۔ (۲-تیمتھیس ۲ : ۱۶) +

قرآن مجید

جھوٹے معاملے کی ممانعت۔

۱۔ وَلَا تَاكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ۝

ترجمہ۔ اور تم ناجائز طور پر آپس میں ایک دوسرے کا مال خورد بُرد نہ کرو (۲ : ۱۸۴)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۝

ترجمہ۔ بالتحقیق خدا دغاباز گنہگار کو پسند نہیں کرتا ہے (۴ : ۱۰۷)۔

بدزبانی کی ممانعت۔

۱۔ وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ

صحف مطہرہ

انشاء اللہ نہ کہنے کی ممانعت۔

(۱) تم جو یہ کہتے ہو کہ ہم آج یا کل فلاں شہر میں جاکر وہاں ایک برس ٹھیرینگے اور سوداگری کرکے نفع اُٹھائینگے۔ اور یہ جانتے نہیں کہ کل کیا ہوگا ذرا سُنو تو تمہاری زندگی چیز ہی کیا ہے؟ بخارات کا سا حال ہے ابھی نظر آئے۔ ابھی غائب ہوگئے۔ بجائے اِس کے تمہیں یہ کہنا چاہئے کہ اگر خداوند چاہے تو ہم زندہ بھی رہینگے۔ اور یہ یا وہ کام بھی کرینگے (یعقوب کا خط ۴: ۱۳-۱۵) *

تکبّر کی ممانعت۔

(۱) وہ جو بلند نگاہ ہے اور جس کے دل میں غرور سمایا ہُوا ہے مَیں اُس کی برداشت نہ کرونگا۔ (زبور ۱۰۱: ۵) *

ہر ایک سے جسکے دل میں غرور ہے خداوند کو نفرت ہے۔ (امثال ۱۶: ۵) *

خودنمائی کی ممانعت۔

(۱) خبردار اپنے راستبازی کے کام آدمیوں کے سامنے دکھانے کے لئے نہ کرو۔ نہیں تو تمہارے باپ کے پاس جو آسمان پر ہے تمہارے لئے کچھ اجر نہیں ہے *

(متی ۶: ۱) *

قرآن مجید

ترجمہ۔ مسلمانو! یہ مشرک جن کو پکارتے ہیں اللہ کے سوا ان کو بُرا مت کہو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بھی نادانی سے اللہ کو بُرا کہنے لگیں۔ (۶:۱۰۸) +

انشاء اللہ نہ کہنے کی ممانعت۔

(۱) وَلَا تَقُولَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّی فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا ۝ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ

ترجمہ۔ اور کسی بات کے متعلق یہ مت کہہ کہ میں کل اس کو کرونگا مگر یوں کہو کہ اگر خدا چاہے۔ (۱۸:۲۳) +

تکبر کی ممانعت۔

(۱) وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝

ترجمہ۔ اور لوگوں سے بے رُخی نہ کر اور زمین پر اترا کر نہ چل۔ کیونکہ اللہ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا ہے۔ (۳۱:۱۷) +

خودنمائی کی ممانعت۔

(۱) فَلَا تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ ط ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی ۝

ترجمہ۔ لوگوں کو اپنی پرہیزگاری نہ جتایا کرو کیونکہ خدا پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے +

(۵۳:۳۳) +

صحفِ مطہرہ

تمسخر۔ غیبت۔ تہمت اور بُرے القاب سے نام لینے کی ممانعت

(۱) وہ جو مسکین پر ہنستا ہے اُس کے بنانے والے کی حقارت کرتا ہے۔ اور وہ جو اوروں کی مصیبت سے خوش ہوتا ہے بیگناہ نہ ٹھہریگا۔ (امثال ۱۷: ۵) +

تو عیب جوؤں کی مانند اپنی قوم میں آیا جایا نہ کر اور اپنے بھائی کے خون پر کمر نہ باندھ۔ میں خداوند ہوں۔ (احبار ۱۹: ۱۶) +

وہ جو چھپ کے اپنے ہمسائے پر تہمت لگاتا ہے میں اُسے جان سے مارونگا۔ (زبور ۱۰۱: ۵) +

تیرے کوہِ مُقدّس پر کون سکونت کریگا؟۔ وہ جو سیدھی چال چلتا ہے اور صداقت کے کام کرتا ہے اور اپنے دِل سے سچ بولتا ہے۔ وہ جو اپنی زبان سے چغلی نہیں کھاتا اور اپنے ہمسائے سے بدی نہیں کرتا اور اپنے پڑوسی پر عیب نہیں لگاتا ہے۔ وہ جس کی نظر میں نکما آدمی خوار ہے۔ پر وُہ اُنہیں جو خداوند سے ڈرتے ہیں عزّت دیتا ہے وہ جو اپنے ضرر پر قسم کھاتا ہے اور بدلتا نہیں۔ وہ جو سود کے لئے قرض نہیں دیتا اور بے گناہوں کے ستانے کیلئے رشوت نہیں لیتا۔ وہ جو یہ کرتا ہے کبھی نہ ٹلیگا۔ (زبور ۱۵: ۲-۵) +

کیونکہ مَیں ڈرتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ مَیں آکر جیسا تمہیں چاہتا ہوں ویسا نہ پاؤں۔ اور مجھے بھی جیسا تم نہیں چاہتے ویسا ہی پاؤ کہ تم میں جھگڑا۔ حسد۔ غُصّہ۔ تفرقے۔ بدگوئیاں۔ غیبتیں۔ شیخیاں اور فساد

قرآن مجید

تمسخر غیبت تہمت اور بُرے القاب سے نام لینے کی ممانعت

(۱) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْھُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓی اَنْ یَّکُنَّ خَیْرًا مِّنْھُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ ۝

ترجمہ۔ مسلمانو! مرد مردوں پر نہ ہنسیں عجب نہیں کہ جن پر وہ ہنستے ہیں وہ خدا کے نزدیک اُن سے بہتر ہوں۔ اور نہ عورتیں عورتوں پر ہنسیں عجب نہیں کہ جن پر وہ ہنستی ہیں وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور ایک دوسرے کو طعنے نہ دو اور نہ ایک دوسرے کے نام دھرو۔ ایمان لائے پیچھے بدتہذیبی کا نام ہی بُرا ہے اور جو ان حرکات سے باز نہ آئے وہی ظالم ہے ۔

مسلمانو! لوگوں کی نسبت بدگمانی کرنے سے بچتے رہو کیونکہ بعض بدگمانی گناہ ہے۔ اور ایک دوسرے کی ٹٹول میں نہ رہا کرو اور نہ ایک دوسرے کی غیبت کیا کرو۔ بھلا تم میں سے کوئی اس بات کو گوارا کریگا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ یہ تو یقیناً تمہیں گوارا نہیں تو غیبت کیوں گوارا ہو کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا مُردار کھانا ہے ۔

صحف مطہرہ

ہوں۔ (۲ کرنتھیوں ۱۲ : ۲۰) ❖

پس وہ ہر طرح کی ناراستی۔ بدی۔ لالچ۔ بدخواہی سے بھر گئے اور حسد خونریزی۔ جھگڑے۔ مکاری بغض سے معمور ہو گئے۔ اور غیبت کرنے والے۔ بدگو۔ خدا کی نظر میں نفرتی۔ اوروں کے بے عزت کرنے والے مغرور شیخی باز۔ بدیوں کے بانی۔ ماں باپ کے نافرمان۔ بیوقوف۔ عہدشکن۔ طبعی محبت سے خالی۔ بے رحم ہو گئے۔ حالانکہ وہ خدا کا یہ حکم جانتے ہیں کہ ایسے کام کرنے والے موت کی سزا کے لائق ہیں۔ پھر بھی نہ فقط آپ ہی ایسے کام کرتے ہیں۔ بلکہ اور کرنے والوں سے خوش بھی ہوتے ہیں ❖

(رومیوں ۱ : ۲۹ - ۳۲) ❖

یتیم اور سائل کو جھڑکنے کی ممانعت۔

(۱) تو مسافر کو ہرگز نہ ستا اور اُس سے بدسلوکی نہ کر۔ اس لئے کہ تم بھی زمین مصر میں مسافر تھے۔ تم کسی بیوہ یا یتیم لڑکے کو دُکھ مت دو۔ اگر تو اُن کو کسی طور سے ستائیگا اور وہ مجھ سے فریاد کریں تو میں یقیناً اُن کی فریاد سُنونگا۔ اور میرا قہر بھڑکیگا۔ میں تجھے تلوار سے مار ڈالونگا اور تیری جورُوواں رانڈیں اور تیرے بچے لاوارث ہو جائینگے۔ (خروج ۲۲ : ۲۲-۲۴)

جو کوئی تجھ سے مانگے اُسے دے۔ (متی ۵ : ۴۲) ❖

اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کی ممانعت۔

(۱) لیکن جب تمہیں ایک شہر میں ستائیں تو دوسرے کو بھاگ

قرآن مجید

اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے
(۴۹ : ۱۱-۱۲)*

یتیم اور سائل کو جھڑکنے کی ممانعت۔

(۱) فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔
ترجمہ۔ پس یتیم پر سختی مت کرو اور سائل کو مت جھڑکو اور خدا کی نعمتوں کا چرچا کیا کرو۔ (۹۳ : ۱۰-۱۱)*

اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کی ممانعت۔

(۱) وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ج

صحف مطہرہ

جاؤ۔ (متی ۱۰: ۲۳)*

جھوٹی قسم کی اور قسم کو پورا نہ کرنے کی ممانعت۔

(۱) اور تم میرے نام لے کے جھوٹی قسم نہ کھاؤ تو خدا کے نام کی تکفیر مت کر۔ (احبار ۱۹: ۱۲)*

اگر کوئی مرد خداوند کی منّت مانے یا قسم کھا کے اپنی جان پر کوئی خاص فرض ٹھہرائے تو وہ اپنی بات نہ ٹالے بلکہ سب پر جو کچھ اُس کے منہہ سے نکلا ہے عمل کرے۔ (گنتی ۳۰: ۲)*

جو کچھ تیرے منہہ سے نکلا تو اُس کو اُس منّت کے موافق۔ جو تو نے خداوند اپنے خدا کے لئے اپنی خوشی سے مانی ہے اور جس کا تو نے اپنے مُنہہ سے اقرار کیا ہے یاد رکھ اور اُس پر عمل کر*

(استثنا ۲۳: ۲۳)*

قرآن مجید

ترجمہ۔ اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ (۲: ۱۹۵)*

جھوٹی قسم کی اور قسم کو پورا نہ کرنے کی ممانعت۔

(۱) وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

ترجمہ اور اپنی قسموں میں سے خدا کو سلوک کرنے اور پرہیزگاری رکھنے اور لوگوں میں ملاپ کرانے کا مانع نہ ٹھہراؤ اور اللہ سنتا ہے اور جانتا ہے۔

(۲: ۲۲۴)*

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ اَنْ تَكُوْنَ اُمَّةٌ هِيَ اَرْبٰى مِنْ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبْلُوْكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَلَا تَتَّخِذُوْا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ بِمَا صَدَدْتُّمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝

ترجمہ۔ اور جب تم لوگ آپس میں قول و اقرار کر لو تو اللہ کی قسم کو پورا کرو۔ اور قسموں کو ان کے پکا ئے پیچھے نہ توڑو حالانکہ تم اللہ کو اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو کچھ شک نہیں کہ جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے بخوبی واقف ہے*

اور قسموں کے توڑنے میں اس عورت جیسے نہ ہو جس نے اپنا سوت کاتے پیچھے ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ ڈالا کہ لگو اپنی قسموں کو اس وجہ سے آپس

صحف مطہرہ

گواہی کے چھپانے کی ممانعت۔

(۱) تُو اپنے پڑوسی پر جھوٹی گواہی مت دے (خروج ۲۰: ۱۶)۔

دیانتدار گواہ جھوٹ نہیں کہتا لیکن جھوٹا گواہ بہتیری جھوٹی باتیں بولتا ہے (امثال ۱۴: ۵)۔

وہ جو سچ بولتا ہے صداقت کو آشکارا دکھلاتا ہے۔ پر جھوٹا گواہ دغا دیتا ہے (امثال ۱۲: ۱۷)۔

وہ آدمی جو اپنے ہمسائے پر جھوٹی گواہی دیتا ہے۔ ایک گوپال اور ایک تلوار اور ایک تیز تیر ہے۔ (امثال ۲۵: ۱۸)۔

چوری کی ممانعت۔

(۱) تم چوری نہ کرو۔ (احبار ۱۹: ۱۱)۔

قرآن مجید

کے فساد کا سبب بنانے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے زبردست ہے۔
خدا اس اختلاف حالت سے تم لوگوں کی آزمائش کرتا ہے اور جن چیزوں میں تم اختلاف کرتے ہو قیامت کے دن خدا تم پر ضرور ظاہر کردیگا۔ اور اپنی قسموں کو آپس کے فساد کا سبب نہ بناؤ کہ قدم جمے پیچھے اکھڑ جائیں اور راہ خدا سے روکنے کی پاداش میں تم کو عذاب الہٰی چکھنا پڑے اور تم کو بڑی سزا ہو۔ (۱۶: ۹۳-۹۴ و ۹۶)

گواہی کے چھپانے کی ممانعت۔

(۱) وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ

ترجمہ۔ اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو اس کو چھپائیگا تو وہ دل کا کھوٹا ہے۔

(۲: ۲۸۳)

چوری کی ممانعت۔

(۱) وَلَا تَسْرِقُوا۔

ترجمہ۔ تم چوری نہ کرو۔ (مشکوٰۃ کتاب الایمان بفی الصیام و الزکوٰۃ)

صحف مطہرہ

ماکولات کے متعلق۔

(۱) نگران کو لکھ بھیجیں کہ بتوں کی مکروہات اور حرامکاری اور گلا گھونٹے ہوئے جانوروں اور لہو سے پرہیز کریں۔ (اعمال ۱۵: ۲۰) +
کہ تم بتوں کی قربانیوں کے گوشت سے اور لہو اور گلا گھونٹے ہوئے جانوروں اور حرامکاری سے پرہیز کرو۔ (اعمال ۱۵: ۲۹) +
اور سُوءر کہ کھُر اُس کا دو حِصّہ ہوتا ہے اور اس کا پاؤں چِرا ہے پر وُہ جگالی نہیں کرتا۔ وہ بھی تمہارے لئے ناپاک ہے۔ تم اُن کے گوشت میں سے کچھ نہ کھائیو اور ان کی لاشوں کو نہ چھُوئیو۔ کہ یہ تمہارے لئے ناپاک ہیں (احبار ۱۱: ۷-۸) +
اس لئے میں نے بنی اسرائیل کو حکم کیا کہ کسی گوشت کا لہو مت کھاؤ کیونکہ ہر جسم کی زندگی اس کا لہو ہے۔ جو کوئی اُسے کھائیگا کٹ جائیگا۔ اور جو کوئی کسی حیوان کو جو از خود مر گیا ہو یا اُسے درندے نے پھاڑا ہو کھائے تو وہ شخص خواہ تمہارے دیس کا ہو خواہ پردیسی وہ اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے۔ تب وہ پاک ہوگا۔ پر اگر وہ نہ دھوئے اور نہ غسل کرے تو وہ اپنا گناہ آپ اُٹھائیگا (احبار ۱۷: ۱۴-۱۶) +
جو حیوان آپ سے مر جائے تم اُسے مت کھائیو۔ (استثنا ۱۴: ۲۱) +
لیکن خبردار کہ لہو مت کھائیو۔ کیونکہ لہو جو ہے سو جان ہے۔ اور مناسب نہیں کہ تو گوشت کے ساتھ جان کھائے (استثنا ۱۲: ۲۳) +

قرآن مجید

ماکولات کے متعلق۔

(۱) أُحِلَّتْ لَكُم بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ

ترجمہ۔ چارپائے جانور تمہارے لئے حلال کر دئے گئے ہیں مگر وہ جو تم کو آگے پڑھ کر سنائے جائینگے۔ (۵: ۱) ✦

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَن تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ط

ترجمہ۔ مرا ہُوا جانور۔ اور لہو۔ اور سؤر کا گوشت۔ اور وہ جانور جو خدا کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ اور جو گلا گھٹنے سے مرگیا ہو۔ اور جو چوٹ سے مرا ہُوا ہو اور جو اوپر سے گر کر مرا ہو اور جو کسی جانور کا سینگ لگ کر مرا ہو یہ سب تم پر حرام کرائے گئے ہیں۔

اور نیز وہ جانور جس کو درندوں نے پھاڑ کھایا ہو۔ مگر جس کے مرنے سے پہلے تم اس کو ذبح کرو تو وہ حرام نہیں ہے ✦

اور نیز جو کسی بُت پر چڑھا کر ذبح کیا گیا ہو حرام ہے ✦

اور نیز جوئے کے طور پر تقسیم کیا ہُوا گوشت حرام ہے۔ (۵: ۴) ✦

فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِن كُنتُم بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ۝

ترجمہ۔ اگر تم کو خدا کے احکام کا پُورا یقین ہے تو اس جانور کو کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا جائے:۔

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ ۝

صحف مطہرہ

اخلاق کے متعلق۔

(۱) مگر جو باتیں مُنہ سے نکلتی ہیں وہ دل سے نکلتی ہیں۔ اور وہی آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔ کیونکہ بُرے خیال۔ خونریزیاں۔ زناکاریاں۔ حرام کاریاں۔ چوریاں۔ جھوٹی گواہیاں۔ بدگوئیاں دل ہی سے نکلتی ہیں۔ یہی باتیں ہیں جو آدمی کو ناپاک کرتی ہیں (متی ۱۵: ۱۸-۲۰)

شادی بیاہ کے متعلق۔

(۱) تُو اپنے باپ کی برہنگی یا اپنی ماں کی برہنگی زنہار ظاہر نہ کر۔ کہ وہ تیری ماں ہے تُو اُس کی برہنگی ظاہر نہ کر۔ تُو اپنے باپ کی جورُو کی برہنگی ظاہر نہ کر۔ کہ وُہ تیرے باپ کی برہنگی ہے۔ تُو اپنی بہن کی برہنگی یا اپنے باپ کی بیٹی یا اپنی ماں کی بیٹی کی برہنگی خواہ وہ گھر میں پیدا ہوئی ہو خواہ اور کہیں ظاہر مت کر۔ تُو اپنے بیٹے کی بیٹی یا اپنی بیٹی کی بیٹی کی برہنگی ظاہر مت کر کہ اُن کی برہنگی عین تیری برہنگی ہے۔ تیرے باپ کی جورو کی بیٹی جو تیرے

قرآن مجید

ترجمہ۔ اور جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اس کو مت کھاؤ (۶: ۱۱۹ و ۱۲۱)۔
قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ؕ
ترجمہ۔ اے پیغمبر! کہدو کہ قرآن میں کوئی چیز کھانے والے کے لئے میں حرام نہیں پاتا۔ مگر یہ کہ مرا ہُوا ہو۔ اور بہتا خون۔ اور سوٗر کا گوشت۔ وہ نجس ہے یا گناہ۔ جو اللہ کے سوا کسی اَور نام پر ذبح کیا گیا ہو (۶: ۱۴۶)۔

اخلاق کے متعلق

(۱) قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ ؕ
ترجمہ۔ اے پیغمبر! کہدو کہ میرے مالک نے صرف بُرے کاموں کو حرام کیا ہے خواہ پوشیدہ ہوں یا ظاہر اور گناہ کو اور ناحق ظلم کو اور شرک کو۔ (۷: ۳۱)۔

شادی بیاہ کے متعلق۔

(۱) وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ؗ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ؗ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ

صحف مطہرہ

باپ کے نطفے سے ہے تیری بہن ہے تُو اس کی برہنگی ظاہر مت کر۔
تُو اپنے باپ کی بہن کی برہنگی ظاہر مت کر کہ وہ تیرے باپ کی رشتدار
ہے۔ اپنی ماں کی بہن کی برہنگی ظاہر مت کر کہ وہ تیری ماں کی رشتہ دار
ہے۔ تُو اپنے باپ کے بھائی کی برہنگی ظاہر مت کر اور اُس کی جورُو کے
نزدیک مت جا۔ وہ تیری چچی ہے۔ تُو اپنی بہو کی برہنگی ظاہر مت کر کہ وہ
تیرے بیٹے کی جورو ہے تُو اُس کی برہنگی ظاہر مت کر۔ تُو اپنے بھائی کی
جورُو کی برہنگی ظاہر مت کر کہ وہ تیرے بھائی کی برہنگی ہے۔ تو کسی
عورت کی اور اس کی بیٹی کی برہنگی ظاہر مت کر۔ اور تُو اُس عورت کے
بیٹے کی بیٹی یا اس کی بیٹی کی بیٹی مت لے تاکہ اس کی برہنگی ظاہر کرے
کہ وہ اس کی رشتہ دار ہے۔ کہ یہ بڑی بے حیائی ہے۔ اور تُو کسی عورت
کو اُس کی بہن سمیت جورُو مت کر تاکہ اُس کی بھی برہنگی ظاہر کرے پہلی
کے جیتے جی کہ یہ اس کا جلانا ہے۔ (احبار ۱۸: ۷-۱۸)+

اور جب تُو لڑائی کے لئے اپنے دشمنوں پر خروج کرے اور خداوند
تیرا خدا ان کو تیرے ہاتھوں میں گرفتار کرے اور تُو انہیں اسیر کر لائے
اور ان اسیروں میں خوبصورت عورت دیکھے اور تیرا جی اُسے چاہے
کہ تُو اُسے اپنی جورُو بنائے۔ تو تُو اُسے اپنے گھر میں لا اس کا سر
منڈوا اور ناخن کٹوا۔ تو وہ اپنا اسیری کا لباس اُتارے اور تیرے
گھر میں رہے اور ایک مہینہ بھر اپنے باپ اور اپنی ماں کے سوگ
میں بیٹھے۔ بعد اُس کے تُو اُس کے ساتھ خلوت کر اور اس کا خصم

قرآن مجید

تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝
وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ
مُسٰفِحِيْنَ ۝

ترجمہ۔ اور جن عورتوں کے ساتھ تمہارے باپ نے نکاح کیا ہو تم اُن کے ساتھ نکاح نہ کرنا مگر جو ہو چکا سو ہو چکا تاہم) یہ بڑی بے حیائی اور غضب کی بات تھی اور بہت ہی بُرا دستور تھا۔ (مسلمانو) تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپیاں اور تمہاری خالائیں اور بھتیجیاں اور تمہاری بھانجیاں اور تمہاری ساسیں (یہ سب) تم پر حرام ہیں اور جن بیبیوں کے ساتھ تم صحبت داری کر چکے ہو ان کی گیلڑ لڑکیاں جو (غالباً) تمہاری گودوں میں پرورش پاتی ہیں (تم پر حرام ہیں) لیکن اگر ان بیبیوں کے ساتھ تم نے صحبت داری نہ کی ہو تو گیلڑ لڑکیوں کے ساتھ نکاح کر لینے سے) تم پر کچھ گناہ نہیں اور (تمہاری بہوئیں یعنی) تمہارے (اپنے) صلبی بیٹوں کی بیبیاں (بھی تم پر حرام ہیں) اور دو بہنوں کا ایک ساتھ (نکاح میں) رکھنا (بھی حرام ہے) ۔ مگر جو ہو چکا (سو ہو چکا) بے شک اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے اور وہ عورتیں (بھی حرام ہیں) جو (دوسروں کی) قیدِ (نکاح) میں ہوں مگر وہ جو (کافروں کی لڑائی میں قید ہو کر) تمہارے قبضے میں آئی ہوں (یہ) خدا کا حکم تحریری ہے (جو تم پر لازم کیا جاتا ہے) اور (جو عورتیں تم پر حرام کی گئیں) ان کے علاوہ (سب عورتیں) تمہارے

صحفِ مطہرہ

بن اور وہ تیری جورو ہے۔ (استثنا ۲۱: ۱-۱۴) ۞

قرآن مجید

لئے حلال ہیں بشرطیکہ شہوت رانی کے لئے نہیں بلکہ قید (نکاح) میں لانے کی غرض سے مال (یعنے مہر) کے بدلے (نکاح کرنا) چاہو۔

(۴ : ۲۶-۲۸) ❖

صحفِ مطہرہ

(۱) اور اگر مرد اس عورت سے جو کپڑوں سے ہو ہم بستر ہو اور اس کی برہنگی ظاہر کرے تو اُس نے اُس کا چشمہ کھولا ہے اور اِس نے اپنے لہو کا چشمہ کھلوایا۔ سو وہ دونوں اپنی قوم میں سے کٹ جائینگے۔ (احبار ۲۰: ۱۸) اور وہ عورت جب تک اپنی نجاست کے باعث الگ رہے تو اُس کی برہنگی ظاہر کرنے کو اُس کے نزدیک مت جا۔ (احبار ۱۸: ۱۹)+

قرآن مجید

(۱) وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ

ترجمہ۔ اور اے پیغمبر! لوگ تم سے حیض کے بارہ میں سوال کرتے ہیں تو ان کو سمجھا دو کہ وہ گندگی ہے۔ حیض کے ایام میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک پاک نہ ہولیں ان کے پاس مت جاؤ۔ (۲:۲۲۲)

صحف مطہرہ

(۱) اگر کوئی مرد کوئی عورت لے کے اُس سے بیاہ کرے اور بعد اُس کے ایسا ہو کہ وہ اُس کی نگاہ میں عزیز نہ ہو اِس سبب سے کہ اُس نے اُس میں کچھ پلید بات پائی تو وہ اُس کا طلاق نامہ لکھ کے اُس کے ہاتھ دے اور اُسے اپنے گھر سے باہر کرے اور جب وہ اُس کے گھر سے نکل گئی تو جا کے دوسرے مرد کی ہو۔ (استثنا ۲۴: ۱-۲) +
کیونکہ خداوند اسرائیل کا خدا فرماتا ہے۔ کہ مَیں طلاق سے بیزار ہوں اور اس سے بھی جو ظلم سے اپنے لباس کو چھپاڈالتا ہے ربُّ الافواج فرماتا ہے۔ اس لئے تم اپنی طبیعت کی بابت خبردار رہو تا کہ بیوفائی نہ کرو۔ (ملاکی ۲: ۱۶) +

قرآن مجید

(۱) وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ط

ترجمہ۔ اور جب تم عورتوں کو طلاق دے دو اور اپنی مدت پوری کر لیں اور جائز طور پر آپس میں کسی سے ان کی مرضی مل جائے تو ان کو دوسرے شوہروں کے ساتھ نکاح کر لینے سے نہ روکو۔ (۲ : ۲۳۲)۔

وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابغض الحلال الی اللہ الطلاق۔

ترجمہ۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ حلال میں خدا کو جس سے سب سے زیادہ بغض ہے وہ طلاق ہے۔ (مشکوٰۃ کتاب النکاح فی الخلع والطلاق)۔

صحفِ مطہرہ

(۱) اگر تُو میرے لوگوں میں سے جس کسی کو جو تیرے آگے محتاج ہے کچھ قرض دے تو اُس سے بیاجیوں کی طرح سلوک مت کر اور اُس سے سُود مت لے۔ (خروج ۲۲: ۲۵) +

اور اگر تمہارا بھائی تمہارے بیچ میں محتاج اور تہیدست ہو جائے تو تم اُس کی دستگیری کرو خواہ وہ اجنبی ہو خواہ مسافر تاکہ وہ تیرے ساتھ زندگانی بسر کرے۔ تُو اُس سے سُود اور نفع مت لے پر اپنے خدا سے ڈر۔ تاکہ تیرا بھائی تیرے ساتھ زندگانی بسر کرے۔ تُو اُسے سُود پر روپیہ قرض مت دے نہ اُسے نفع کے لئے کھانا کھلا۔ میں خداوند تمہارا خدا ہوں جو تم کو زمینِ مصر سے نکال لایا تاکہ تمہیں کنعان کی زمین دوں اور تمہارا خدا ہوؤں۔ (احبار ۲۵: ۳۵-۳۸) +

(۲) مَیں بھی اور میرے بھائی اور میرے چاکر اُن سے روپیا اور غلّہ لے سکتے۔ پر مَیں تمہاری مِنّت کرتا ہوں کہ ہم لوگ سُود لینے سے ہاتھ اُٹھائیں۔ آج ہی دِن اُن کے کھیت اور اُن کے انگورستان اور زیتون کے باغ اور اُن کے گھر اور سوواں حِصّہ نقدی کا اور اناج اور مَے اور تیل کا جو تم نے اُن سے لیا ہے اُنہیں پھیر دیجیو +
(نحمیاہ ۵: ۱۰-۱۱) +

قرآن مجید

(۱) یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَۃً ص وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

ترجمہ۔ مسلمانو! سُود در سُود نہ کھاؤ کہ اصل مِل مِل کر دوگنا چوگنا ہوتا چلا جائے اور اللہ سے ڈرو۔ عجب نہیں کہ فلاح پاؤ (۳ : ۱۲۵) +

(۲) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ج وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَکُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِکُمْ ج لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ۔ مسلمانو! اگر تم ایمان رکھتے ہو تو اللہ سے ڈرو۔ اور جو سُود لوگوں کے ذِمے باقی ہے اُس کو چھوڑ دو۔ اور اگر ایسا نہیں کرتے۔ تو اللہ اور اُس کے رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو رہو۔ اور اگر توبہ کرتے ہو تو اپنی اصلی رقم لے لو۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ کوئی تم پر ظلم کرے۔ (۲ : ۲۷۸) +

صحف مطہرہ

(۱) اور ہارون اور اُس کے بیٹے اپنے ہاتھ پاؤں اس سے دھوئیں
(خروج ۳۰ : ۱۹) *
اگر تمہارے درمیان کوئی شخص اُس ناپاکی سے جو رات کو اتفاقاً ہوتی ہے
نجس ہو جائے تو وہ خیمہ گاہ سے باہر نکل جائے اور پھر خیمہ گاہ میں نہ
آئے لیکن جب شام ہونے لگے وہ پانی سے غسل کرے اور
جب آفتاب غروب ہو چکے تو خیمہ گاہ میں پھر آئے۔
(استثنا ۲۳ : ۱۰-۱۱) *

قرآن مجید

(۱) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ط

ترجمہ۔ مسلمانو! جب نماز کے لئے آمادہ ہو تو اپنے منہ ہاتھ دھو لیا کرو۔ اور اگر تم جنوب ہو تو غسل کر کے پاک صاف ہو جاؤ۔ (۵: ۸)+

صحف مطہرہ

(۱) پھر ربُّ الافواج کا کلام مجھے پہنچا اور اُس نے کہا کہ ربُّ الافواج یوں فرماتا ہے کہ چوتھے مہینے کا روزہ اور پانچویں کا روزہ اور ساتویں کا روزہ اور دسویں کا روزہ اہلِ یہوداہ کے لئے خوشی اور خُرمی کے دن اور طرب انگیز عیدیں ہونگے۔ اِس لئے تم سچائی اور سلامتی کو عزیز رکھو (زکریاہ ۸: ۱۸-۲۰)

اور یہ تمہارے لئے قانونِ دائمی ہوگا کہ ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ تم میں سے ہر ایک خواہ وہ تمہارے دیس کا ہو خواہ پردیسی جس کی بودوباش تم میں ہے اپنی جان کو دُکھ دے اور کسی طرح کا کام نہ کرے۔

(احبار ۱۶: ۲۹)

قرآن مجید

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۔

ترجمہ: مسلمانو! جس طرح تم سے پہلے لوگوں (اہل کتاب) پر روزہ رکھنا فرض تھا تم پر بھی فرض کیا گیا تاکہ تم گناہوں سے بچو۔ (۲ : ۱۷۹) +

صحف مطہرہ

(۱) جوکوئی آدمی کا لہو بہائے آدمی ہی سے اُس کا لہو بہایا جائیگا۔(پیدائش ۹:۶)+
اور وہ جو انسان کو مار ڈالیگا سو مار ڈالا جائیگا۔(احبار ۲۴ :۱۷)+
تو تو جان کے بدلے جان لے۔اور آنکھ کے بدلے آنکھ۔دانت کے بدلے دانت اور ہاتھ کے بدلے ہاتھ پاؤں کے بدلے پاؤں جلانے کے بدلے جلانا زخم کے بدلے زخم اور چوٹ کے بدلے چوٹ۔
(خروج ۲۱: ۲۴-۲۵)+

(۲) اور اگر کوئی مرد کے ساتھ سوئے جیسے عورت کے ساتھ سوتا ہے اُن دونوں نے مکروہ کام کیا۔وہ قتل کئے جائیں۔ان کا خون اُنہیں پر ہے
(احبار ۲۰: ۱۳)+

(۳) اور اگر کوئی مرد جانور سے جماع کرے وہ قتل کیا جائے۔اور تم اُس چارپائے کو بھی مار ڈالو۔(احبار ۲۰: ۱۵)+

قرآن مجید

۱) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ

ترجمہ۔ مسلمانو! جان کا بدلہ جان لینا تم پر فرض ہو چکا ہے۔ (۲: ۱۷۳) +

اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ

ترجمہ۔ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ۔ اور ناک کے بدلے ناک۔ اور کان کے بدلے کان۔ اور دانت کے بدلے دانت۔ اور زخموں کا بدلہ زخم۔ (۵: ۴۹) +

۲) وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۔

ترجمہ۔ جو تم میں سے لواطت کا کام کریں ان دونوں کو بے حد تکلیف پہنچاؤ (۴: ۲۰) +

وعن عکرمہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجدتموہ یعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول بہ۔

ترجمہ۔ عکرمہؓ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جس شخص کو تم لواطت کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کرو۔ (مشکوٰۃ کتاب الحدود فی الرجم والجلد) +

۳) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی بھیمۃ فاقتلوہ واقتلوھا۔

ترجمہ۔ عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص چوپائے کے ساتھ زنا کرے اس کو اور اس چوپائے کو قتل کرو۔ (مشکوٰۃ کتاب الحدود فی الرجم والجلد) +

صحف مطہرہ

(۴) جو لڑکی کہ کنواری ہے اور وہ کسی کی منگیتر ہو اور کوئی اور شخص اُسے شہر میں پاکے اُس سے ہم صحبت ہو تو تم ان دونوں کو اس شہر کے دروازے پر نکال لاؤ اور تم ان پر پتھراؤ کرو کہ وہ مر جائیں۔ لڑکی کو اس لئے کہ وہ شہر میں ہوتے ہوئے نہ چلائی۔ اور مرد کو اس لئے کہ اُس نے اپنے ہمسائے کی جورو کو رُسوا کیا۔ سو تُو شر کو اپنے درمیان سے دفع کیجیو۔ (استثنا ۲۲: ۲۳-۲۴)

قرآن مجید

(۴) اَلشَّیْخُ وَالشَّیْخَۃُ اِذَا زَنَیَا فَارْجُمُوْھُمَا۔
ترجمہ۔ جب زن دار مرد اور شوہر دار عورت آپس میں زنا کریں تو دونوں کو سنگ سار کرو۔ (مرقاۃ)

صحف مطہرہ

خدا کے فرمانبردار مخلوق ہیں۔

(۱) تُو ہاں تُو ہی اکیلا خداوند ہے۔ تُو نے آسمان کو اور آسمانوں کے آسمان کو اور اُن کی ساری آبادی کو اور زمین کو اور جو کچھ اُس پر ہے اور سمندروں کو اور جو کچھ اُن میں ہے بنایا۔ اور تُو سبھوں کا پروردگار ہے۔ اور آسمانوں کا لشکر تیرا سجدہ کرتا ہے۔ (نحمیاہ ۹ : ۶) +

خداوند کو مبارک کہو اے اُس کے فرشتو تم جو زور میں سبقت لے جاتے ہو اور اُس کے حکموں پر عمل کرتے ہو اور اس کے کلام کی آواز کو سُنتے ہو۔ خداوند کو مبارک کہو اے سب اُس کے لشکرو اے اُس کی خدمت کرنے والو تم جو اُس کی مرضی پر چلتے ہو۔ (زبور ۱۰۳ : ۲۰-۲۱) +

خدا کی پرستش کرتے ہیں۔

(۱) اے اُس کے سب فرشتو! اُسکی ستائش کرو۔ اے اُس کے سب لشکرو اس کی ستائش کرو۔ (زبور ۱۴۸ : ۲) +

اور سارے فرشتے اس تخت اور بزرگوں اور چاروں جانداروں کے گرداگرد کھڑے ہیں۔ پھر وہ تخت کے آگے مُنہ کے بل گر پڑے اور خدا کو سجدہ کرکے کہا۔ آمین۔ حمد اور تمجید اور حکمت اور شکر اور عزت اور قدرت اور طاقت ابدالآباد ہمارے خدا کی ہو۔ آمین۔ (مکاشفات ۷ : ۱۱ و ۱۲) +

اور اِن چاروں جانداروں کے چھ چھ پر ہیں اور چاروں طرف اور اندر آنکھیں ہی آنکھیں ہیں۔ اور رات دن بغیر آرام لئے یہ کہتے رہتے ہیں کہ قدّوس۔ قدّوس قدّوس خداوند خدا قادرِ مطلق جو تھا اور جو ہے اور جو آنیوالا ہے (مکاشفات ۴ : ۸) +

قرآن مجید

خدا کے فرمانبردار مخلوق ہیں۔

(۱) بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ۔

ترجمہ۔ فرشتے خدا کی بیٹیاں نہیں بلکہ اُس کے معزز بندے ہیں اُس کے آگے بڑھ کر بات نہیں کر سکتے اور وہ اُسی کے حکم پر کاربند رہتے ہیں۔ (۲۱: ۲۶)

خدا کی پرستش کرتے ہیں۔

(۱) اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ۔

ترجمہ جو فرشتے تمہارے پروردگار کے نزدیک ہیں اُس کی پرستش سے سرتابی نہیں کرتے اور اُسی کی تقدیس اور اُسی کے آگے سجدہ کرتے رہتے ہیں۔ (۷: ۲۰۵)

وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ

ترجمہ۔ اور اے پیغمبر! اُس دن فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گردا گرد حلقہ باندھے اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ اُس کی تقدیس کر رہے ہیں (۳۹: ۷۶)

صحفِ مطہرہ

فرشتوں کے پر۔

(۱) اُس کے آس پاس سرافیم کھڑے تھے۔ جن میں سے ہر ایک کے چھ چھ پر تھے۔ اور ہر ایک دو پروں سے اپنا مُنہ ڈھانپے تھا اور دو سے اپنے پاؤں ڈھانپے تھا۔ اور دو سے وہ اُڑتا تھا۔ اور ایک نے دوسرے کو پکارا اور کہا۔ قدوس قدوس۔ قدوس رب الافواج ہے۔ ساری زمین اس کے جلال سے معمور ہے۔ (یشعیاہ ۶: ۲-۳)

جبرئیل و میکائیل۔

(۱) اور میں نے ایک آدمی کی آواز سُنی کہ اولائی کے درمیان پکار کے کہا کہ اے جبری ایل اس شخص کو اس رویت کے معنی سمجھا۔

(دانی ئیل ۸: ۱۶)

پر فارس کی مملکت کا سردار اکیس دن تک میرے مقابلہ میں کھڑا رہا۔ اور دیکھ میکائیل جو سرداروں میں بڑا ہے میری مدد کو پہنچا۔

(دانی ئیل ۱۰: ۱۳)

قرآن مجید

فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ ۝

ترجمہ: جو فرشتے تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں ہیں وہ رات دن اس کی تسبیح و تقدیس میں لگے رہتے ہیں اور وہ کبھی نہیں اکتاتے (۴۱ : ۳۸) ✤

فرشتوں کے پر۔

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ يَزِيْدُ فِى الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ط

ترجمہ۔ ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے محض عدم سے زمین و آسمان بنا نکالے اور اسی نے فرشتوں کو اپنا قاصد بنایا جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر ہیں اور جتنے چاہے اور پر زیادہ کر سکتا ہے۔ (۳۵ : ۱) ✤

جبرئیل و میکائیل۔

(۱) مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝

ترجمہ۔ جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرئیل اور میکائیل کا دشمن ہے تو اللہ بھی ان منکروں کا دشمن ہے۔ (۲ : ۹۱) ✤

صحف مطہرہ

(۱) کہ اُس نے حکم دیا اور وہ موجود ہو گئے۔ اُس نے ان کو ابدی پائداری بخشی۔ اُس نے ایک تقدیر مقرّر کی جو ٹل نہیں سکتی۔ (زبور ۱۴۸: ۶ و ۷)۔

قرآن مجید

۱ اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝

ترجمہ۔ ہم نے تو ہر چیز کو تقدیر کے موافق بنایا۔ (۵۴: ۴۹)+

قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا۔

ترجمہ۔ بیشک اللہ نے ہر چیز کا اندازہ ٹھہرا دیا۔ (۶۵: ۳)+

صحفِ مطہرہ

(۱) اور جن فرشتوں نے اپنی حکومت کو قائم نہ رکھا۔ بلکہ اپنے خاص مقام کو چھوڑ دیا اُن کو اُس نے دائمی قید میں تاریکی کے اندر روزِ عظیم کی عدالت تک رکھا ہے۔ (یہوداہ کا خط آیت ۶)

کیونکہ جب خدا نے گناہ کرنے والے فرشتوں کو نہ چھوڑا بلکہ جہنم میں بھیج کر تاریک غاروں میں ڈال دیا تاکہ عدالت کے دن تک حراست میں رہیں۔ (۲ پطرس ۲ : ۴)

شیطان انسان کا دشمن ہے۔

(۱) تم ہوشیار اور بیدار رہو۔ تمہارا مخالف ابلیس گرجنے والے شیر ببر کی طرح ڈھونڈھتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھائے۔ تم ایمان میں مضبوط ہو کر اور یہ جان کر اس کا مقابلہ کرو کہ تمہارے بھائی جو دُنیا میں ہیں ایسے ہی دُکھ بھر رہے ہیں۔ (۱ پطرس ۵ : ۸-۹)

شیطان جھوٹا ہے اور جھوٹ کا بانی۔

(۱) تم اپنے باپ ابلیس سے ہو۔ اور اپنے باپ کی خواہشوں کو پورا کرنا چاہتے ہو۔ وہ شروع ہی خونی ہے۔ اور سچائی پر قائم نہیں رہا۔ کیونکہ اس میں سچائی ہے نہیں۔ جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو اپنی ہی سی کہتا ہے۔ کیونکہ وہ جھوٹا ہے بلکہ جھوٹ کا باپ ہے۔ (یوحنا ۸ : ۴۴)

قرآن مجید

۱) قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ۝ وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ۝

ترجمہ۔ خدا نے فرمایا کہ اے شیطان تو اس سے نکل جا تو راندہ ہے۔ اور قیامت تک تجھ پر لعنت برسا کرے گی۔ (۱۵: ۳۴-۳۵)

شیطان انسان کا دشمن ہے۔

۱) إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا ط

ترجمہ۔ کچھ شک نہیں کہ شیطان تمہارا دشمن ہے۔ تم بھی اس کو اپنا دشمن ہی سمجھے رہو۔ (۳۵: ۶)

شیطان جھوٹا ہے اور جھوٹ کا بانی۔

۱) إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ۔ شیطان تم کو برائی اور بے حیائی کے کام اور خدا پر بن سمجھے جھوٹ بولنے کو کہتا ہے۔ (۲: ۱۶۹)

صحف مطہرہ

زمین و آسمان کا تبدیل ہو جانا۔

(۱) پھر مَیں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا۔ کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی تھی۔ اور سمندر بھی نہ رہا۔ (مکاشفات ۲۱ : ۱) ✦

صور کا پھونکا جانا۔

(۱) اور وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجیگا اور وہ اس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اس سرے سے اُس سرے تک جمع کرینگے۔ (متی ۲۴ : ۳۱) ✦

اور یہ ایک دم میں۔ ایک پل میں پچھلا نرسنگا پھونکتے ہی ہو گا۔ کیونکہ نرسنگا پھونکا جائیگا اور مُردے غیر فانی حالت میں اُٹھینگے اور ہم بدل جائینگے۔ (اکرنتھیوں ۱۵ : ۵۲) ✦

اس وقت للکار اور مقرب فرشتے کی آواز سنائی دیگی اور خدا کا نرسنگا پھونکا جائیگا۔ (اتسلنیکیوں ۴ : ۱۶) ✦

قرآن مجید

زمین و آسمان کا تبدیل ہو جانا

(۱) یَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَیْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝

ترجمہ۔ اُس دن یہ زمین دوسری زمین سے اور یہ آسمان دوسرے آسمان سے تبدیل کر دئے جائینگے۔ اور جواب دہی کے لئے خدا کے سامنے حاضر ہو جائینگے۔ (۱۴: ۴۹) +

صور کا پھونکا جانا۔

(۱) وَیَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہُ ؕ وَکُلٌّ اَتَوْهُ دٰخِرِیْنَ ۝ وَتَرَی الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِیَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ

ترجمہ۔ اور جس دن پھونکا جائیگا صور میں تو گھبرا جائیگا جو کوئی آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔ مگر جس کو چاہے اللہ اور ہر ایک اس کے سامنے آئینگے ذلیل ہو کر۔ اور تو دیکھیگا پہاڑوں کو جن کو جمے ہوئے سمجھتا ہے کہ وہ چلتے جاتے ہیں بادل کے چلنے کی مانند۔

(۲۷: ۸۹-۹۰) +

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُکَّتَا دَکَّةً وَّاحِدَةً ۝

ترجمہ۔ پھر جب پھونکا جائیگا صور میں ایک دفعہ کا پھونکنا اور اُٹھائی جائیگی زمین اور پہاڑ پھر توڑے جائینگے ایک دفعہ کے توڑنے سے؛ (۶۹: ۱۳-۱۴) +

صحف مطہرہ

زلزلہ کا آجانا۔ زمین کا شق ہونا۔ اور پہاڑوں کا ریزہ ریزہ ہو جانا۔

(۱) اور ساتویں نے اپنا پیالہ ہوا پر اُلٹا اور مقدس کے تخت کی طرف سے بڑے زور سے یہ آواز آئی کہ ہو چکا۔ پھر بجلیاں اور آوازیں اور گرجیں پیدا ہوئیں۔ اور ایک ایسا بڑا بھونچال آیا کہ جب سے انسان زمین پر پیدا ہوئے ایسا بڑا اور سخت بھونچال کبھی نہ آیا تھا۔ اور ہر ایک ٹاپو اپنی جگہ سے ٹل گیا۔ اور پہاڑوں کا پتہ نہ لگا۔ (مکاشفات ۱۶: ۱۷-۱۸ و ۲۰)

قرآن مجید

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَأْتُوْنَ أَفْوَاجًا ۙ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ۙ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۚ

ترجمہ جس دن پھونکا جائیگا صور میں تو تم آؤ گے گروہ در گروہ اور کھولا جائیگا آسمان اور ہو جائیگا دروازے دروازے اور چلائے جائینگے پہاڑ پس ہو جائینگے غبار۔ (۷۸: ۱۷-۲۰)

زلزلہ کا آجانا۔ زمین کا شق ہونا۔ اور پہاڑوں کا ریزہ ریزہ ہو جانا۔

(۱) يَآيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ۚ

ترجمہ۔ لوگو! خدا سے ڈرو کیونکہ قیامت کا بھونچال ایک سخت مصیبت ہوگی۔ (۲۲: ۱)

يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۚ

ترجمہ اُس دن جب کہ زمین اور پہاڑ ہلنے لگیں اور پہاڑ ایک دوسرے سے ٹکرا کر ریت کے بھر بھرے ٹیلے ہو جائیں۔ (۷۳: ۱۴)

اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا ۙ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۙ

ترجمہ اُس وقت جب کہ زمین زور سے ہلنے لگیگی۔ اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائینگے جیسے ذرّے پڑے اُڑ رہے ہیں۔ (۵۶: ۴-۶)

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ

ترجمہ۔ جب کہ زمین ہلائی جائیگی اپنے ہلنے سے اور نکالیگی زمین اپنے دفینے۔

(۹۹: ۱-۲)

صحف مطہرہ

آفتاب اور ماہتاب کا تاریک ہونا اور ستاروں کا گر جانا۔

(۱) اور فوراً اُن دِنوں کی مصیبت کے بعد سُورج تاریک ہو جائیگا۔ اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا۔ اور ستارے آسمان سے گرینگے۔ اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائینگی (متی ۲۴:۲۹)+

اور جب اُس نے چھٹی مُہر کھولی تو مَیں نے دیکھا کہ ایک بڑا بھونچال آیا۔ اور سُورج کمبل کی مانند کالا اور سارا چاند خون سا ہو گیا۔ اور آسمان کے ستارے اس طرح زمین گر پڑے جس طرح زور کی آندھی سے ہل کر انجیر کے درخت میں سے کچے پھل گر پڑتے ہیں۔ اور آسمان اس طرح سرک گیا جس طرح مکتوب لپیٹنے سے سرک جاتا ہے۔ اور ہر ایک پہاڑ اور ٹاپو اپنی اپنی جگہ سے ٹل گیا۔ (مکاشفات ۶: ۱۲-۱۵)+

اور افلاک کا سارا لشکر بھی گل جائیگا اور آسمان کاغذ کی ناؤ کی مانند لپیٹے جائینگے بلکہ ان کا جھمّاؤں جھڑ جائیگا جیسے کہ تاک سے پتّے اور انجیر کے درخت سے کمہلایا ہُوا پات جھڑ جاتا ہے۔ (یشعیاہ ۳۴:۴)+

کیونکہ خداوند کا دن انفصال کی وادی میں آپہنچا سُورج اور چاند اندھیرے ہو جائینگے اور ستارے اپنی روشنی بخشنے سے باز آئینگے۔ (یوئیل ۳:۱۴-۱۵)+

خدا کا فرشتوں کے ساتھ آنا اور عدالت کرنا۔

(۱) اور اُس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دیگا۔ اور اس وقت زمین کی ساری قومیں چھاتی پیٹینگی۔ اور ابنِ آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھینگی اور وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ

قرآن مجید

آفتاب اور ماہتاب کا تاریک ہونا اور ستاروں کا گر جانا۔

(۱) إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ۔

ترجمہ۔ جب کہ آسمان پھٹ جائے اور جب کہ ستارے جھڑ پڑیں۔

(۸۲: ۱-۲)

إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَإِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ۔

ترجمہ۔ جب کہ آفتاب سیاہ ہو جائے اور تارے گر پڑیں۔

(۸۱: ۱-۲)

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۚ

ترجمہ۔ ہم آسمان کو اس طرح لپیٹینگے جیسے خطوں کا مکتوب لپیٹ لیا جاتا ہے۔ (۲۱: ۱۰۴)

فَإِذَا النُّجُومُ طُمِسَتْ ۙ وَإِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ ۔

ترجمہ۔ جب کہ تارے بے نور کئے جائینگے اور جب کہ آسمان پھاڑے جائینگے۔ (۷۷: ۸-۹)

خدا کا فرشتوں کے ساتھ آنا اور عدالت کرنا۔

(۱) هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ ۚ

ترجمہ۔ کیا یہ لوگ اس کے منتظر ہیں کہ خدا بادلوں میں فرشتوں کے ساتھ آئے اور امور کا فیصلہ ہو جائے (۲: ۲۰۶)

صحف مطہرہ

اپنے فرشتوں کو بھیجیگا اور وہ اُس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اِس سرے سے اُس سرے تک جمع کرینگے۔

(متی ۲۴: ۳۰-۳۱)

پھر مَیں نے چھوٹے بڑے سب مُردوں کو اُس تخت کے سامنے کھڑے ہوئے دیکھا اور کتابیں کھولی گئیں۔ پھر ایک اَور کتاب کھولی گئی یعنی کتابِ حیات۔ اور جس طرح اُن کتابوں میں لکھا ہوا تھا ان کے اعمال کے مطابق مُردوں کا انصاف کیا گیا۔ اور سمندر نے اپنے اندر کے مُردوں کو دیدیا اور مَوت اور عالمِ ارواح نے اپنے اندر کے مُردوں کو دیدیا۔ اور ان میں سے ہر ایک کے اعمال کے موافق اُس کا انصاف کیا گیا۔ (مکاشفات ۲۰: ۱۲-۱۳)

اور وہ وقت آپہنچا ہے کہ مُردوں کا انصاف کیا جائے اور تیرے بندے نبیوں اور مُقدّسوں اور ان چھوٹے بڑوں کو جو تیرے نام سے ڈرتے ہیں اجر دیا جائے اور زمین کے تباہ کرنے والوں کو تباہ کیا جائے۔ (مکاشفات ۱۱: ۱۸)

(۲) جب ابن آدم اپنے جلال میں آئیگا اور سب فرشتے اس کے ساتھ آئینگے تو اُس وقت وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھیگا۔ اور سب قومیں اُس کے سامنے جمع کی جائینگی اور وہ ایک کو دوسرے سے جُدا کریگا جیسے چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جُدا کرتا ہے۔ اور بھیڑوں کو اپنے داہنے اور بکریوں

قرآن مجید

وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝

ترجمہ۔ تمہارا خدا آئیگا اور فرشتے صف بصف۔ (۸۹: ۲۲)

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝ وَوُفِّیَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ۝

ترجمہ۔ اور روشن ہو جائیگی زمین اپنے پروردگار کے نور سے اور رکھی جائیگی کتاب اور حاضر کیا جائیگا پیغمبروں کو اور گواہوں کو اور فیصلہ کیا جائیگا ان میں ساتھ حق کے اور نہ ان پر ظلم کیا جائیگا۔ اور جس نے جیسے عمل کئے ہیں سب کو پورے پورے بھر دئے جائینگے۔ (۳۹: ۷۰-۷۱)

(۲) اَبُوْهُرَیْرَةَ یَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ یَا رَبِّ كَیْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَّنِیْ عِنْدَهٗ یَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ قَالَ یَا رَبِّ كَیْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ

صحف مطہرہ

کو بائیں کھڑا کریگا۔ اُس وقت بادشاہ اپنے دہنی طرف والوں سے کہیگا کہ آؤ۔ میرے باپ کے مبارک لوگو۔ جو بادشاہت بنائے عالم کے وقت سے تمہارے لئے تیار کی گئی ہے اُسے میراث میں لو۔ کیونکہ مَیں بھُوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ مَیں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ مَیں پردیسی تھا تم نے مجھے اپنے گھر میں اُتارا۔ ننگا تھا تم نے مجھے کپڑا پہنایا۔ بیمار تھا تم نے میری خبر لی۔ قید میں تھا تم میرے پاس آئے۔ تب راستباز جواب میں اس سے کہینگے اَے خداوند ہم نے کب تجھے بھُوکا دیکھ کر کھانا کھلایا۔ یا پیاسا دیکھ کر پانی پلایا؟ ہم نے کب تجھے پردیسی دیکھ کر گھر میں اُتارا؟ یا ننگا دیکھ کر کپڑا پہنایا؟ ہم کب تجھے بیمار یا قید میں دیکھ کر تیرے پاس آئے؟ بادشاہ جواب میں ان سے کہیگا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں چونکہ تم نے میرے ان سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی ایک کے ساتھ یہ کیا اس لئے میرے ہی ساتھ کیا۔ پھر وہ بائیں طرف والوں سے کہیگا۔ اَے ملعونو۔ میرے سامنے سے اُس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ۔ جو ابلیس اور اس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ کیونکہ مَیں بھُوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ پیاسا تھا تم نے مجھے پانی نہ پلایا۔ پردیسی تھا تم نے مجھے گھر میں نہ اُتارا۔ ننگا تھا تم نے مجھے کپڑا نہ پہنایا۔ بیمار اور قید میں تھا تم نے میری خبر نہ لی۔ تب وہ بھی جواب میں کہینگے اَے خداوند۔ ہم نے کب تجھے بھُوکا یا پیاسا یا پردیسی یا ننگا یا بیمار یا قید

قرآن مجید

اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَالِكَ عِنْدِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ لَوَجَدْتَ ذَالِكَ عِنْدِيْ ۝

ترجمہ۔ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کہیگا اے آدم کے بیٹے میں بیمار تھا مگر تُو نے میری عیادت نہ کی وہ کہیگا اے رب مَیں کیسے تیری عیادت کرتا تُو تو سارے جہان کا مالک ہے خدا فرمائیگا کیا تجھ کو نہیں معلوم تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اور تُو نے اُس کی عیادت نہیں کی تھی۔ کیا تجھ کو خبر نہ تھی کہ اگر تُو اُس کی عیادت کرتا تو تُو مجھ کو اس کے پاس پاتا اے آدم کے بیٹے مَیں نے تجھ سے کھانا مانگا اور تُو نے مجھ کو کھانا نہ کھلایا۔ وہ کہیگا۔ اے رب مَیں تجھ کو کیونکر کھانا کھلاتا تُو تو سارے جہان کا مالک ہے خدا فرمائیگا کیا تجھ خبر نہ تھی کہ تجھ سے میرے ایک بندے نے کھانا مانگا تھا اور تُو نے اُسے نہیں کھلایا کیا تجھ نہیں معلوم تھا کہ اگر تُو اُس کو کھلاتا تو اُس کا بدلہ تُو مجھ سے پاتا۔ اے ابنِ آدم مَیں نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تُو نے مجھ کو نہ پلایا وہ کہیگا اے رب مَیں تجھ کو کیسے پلاتا تُو تو سارے جہان کا مالک ہے خدا فرمائیگا میرے ایک بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا مگر تُو نے اُس کو نہیں پلایا اگر تو اُس

صحفِ مطہرہ

میں دیکھ کر تیری خدمت نہ کی ؟ اس وقت وہ اُن سے جواب میں کہیگا
مَیں تم سے سچ کہتا ہوں چونکہ تم نے ان سب سے چھوٹوں میں سے
کسی ایک کے ساتھ یہ نہ کیا اس لئے میرے ساتھ نہ کیا۔ اور یہ ہمیشہ
کی سزا پائینگے۔ مگر راستباز ہمیشہ کی زندگی۔ (متی ۲۵ : ۳۱ - ۴۶) +

(۳) کیونکہ خداوند دانش کا خدا ہے اور اعمال اس کے آگے تولے جاتے
ہیں۔ (۱۔ سموئیل ۲ : ۳) +
جیسے ان کے اعمال ہیں ویسی ان کو جزا دیگا۔ (یشعیاہ ۵۹ : ۱۸) +
مَیں خداوند دل کو جانچتا ہوں اور گُردوں کو آزماتا تاکہ مَیں ہر ایک آدمی کو
اُس کی چال کے موافق اور اُس کے کاموں کے پھل کے مطابق بدلہ
دُوں۔ (یرمیاہ ۱۷ : ۱۰) +
اور تُو ہر ایک کو اس کی راہوں کے موافق اور اس کے کاموں کے
پھل کے مطابق دیتا ہے۔ (یرمیاہ ۳۲ : ۱۹) +

(۴) جو چیزیں نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سُنیں نہ آدمی کے
دل میں آئیں۔
وہ سب خدا نے اپنے محبت رکھنے والوں کے لئے تیار کر دیں۔
(۱ کرنتھیوں ۲ : ۹) +

(۵) سب سے پچھلا دشمن جو نیست کیا جائیگا وہ موت ہے۔ (۱ کرنتھیوں ۱۵ : ۲۶)

قرآن مجید

کو پانی پلا دیتا تو اُس کا اجر مجھ سے پاتا۔ (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ والادب)۔

(۳) فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۗ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ ۝

ترجمہ۔ تو جس کے اعمال تول میں زیادہ نکلینگے تو وہ خاطر خواہ عیش میں ہوگا اور جس کے اعمال تول میں کم نکلینگے تو اُس کا ٹھکانا ہوگا ہاویہ (۱۰۱: ۵-۷)+

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

ترجمہ۔ اور اُس دن سے ڈرو جب کہ تم اللہ کی طرف لوٹا کر لائے جاؤگے پھر ہر شخص کو اُس کے کئے کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا اور لوگوں پر ظلم نہ ہوگا (۲: ۲۸۱-۲۸۲)+

(۴) اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر۔

ترجمہ۔ مَیں نے تیار کی ہیں اپنے نیک بندوں کے لئے وہ چیزیں کہ نہ آنکھ نے دیکھیں نہ کان نے سُنیں اور نہ انسان کے دل پر اُن کا گذر ہوُا۔ (مشکوٰۃ کتاب الفتن فی صفۃ الجنۃ)+

(۵) ثم یقال یا اھل الجنۃ خلود فلا موت ویا اھل النار خلود

صحف مطہرہ

اس کے بعد موت نہیں ہوگی اور نہ ماتم رہیگا نہ آہ و نالہ نہ درد +
(مکاشفات ۲۱:۴) +

قرآن مجید

فلا موت۔

ترجمہ۔اور پھر بہشتیوں اور دوزخیوں سے کہا جائیگا داخل ہو اپنی اپنی جگہ اب موت نہیں ہے۔(مسلم کتاب الجنتہ)

صحف مطہرہ

صادق زمین کے وارث ہونگے۔

(۱) صادق زمین کے وارث ہونگے اور ابد تک اُس پر بسینگے۔ (زبور ۳۷: ۲۹)

خدا کا ایک دن۔

(۲) کہ ہزار برس تیرے آگے ایسے ہیں جیسے کل کا دن جو گزر گیا۔
(زبور ۹۰: ۴)+

استغفار۔

(۳) میرے گناہ سے مجھ کو خوب دھو اور میری خطا سے مجھے پاک کر۔ . . .
. . . زوفا سے مجھے پاک کر کہ مَیں صاف ہو جاوٴں مجھ کو دھو کہ مَیں
برف سے زیادہ سفید ہو جاوٴں۔ (زبور ۵۱: ۲ و ۷)+

گُناہ سے دُور رہنے کی دعا۔

(۴) جتنا پُورب پچھم سے دور ہے اتنی دُور اس نے ہماری خطاوٴں کو ہم
سے جدا کر دیا۔ (زبور ۱۰۳: ۱۲)+

قرآن مجید

(۱) وَلَقَدۡ کَتَبۡنَا فِی الزَّبُوۡرِ مِنۡۢ بَعۡدِ الذِّکۡرِ اَنَّ الۡاَرۡضَ یَرِثُہَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوۡنَ ۝
ترجمہ۔ اور ہم زبور میں نصیحت کے بعد یہ بات لکھ چکے ہیں کہ ہمارے نیک بندے زمین کے وارث ہونگے۔ (۲۱ : ۱۰۵)*

(۲) وَاِنَّ یَوۡمًا عِنۡدَ رَبِّکَ کَاَلۡفِ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ ۝
ترجمہ۔ اور کچھ شک نہیں کہ تمہارے پروردگار کے نزدیک تم لوگوں کی گنتی کے مطابق ہزار برس ایک دن کے برابر ہے۔

(۲۲ : ۴۷)*

(۳) اللّٰھم طھّرنی بالثلج والبرد وماء البارد اللّٰھم طھّرنی من الذّنوب والخطایا کما ینقّی الثوبُ الابیض من الوسخ ۝
ترجمہ۔ اے خدا تو پاک کر دے مجھ کو برف اور اولے اور ٹھنڈے پانی کے ساتھ۔ اے اللہ تو پاک کر دے مجھ کو گناہوں اور خطاؤں سے جس طرح دھل جاتا ہے سفید کپڑا میل سے (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب ۳۹)

(۴) اللّٰھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب۔
ترجمہ۔ اے خدا مجھ میں اور میری خطاؤں میں دوری کر دے جیسی دوری کر

صحف مطہرہ

کلمہ۔

(۵) اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تُو نے بھیجا ہے جانیں۔

سب آدمی ایک بار دوزخ میں جائینگے۔

(۶) کیونکہ ہر شخص آگ سے نمکین کیا جائیگا۔ (مرقس ۹: ۴۹)

بیج بونے والے کی تمثیل۔

(۷) اور اس نے کہا۔ خدا کی بادشاہت ایسی ہے جیسے کوئی آدمی زمین میں بیج ڈالے۔ اور رات کو سوئے۔ اور دن کو جاگے۔ اور وہ بیج اس طرح اُگے اور بڑھے کہ وہ نہ جانے۔ زمین آپ سے آپ پھل لاتی ہے پہلے پتّی پھر بالیں۔ بعد اُس کے بالوں میں تیار دانے۔ پھر جب اناج پک چکا تو وہ فی الفور درانتی لگاتا ہے کیونکہ کاٹنے کا وقت آپہنچا۔
(مرقس ۴: ۲۶-۲۹)

قرآن مجید

دی تُو نے مشرق اور مغرب میں۔ مسلم کتاب المساجد باب ۲۵) ٭

(۵) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ ۝

ترجمہ۔ خدا ایک ہے اور محمدؐ اُس کا رسول ہے۔ (مشہور کلمہ) ٭

(۶) وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۚ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ۝

ترجمہ۔ اور کوئی نہیں تم میں جو نہ پہنچے اُس میں۔ یہ تیرے رب پر ضرور مقرر ہو چکا ہے۔ پھر اُن کو بچا دینگے جو ڈرتے ہیں (خدا سے) اور چھوڑ دینگے گنہگاروں کو اس میں اوندھے گرے۔ (۱۹: ۷۲-۷۳) ٭

(۷) وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۝

ترجمہ۔ اور (یہی) اوصاف اُن کے انجیل میں بھی ہیں (اور وہ روز بروز اس طرح ترقی کرتے جائینگے) جیسے کھیتی کہ اُس نے (پہلے زمین سے) اپنی سوئی نکالی پھر اس نے (غذائے نباتی کو ہوا اور مٹی سے جذب کر کے اپنی) اس (سوئی) کو قوی کیا چنانچہ وہ (رفتہ رفتہ) موٹی ہوئی (یہاں تک کہ) آخر کار (کھیتی) اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہو گئی (اور اپنی سرسبزی سے) لگی کسانوں کو خوش کرنے (اور خدا نے ان کو روز افزوں ترقی) اس لئے (دی ہے) کہ ان (کی ترقی) سے (ترسا ترسا کر) کافروں کو جلائے ٭

(۴۸: ۲۹) ٭

لہ اسلام نے لفظ یسوع کی جگہ پر لفظ محمد استعمال کیا ہے

صحف مطہرہ

دس کنواریوں کی تمثیل

(۸) اُس وقت آسمان کی بادشاہت اُن دس کنواریوں کی مانند ہو گی جو اپنی اپنی مشعلیں لے کر دُولہا کے استقبال کو نکلیں۔ اُن میں پانچ بیوقوف اور پانچ عقلمند تھیں۔ جو بیوقوف تھیں انہوں نے اپنی مشعلیں تو لے لیں مگر تیل اپنے ساتھ نہ لیا۔ مگر عقلمندوں نے اپنی مشعلوں کے ساتھ اپنی کپّیوں میں تیل بھی لے لیا۔ اور جب دُولہا نے دیر لگائی تو سب اُونگھنے لگیں اور سو گئیں۔ آدھی رات کو دھوم مچی کہ دیکھو دُولہا آ گیا! اُسکے استقبال کو نکلو۔ اس وقت وہ سب کنواریاں اُٹھ کر اپنی اپنی مشعلیں درست کرنے لگیں۔ اور بیوقوفوں نے عقلمندوں سے کہا کہ اپنے تیل میں سے کچھ ہمیں بھی دے دو کیونکہ ہماری مشعلیں بُجھی جاتی ہیں عقلمندوں نے جواب میں کہا کہ شاید ہمارے تمہارے دونو کے لئے پُورا نہ ہو۔ بہتر یہ ہے کہ بیچنے والوں کے پاس جا کر اپنے واسطے مول لے لو۔ جب وہ مول لینے جا رہی تھیں تو دُولہا آ پہنچا۔ اور جو تیار تھیں وہ اس کے ساتھ شادی میں چلی گئیں اور دروازہ بند کیا گیا۔ پیچھے وہ باقی کنواریاں بھی آئیں۔ اور کہنے لگیں اَے خداوند۔ اَے خداوند۔ ہمارے لئے دروازہ کھول دے۔ اُس نے جواب میں کہا۔ مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ مَیں تمہیں نہیں جانتا۔ پس جاگتے رہو۔ کیونکہ تم نہ اس دن کو جانتے ہو نہ اُس گھڑی کو۔ (متی ۲۵: ۱-۱۳) ◆

قرآن مجید

(۸) يَوْمَ يَقُولُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۗ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ۗ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۗ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝

(۱) اُس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہینگے کہ (ذرا تو) ہمارا انتظار کرو کہ تمہارے (اس) نور (کی روشنی) سے ہم (بھی فائدہ) اُٹھا لیں (تو ان سے) کہا جائیگا کہ (نہیں) اپنے پیچھے کی طرف لوٹ جاؤ اور (کوئی اور) روشنی تلاش کرو اس کے بعد ان (دونوں فریقوں) کے بیچ میں ایک دیوار کھڑی کردی جائیگی (اور) اس میں ایک دروازہ ہوگا (پھر جو) دروازے کی اندرونی طرف (ہے جدھر مسلمان ہیں) اس میں (تو خدا کی) رحمت ہوگی اور اس کی (جو) بیرونی طرف (ہے جدھر منافق ہیں) اُدھر عذاب (الٰہی) ہوگا (۲) (یہ منافق) مسلمانوں سے پکار پکار کر کہینگے کہ کیا (دنیا میں) ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ وہ کہینگے تھے تو سہی مگر تم نے آپ اپنے تئیں بلا میں ڈالا اور (اس بات کے) منتظر رہے (کہ مسلمانوں پر کوئی آفت نازل ہو) اور (اسلام کی طرف سے) شک میں (پڑے) رہے اور (ان ہی محال) آرزوؤں نے تم کو دھوکے میں رکھا یہاں تک کہ حکم خدا آپہنچا۔ (یعنی موت) اور (شیطان) دغا باز اللہ کے بارے میں تم کو دھوکے دیتا رہا۔ (۵۷: ۱۳)

صحف مطہرہ

دوسروں سے سلوک۔

(۹) جو تم چاہتے ہو کہ لوگ تم سے کریں وہی تم بھی اُن سے کرو۔ (متی ۷: ۱۲) +

پڑوسی سے محبّت۔

(۱۰) اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو۔ (متی ۱۹: ۱۹) +

سب بنی آدم بھائی ہیں۔

(۱۱) ہم بھی جو بہت سے ہیں مسیح میں شامل ہو کر ایک بدن ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کے اعضا (رومیوں ۱۲: ۵) +
غرض سب کے سب یکدل اور ہمدرد رہو برادرانہ محبّت رکھو۔ (۱ پطرس ۳: ۸) +

صراط المستقیم۔

(۱۲) اے خداوند مجھے اپنی راہیں دکھا مجھ کو اپنے رستے بتا۔ (زبور ۲۵: ۴) +
اے خدا مجھ کو اپنی راہ دکھا۔ (زبور ۸۶: ۱۱) +

ظالموں کے لئے دعا مانگنے کی ممانعت۔

(۱۳) اِسی باعث سے تُو اس قوم کے لئے دُعا مت مانگ اور نہ ان کے واسطے آواز بلند کر اور نہ منّت کر اور مجھ سے شفاعت نہ کر کہ میں تیری نہ سنونگا۔ (یرمیاہ ۷: ۱۶) +

خدا اجر دینے والا ہے۔

(۱۴) اور میرا اجر میرے خدا کے پاس ہے۔ (یشعیاہ ۴۹: ۴) +

قرآن مجید

۹) وَلْيَاتِ اِلَى النَّاسِ الَّذِیْ يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰى اِلَيْهِ ۔
ترجمہ۔ اور لوگوں سے ویسا سلوک کرے جیسا وہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ کریں۔ (مسلم کتاب الامارۃ) +

۱۰) لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِجَارِهٖ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ ۔
ترجمہ۔ تم میں سے کوئی ایماندار نہیں جب تک عزیز نہ رکھے اپنے پڑوسی کے واسطے جو عزیز رکھتا ہے اپنی جان کے واسطے۔ (مسلم کتاب الایمان) +

۱۱) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ ۔
ترجمہ مسلمان تو آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ (۴۹ : ۱۱) +

۱۲) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔
ترجمہ ۔ ہم کو سیدھا راستہ دکھا۔ (سورہ فاتحہ) +

۱۳) وَلَا تُخَاطِبْنِیْ فِی الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۔
ترجمہ ظالموں کے حق میں مجھ سے دعامت مانگ۔ (۱۱ : ۳۹) +

۱۴) اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۔

صحف مطہرہ

خدا کا کلام نہیں بدلتا۔

(۱۵) لیکن خداوند کا کلام ابد تک باقی رہیگا۔ (۱ پطرس ۱: ۲۵) +

ایمان کی تعریف۔

(۱۶) اگر تو اپنی زبان سے یسوع کے خداوند ہونے کا اقرار کرے اور اپنے دل سے ایمان لائے کہ خدا نے اُسے مُردوں میں سے جِلایا تو نجات پائیگا کیونکہ راستبازی کے لئے ایمان لانا دل سے ہوتا ہے اور نجات کے لئے اقرار مُنّہ سے کیا جاتا ہے۔ (رومیوں ۱۰: ۹-۱۰) +

گناہوں کی سزا۔

(۱۷) وہ جان جو گناہ کرتی ہے سوہی مریگی۔ بیٹا باپ کی بدکاری کا بوجھ نہیں اُٹھائیگا اور نہ باپ بیٹے کی بدکاری کا بوجھ اُٹھائیگا صادق کی صداقت اُسی پر ہوگی اور شریر کی شرارت اُسی پر پڑیگی۔ (حزقیئل ۱۹: ۲۰) +

سب گنہگار ہیں

(۱۸) اے یاہ۔ اگر تو گناہ کا حساب لے تو اے خداوند کون کھڑا رہیگا۔

(زبور ۱۳۰: ۳) +

قرآن مجید

ترجمہ۔ میرا اجر تو بس خدا ہی پر ہے۔ (۱۰ : ۷۳) ✦

(۱۵) لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ۔

ترجمہ۔ خدا کی باتیں نہیں بدلتی ہیں۔ (۱۰ : ۶۵) ✦

(۱۶) ایمان کی تعریف، اَلْاِقْرَارُ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيقٌ بِالْقَلْبِ۔

ترجمہ۔ ایمان کیا ہے۔ زبان سے اقرار کرنا اور دل سے تصدیق کرنا۔

(۱۷) وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ج

ترجمہ۔ اور جو شخص کوئی برا کام کرتا ہے تو اس کا وبال اسی پر پڑیگا، اور کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ اپنے اوپر نہیں لیگا۔ (۶ : ۱۶۴) ✦

(۱۸) وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ج۔

ترجمہ۔ اور اگر خدا بندوں کو ان کی نافرمانیوں کی سزا میں پکڑتا تو روئے زمین پر کسی متنفس کو باقی نہ چھوڑتا مگر وہ ایک وقت مقرر یعنی موت تک ان کو مہلت دیتا ہے۔

(۱۶ : ۶۳) ✦

عن عائشہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس احد یحاسب یوم القیامۃ الا ھلک۔

صحف مطہرہ

عزیزوں سے زیادہ عزیز رکھنا

(۱۹) جو کوئی باپ یا ماں کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے وہ میرے لائق نہیں۔ اور جو کوئی بیٹے یا بیٹی کو مجھ سے زیادہ عزیز رکھتا ہے وہ میرے لائق نہیں۔ (متی ۱۰: ۳۷) +

(۲۰) اور تمہارے پانچ ایک سو کا پیچھا کرینگے اور تمہارے سو دس ہزار کا پیچھا کرینگے اور تمہارے دشمن تلوار سے تمہارے آگے گر جائینگے۔ (احبار ۲۶: ۸) +
تو ایسا ہوتا کہ ان میں سے ایک شخص ایک ہزار کو رگیدتا اور دو شخص دس ہزار کو بھگاتے (استثنا ۳۲: ۳۰) +

(۲۱) کیا میں بیلوں کا گوشت کھاتا ہوں یا بکروں کا لہو پیتا ہوں؟ تو شکرگذاری کی قربانیاں خدا کے آگے گذران۔ (زبور ۵۰: ۱۳-۱۴) +

تمام شد

قرآن مجید

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ قیامت کے دن کوئی ایسا شخص نہیں جس کا حساب لیا جائے اور ہلاک نہ ہو۔ (مشکوٰۃ کتاب الفتن فی الحساب والقصاص والمیزان) +

(۱۹) حدثنا آدم بن ابی ایاس قال ثنا شعبۃ عن قتادۃ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔

ترجمہ "راویان بالا حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جب تک کوئی شخص مجھکو اپنے باپ اور بیٹے اور تمام انسانوں سے زیادہ پیار نہ کرے اسوقت تک وہ ایماندار نہیں سمجھا جائیگا" (بخاری جلد اول صفحہ ۷) +

(۲۰) فَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ مِّائَۃٌ صَابِرَۃٌ یَّغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ وَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْا اَلْفَیْنِ بِاِذْنِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ۝

ترجمہ۔ سو اگر ہوں تم میں سو شخص ثابت قدم غالب ہوں دو سو پر اور اگر ہوں تم میں ہزار شخص غالب ہوں دو ہزار پر اللہ کے حکم سے اور اللہ ثابت رہنے والوں کے ساتھ ہے۔ (۸: ۶۷) +

اِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ عِشْرُوْنَ صَابِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ وَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ مِّائَۃٌ یَّغْلِبُوْا اَلْفًا مِّنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاَنَّہُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَہُوْنَ۔

ترجمہ۔ اگر ہوں تم میں بیس شخص ثابت قدم غالب ہوں دو سو پر اور اگر ہوں تم میں سو شخص غالب ہوں ہزار کافروں پر اس لئے کہ وہ سمجھ نہیں رکھتے۔ (۸: ۶۶) +

(۲۱) لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُہَا وَلَا دِمَاۤؤُہَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ۔

ترجمہ اللہ کو نہیں پہنچتے ان کے گوشت نہ لہو لیکن اس کو پہنچتی ہے تمہارے دل کی پاکیزگی۔ (۲۲: ۳۸) + تمام شد

پادری سلطان محمد صاحب کی دیگر تصانیف۔

عیسیٰ ابن مریم مسیحی دین کی بنیاد مسیح ہے۔ اور خداوند یسوع مسیح کی معجزانہ پیدائش۔ رتبہ۔ معجزات۔ صلیبی موت۔ مر کر جی اُٹھنے۔ آسمان پر صعود فرمانے اور اب تک آسمان پر زندہ رہنے اور دوبارہ بہ جسدِ عنصری نزول فرمانے پر علمای تنقیدِ اعلیٰ بیشمار اعتراض وارد کر رہے ہیں۔ ہندوستان کے مُسلم علما جن میں سے سر سید احمد خان صاحب۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی۔ مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ مولوی فتح محمد صاحب۔ نیاز فتحپوری۔ مدیر رسالہ نگار وغیرہ قابل ذکر ہیں اسی نوع کے اعتراضات کی بذریعہ تحاریر وتقاریر منظم اشاعت کر رہے ہیں۔ اس لئے ہندوستان میں مسیحیت کی اشاعت کے لئے یہ شدید ضرورت سختی سے اس امر کی مقتضی تھی کہ اناجیل اور قرآن سے خداوند عیسیٰ مسیح کی حیات مبارکہ کے حالاتِ واقعی کی اصلی تصویر کھینچ کر رکھ دی جائے تاکہ مسلمانانِ ہند مسیح کی نقلی صورت کے قبول اور کسی نقلی مسیح کی پیروی کرنے سے بچے رہیں۔ اس میں مسیح کی زندگی کے اصلی واقعات کو پیش کرنے کے ساتھ ہی اعتراضات کا کافی وافی اور اطمینان بخش جواب بھی دیا ہے اور اس طرح یہ تصنیف دوچنداں مفید ہو گئی ہے پھر لطف یہ کہ زبان سلیس۔ ادائے بیان سادہ وعام فہم اور ہر ادّعا کا جواب باحوالہ ہے دوسرا کمال یہ ہے کہ کسی قسم کا کوئی دِلآزار جملہ پایا نہیں جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک کسی سخت سے سخت مخالفِ مسیحیت سے بھی اس کے خلاف کچھ نہیں لکھا۔ مسلمانوں کے دلوں کو مسخر کرنے والی کتاب یہی ہے۔ نہ صرف خود پڑھیں اور مخالفوں کے شکوک کا ازالہ کرنے کے قابل ہو جائیں بلکہ برادرانِ اہل اسلام کو تحفتہً دے کر سعادتِ دارین حاصل کریں۔ شبیہہ مصنف شامل ہے۔ صفحہ ۱۱۲ - ۸ /

ہبوط نسل انسانی اگر یہ ثابت ہو جائے کہ بابا آدم نے گناہ کیا اور اس گناہ کے باعث جنت سے نکالے گئے اور اُن کے گناہ کی سزا میں جملہ ذریت آدم شامل ہے اور "سب نے گناہ کیا۔ کوئی نیکو کار نہیں۔ ایک بھی نہیں" تو پھر مسیحی کفارہ کا سمجھنا آسان تر ہو جاتا ہے۔ اس لئے صاحب تصنیف نے خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری۔ ووکنگ (لنڈن) سے ۱۹۲۴ء میں موروثی گناہ کے موضوع پر احمدیہ بلڈنگز لاہور میں تقریری مباحثہ کیا۔ جس میں خواجہ صاحب نے آدم کے گناہ اور کل بنی آدم کو اس گناہ کی سزا میں شریک ہونے کو تسلیم کر لیا تھا۔ اس کا اثر یہاں تک پڑا کہ کئی ماہ کی تیاری کے بعد مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ لاہور اور مترجم انگریزی ترجمہ قرآن نے خواجہ صاحب کی شکست کا اثر زائل کرنے کی خاطر اپنے اخبار پیغام صلح لاہور میں پادری صاحب کے بیان کی تردید کی کوشش شروع کی۔ جس کا پادری صاحب موصوف نے وہ جواب لاجواب دیا کہ پھر مولوی صاحب ایسے خاموش ہوئے کہ آج تک ایک لفظ نہ لکھا فاضل مصنف نے مسیحی عقیدہ متعلقہ گناہ موروثی کی وضاحت و صداقت میں قرآن و احادیث کے حوالجات سے بائبل کے بیان کو ناقابل تردید بنا دیا مسلمان اس کتاب کو پڑھکر کفارہ کی ضرورت محسوس کرنے لگ جاتا ہے اور پھر اسے مسیحیت کے سوا اور کہیں اطمینان نہیں مل سکتا۔ صـ ۵۶ - ۴؍

انسان کامل اس مختصر رسالہ میں کمال خوبی اور خوش اسلوبی سے بائبل شریف۔ قرآن مجید اور مستند اسلامی کتب کے حوالوں کی بنا پر یہ ثابت کیا ہے کہ سوائے خداوند یسوع مسیح کے کوئی دوسرا انسان نہ آج تک انسان کامل ہوا اور نہ ہو سکتا ہے یہ فاضلانہ تصنیف اس قابل ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کر دی جائے کیونکہ مسیح کی تمام انسانوں سے برتری اور فضیلت ثابت کئے بغیر مسیحی دین کی باقی تمام خوبیاں ناکارہ رہ جاتی ہیں اور مسیح کی جملہ ابنائے آدم پر فوقیت تمام مذاہب کے پیروؤں کی تسخیر قلوب کا ذریعہ ہے۔ اس رسالہ کا کمال یہ ہے

کہ خدا اور انسان کے درمیان ایک درمیانی کی ضرورت ہے اور وہ برزخ
کبریٰ صرف مظہر خدا۔ خداوند مسیح ہی ہو سکتا ہے اور بس۔ صنہ ۲۰۔ ۹ پائی۔

تحقیق آریہ | آریہ سماج آج مسیحیت کے خلاف اپنی انتہائی مساعی پر عمل پیرا ہے
اور اکثر مسیحی منّاد آریہ مت کی حقیقت سے بیخبر ہیں۔ اس شدید ضرورت کو رفع کرنے
کے لئے یہ مستقل کتاب بہت کاوش اور عرقریزی سے لکھی گئی ہے۔ اور ثابت
کیا ہے کہ آریہ مت کی تمام تعلیمات۔ اشلیئے پرستش و طریقِ عبادت پارسی مذہب
سے ماخوذ ہیں ۔ ویدوں کی اندرونی و بیرونی شہادت سے وید کا جدید کتاب
اور بیشمار رشیوں۔ مردوں اور عورتوں کا کلام اور جغرافیہ۔ تواریخ۔ زبان وغیرہ سے
ردِ ویدک مت کا ایک جدید مذہب ہونا۔ جامع علوم بیاس جی کا ایران جا
کر زردشتی مذہب کو قبول کرنا اور سنسکرت زبان کا قدیم پارسی زبان سے نکلنا
اس خوبی سے ثابت کیا ہے کہ آریوں کا دم خشک ہوتا ہے۔ ویدوں کی تعلیمات
کا نمونہ دے کر حقیقت بے نقاب کردی ہے۔ صنہ ۔ ۸ ر

ازالہ مادہ | آریہ کہتے ہیں کہ خدا مادہ کا خالق نہیں ہوسکتا اور وہ نیستی سے ہستی
پیدا نہیں کرسکتا۔ ان کے اس دعوے کا اس قدر قابل دید اور لایق داد جواب
دیا ہے۔ کہ مصنف کی اعلیٰ علمی قابلیت پر ہزار جان سے قربان ہونیکو جی چاہتا
ہے۔ فلسفی دلائل اور منطقی براہین سے مادہ کے حادث۔ فانی اور مخلوق
ہونے کے ثبوت دے کر پنڈت دیانند صاحب اور پنڈت لیکھرام صاحب
کی تصانیف سے آریہ سماج کے اس مایۂ ناز مسئلہ کا ردّ کیا ہے۔ آریوں کے
بڑے سے بڑے مناظر بھی اس کے سامنے سرتسلیم خم کرنے پر مجبور ہو جاتے
ہیں۔ بہت سے اضافہ اور بلاک کی تصویروں سمیت اب تیسری بار چھاپا
ہے اور سائنس کے عجیب و غریب رموز و نکات اس میں بھر دئے ہیں ۔ ۲ ر

تصحیف التحریف یہ اپنی نوع کی عدیم المثال اور بےنظیر کتاب ہے۔ اس میں بائبل شریف قرآن مجید۔ احادیث صحیحہ اور اقوال علمای اسلام سے اس بات کو کماحقہ ثابت کیا ہے کہ بائبل شریف میں تحریف وتبدیل نہ تو واقع ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے۔ اس تصنیف کو پڑھ کر ایک مسلمان کے لئے صرف ایک ہی راہ رہ جاتی ہے کہ یا تو بائبل کے اصلی اور غیر محرّف ہونے پر ایمان رکھے یا قرآن کی صداقت سے انکار کر دے۔ مسیحیوں اور مسلمانوں دونو میں یہ تصنیف بے حد مقبول ہوئی اور اب دوسری بار زیر طباعت ہے۔

وید قرآن اور بائبل کی دعائیں یہ اپنی وضع کی بالکل نرالی اور اچھوت کتاب ہے۔ اس میں دعا کی ماہیت پر ایک زبردست علمی مقالہ لکھکر اس بات کو ثابت کیا ہے کہ دعا کے بارے میں قرآن اور بائبل میں یگانگت ہے۔ اور ویدوں کی دعاؤں میں کوئی دینی اور اخلاقی خوبی نہیں ہے۔ اس کے بعد وید۔ قرآن اور بائبل میں سے ہر ایک کی ۹۵ دعائیں اس کے اپنے الفاظ میں باہم بالمقابل مع حوالجات مرتب کرکے یہ دکھایا ہے کہ ویدکی دعائیں نہ صرف روحانی پاکیزگی سے خالی اور سراسر دنیاداری سے ہی پر ہیں بلکہ بعض نہایت فحش ہیں۔ ۶

میں کیوں مسیحی ہوگیا (بزبان انگریزی) مترجمہ پادری ای پی۔ جنویئر صاحب۔ اس زبردست رسالہ میں آپ نے وہ وجوہ بیان کی ہیں جو آپکے اسلام چھوڑ کر مسیحی ہو جانیکی محرک ہوئیں۔ اردو زبان میں یہ رسالہ کئی بار ہزاروں کی تعداد میں پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور نے فروخت کیا اور کر رہی ہے اور انگریزی خوان اصحاب کی خاطر ہم نے اسے انگریزی میں چھپوایا ہے۔ کالجوں کے مسلم طلبا اور انگریزی خوان طبقوں میں اسے بکثرت تقسیم کرنا بہت ہی فائدہ بخش ثابت ہوا ہے۔ مصنف کی فوٹو بھی شامل ہے۔ ۳ ر

مختلف مطبوعات

شکست میں فتح۔ پہلی تین صدیوں کے مسیحی شہدا کے دردناک اور حیرت انگیز حالاتِ شہادت۔ کسی دوسری اردو کتاب میں آپ کو اس قدر شہیدوں کے حالات نہیں مل سکتے۔ ہر طبقہ اور ہر صوبہ کے مسیحیوں نے اسے حد سے زیادہ پسند کیا کئی سکولوں میں بطور نصاب مقرر ہو گئی۔ دوسری طبع تیار ہو رہی ہے۔

کیفیت مباحثہ سیالکوٹ۔ اصلی اور نقلی مسیح کی بحث سے احمدیوں کے گریز اور فرار کی دلچسپ داستان . . . . قیمت ا ر

بائبل کے مجازی الفاظ اور اُنکا مطلب۔ یہ تمام مجازی الفاظ کی لُغت ہے . . . . قیمت ا ر

قدامتِ بائبل۔ پیٹرسن سمائتھ صاحب کی کتاب کا ترجمہ جس سے بائبل کے قدیم نسخوں کی تواریخ اور موجودہ بائبل کی اصلیت کا تاریخی ثبوت ملتا ہے . . . قیمت ا ر

رسولوں کا عقیدہ۔ اس کی تاریخ اور تشریح اِس مختصر میں سوال و جواب کے طور پر ایک بیش قیمت خزانہ معلومات جمع کر دیا گیا ہے . . . . قیمت ا ر

دُرِ حکمت۔ از سادھو سندر سنگھ صاحب . . . . قیمت ۴ ر

اجرِ عصمت۔ ناول متعلق عصمت پرستی . . . . قیمت ا ر

رنگیلی عورت (ناول)۔ ایک پُرفن لڑکی کی عیارانہ چالوں کا بیان . . . قیمت ا ر

غیبی امداد۔ ایک الم ناک اور حیرت انگیز سچی کہانی . . . . . قیمت ا ر

شہید وفا۔ ایک مسلمان لڑکے نذیر اور مسیحی لڑکے سلیم کی سبق آموز داستان قیمت ا ر

مسیح کی شہادت اپنے حق میں۔ اشاعت دین کے لئے بہترین ٹریکٹ قیمت ۔ ر